بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجامع المسند الصحیح المختصر
من امور رسول اللہ ﷺ وسنتة وایامه

المعروف

صحیح البخاری

للامام

ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

مترجم (اردو)

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

https://sunnahschool.blogspot.com

https://sunnahbookslibrary.blogspot.com

جلد سوم

حصہ سوم

نوٹ: کتاب کے سائز کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر جلد کے تین حصے کیے گئے ہیں اور مکمل کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے

نمبر شمار	ابواب	صفحہ نمبر
1	کتاب الحیل	3
2	کتاب التعبیر	14
3	کتاب الفتن	45
4	کتاب الاحکام	77
5	کتاب التمنی	113
6	کتاب الاخبار الاحاد	120
7	کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ	128
8	کتاب التوحید اور رد جھمیہ	170

https://sunnahschool.blogspot.com

https://sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۱۸۴۱ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصُرُهُ إِذَا كَانَ مَظْلُومًا أَفَرَأَيْتَ إِذَا كَانَ ظَالِمًا كَيْفَ أَنْصُرُهُ؟ قَالَ تَحْجُزُهُ أَوْ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ ۔

عبیداللہ بن ابوبکر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ ایک شخص عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ! (صلے اللہ علیہ وسلم) جب وہ مظلوم ہوتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہوں لیکن جب وہ ظالم ہو تو اس کی مدد کس طرح کروں ؟ آپ نے فرمایا کہ اسے روکو اور ظلم کرنے سے منع کرو کیونکہ اس کی مدد یہی ہے ۔

كِتَابُ الْحِيَلِ

حیلوں کا بیان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے ۔

بَابُ ۱۰۳۵ فِي تَرْكِ الْحِيَلِ وَإِنَّ لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فِي الْأَيْمَانِ وَغَيْرِهَا

حیلے ترک کرنا ۔

اور ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی قسم وغیرہ میں اس نے نیت کی ۔

۱۸۴۲ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ هَاجَرَ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ۔

علقمہ بن وقاص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبے کے دوران فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ۔ اے لوگو ! بیشک اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ۔ اور ہر شخص کو اسی کے مطابق ملے گا جیسی اس نے نیت کی پس جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے شادی کرنے کے لئے ہجرت کی تو وہ ہجرت اسی کی طرف شمار ہوگی جس چیز کے لئے ہجرت کی ۔

بَابُ ۱۰۳۶ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں حیلہ کرنا ۔

۱۸۴۳ ۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جس شخص کا وضو ٹوٹ جائے اس کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا ، یہاں تک کہ وضو (دوبارہ) کر لے ۔

بَابُ ۱۰۳۷ فِي الزَّكَاةِ وَأَنْ لَا يُفَرَّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

زکوٰۃ میں حیلہ کرنا ۔

زکوٰۃ ادا کرنے کے ڈر سے اکٹھی چیزوں کو متفرق اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

خشية الصدقة.

١٨٣٤ - حدثنا محمد بن عبد الله الأنصاري حدثنا أبي حدثنا ثمامة بن عبد الله بن أنس أن أنسا حدثه أن أبا بكر كتب له فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة.

١٨٣٥ - حدثنا قتيبة حدثنا إسماعيل بن جعفر عن أبي سهيل عن أبيه عن طلحة بن عبيد الله أن أعرابيا جاء إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثائر الرأس فقال يا رسول الله أخبرني ماذا فرض الله علي من الصلاة فقال الصلوات الخمس إلا أن تطوع شيئا فقال أخبرني بما فرض الله علي من الصيام فقال شهر رمضان إلا أن تطوع شيئا قال أخبرني بما فرض الله علي من الزكاة قال فأخبره رسول الله صلى الله عليه وسلم شرائع الإسلام قال والذي أكرمك لا أتطوع شيئا ولا أنقص مما فرض الله علي شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أفلح إن صدق أو دخل الجنة إن صدق وقال بعض الناس في عشرين ومائة بعير حقتان فإن أهلكها متعمدا أو وهبها أو احتال فيها فرارا من الزكاة فلا شيء عليه.

١٨٣٦ - حدثني إسحاق حدثنا عبد الرزاق حدثنا معمر عن همام عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون كنز أحدكم يوم القيامة شجاعا أقرع يفر منه صاحبه فيطلبه ويقول أنا كنزك قال والله لن يزال يطلبه حتى يبسط يده

متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے۔

ثمامہ بن عبداللہ بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان کے لئے فرض زکوٰۃ کی جو مقدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمائی تھی۔ اس کے ساتھ یہ بھی لکھ بھیجا کہ زکوٰۃ کے ڈر سے متفرق چیزوں کو اکٹھا نہ کیا جائے اور جو چیزیں اکٹھی ہیں انہیں متفرق نہ کیا جائے۔

مالک بن ابو عامر نے حضرت طلحہ بن عبیداللہ سے روایت کی ہے کہ ایک بکھرے ہوئے بالوں والا اعرابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! مجھے بتایئے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نماز فرض فرمائی ہے؟ فرمایا کہ پانچ وقت کی نماز مگر اور جو تم اپنے دل کی خوشی سے پڑھو۔ پھر عرض کی کہ مجھے بتایئے کہ مجھ پر کتنے روزے فرض فرمائے ہیں؟ فرمایا کہ ماہ رمضان کے روزے مگر جو تم اپنے دل کی خوشی سے رکھو۔ عرض گزار ہوا۔ مجھے بتایئے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض فرمائی ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اسلام کی باتیں (ضروری فرمیں) بتائیں۔ پس اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی، جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کی ہیں نہ میں ان پر کوئی اضافہ کروں گا اور نہ ان میں سے کچھ کم کروں گا۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس نے سچ کہا ہے تو نجات پا گیا یا جنت میں داخل ہو گیا۔ بعض لوگوں کو ایک سو بیس اونٹوں کے بارے میں کہا ہے کہ دو حقے دینے ہوں گے۔ اگر وہ ایک کو جان بوجھ کر ہلاک کر دے یا کسی کو دے ڈالے یا زکوٰۃ سے فرار کرنے کی خاطر کوئی اور حیلہ کرے تو اس پر (کچھ نہیں)۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز تمہارا جمع کیا ہوا مال جتکبرا سانپ ہو گا۔ مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا لیکن وہ اسے تلاش کرکے کہے گا میں تو تیرا مال ہوں۔ فرمایا کہ خدا کی قسم، وہ برابر اس کو تلاش کرتا رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص ہاتھ پھیلائے گا تو وہ اسے اپنے منہ میں ڈال لے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں کے وہ مالک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَلْيَقْضِهَا فَأَوْدٌ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَادَبَّتِ الْبَعِيرُ لَمْ يُعْطِ حَقَّهَا تُسَلَّطُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَخْبِطُ وَجْهَهُ بِأَخْفَافِهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ فِي رَجُلٍ لَهُ إِبِلٌ فَخَافَ أَنْ تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ فَبَاعَهَا بِإِبِلٍ مِثْلِهَا أَوْ بِغَنَمٍ أَوْ بِبَقَرٍ أَوْ بِدَرَاهِمَ فِرَارًا مِنَ الصَّدَقَةِ بِيَوْمٍ احْتِيَالًا فَلَا بَأْسَ عَلَيْهِ، وَهُوَ يَقُولُ إِنْ زَكَّى إِبِلَهُ قَبْلَ أَنْ يَحُولَ الْحَوْلُ بِيَوْمٍ أَوْ بِسَنَةٍ جَازَتْ عَنْهُ.

١٨٣٧۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ، فَإِنْ وَهَبَهَا قَبْلَ الْحَوْلِ أَوْ بَاعَهَا فِرَارًا أَوِ احْتِيَالًا لِإِسْقَاطِ الزَّكٰوةِ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ إِنْ أَتْلَفَهَا فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ فِي مَالِهِ.

بَابٌ

١٨٣٨۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ، قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَا الشِّغَارُ؟ قَالَ يَنْكِحُ ابْنَةَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ ابْنَتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ وَيَنْكِحُ أُخْتَ الرَّجُلِ وَيُنْكِحُهُ أُخْتَهُ بِغَيْرِ صَدَاقٍ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ حَتّٰى تَزَوَّجَ عَلَى الشِّغَارِ فَهُوَ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ

جنہوں نے اس کا حق ادا نہ کیا ہوگا، قیامت کے روز وہ جانور اس پر مسلط کر دیے جائیں گے۔ وہ اپنے کھروں سے ان کے چہروں کو نوچیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ کسی شخص کے پاس اونٹ ہیں۔ وہ زکوٰۃ واجب ہونے سے ڈرتے ہوئے ان اونٹوں کو اونٹوں کے بدلے بیچ دے یا بکریوں، گایوں یا درہموں کے بدلے حیلہ کرتے ہوئے تو کوئی ڈر نہیں حالانکہ وہی کہتا ہے کہ اونٹوں کی زکوٰۃ کوئی ایک دن یا ایک سال پہلے بھی ادا کر دے تو جائز ہے۔

عبیداللہ بن عتبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ ماجدہ کی اس نذر کے بارے میں فتویٰ پوچھا جو انہوں نے مانی تھی اور پورا کرنے سے پہلے وفات پا گئی تھیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کی طرف سے پوری کر دو۔ بعض لوگوں نے کہا جب اونٹ بیس ہو جائیں تو ان پر چار بکریاں دینا ہوں گی۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے ہبہ کر دے یا بیچ دے زکوٰۃ ساقط کرنے کے لئے فرار یا حیلہ کرتے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اسی طرح اگر اسے ضائع کر دے اور وہ مر جائے تو اس کے مال م

شغار یعنی بدلے کا نکاح منع ہے۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔ میں (عبیداللہ) نے نافع سے پوچھا کہ نکاح شغار کیا ہے؟ فرمایا کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس لئے دے کہ وہ اسے اپنی بیٹی کا نکاح دے گا اور مہر نہیں دینا ہوگا یا اپنی بہن کا نکاح دے اور وہ بھی بغیر مہر کے بہن کا نکاح دے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر حیلہ کے ساتھ نکاح شغار کرے تو جائز ہے لیکن شرط

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بَاطِلٌ. وَقَالَ فِي الْمُتْعَةِ النِّكَاحُ فَاسِدٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمُتْعَةُ وَالشِّغَارُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَرَى بِمُتْعَةِ النِّسَاءِ بَأْسًا، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهَا يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْإِنْسِيَّةِ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ، إِنِ احْتَالَ حَتَّى تَمَتَّعَ فَالنِّكَاحُ فَاسِدٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: النِّكَاحُ جَائِزٌ وَالشَّرْطُ بَاطِلٌ.

بَابٌ ١٠٤٩ مَا يُكْرَهُ مِنَ الِاحْتِيَالِ فِي الْبُيُوعِ، وَلَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ

١٨٥٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ فَضْلُ الْكَلَإِ.

بَابٌ ١٠٥٠ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَاجُشِ

١٨٥١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ.

بَابٌ ١٠٥١ مَا يُنْهَى مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبُيُوعِ

وَقَالَ أَيُّوبُ يُخَادِعُونَ اللَّهَ كَمَا يُخَادِعُونَ آدَمِيًّا لَوْ أَتَوُا الْأَمْرَ عِيَانًا كَانَ أَهْوَنَ عَلَيَّ.

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

باطل ہو گی اور یہ بھی کہا کہ متعہ میں نکاح فاسد ہے اور شرط باطل ہے اور بعض لوگوں نے یہ کہا ہے متعہ اور شغار دونوں جائز ہیں اور شرط باطل ہے۔

امام محمد حنیف کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کرتے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز اس سے اور پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ اگر حیلہ کے ساتھ متعہ کرے تو نکاح فاسد ہے اور ان کے دوسرے بعض نے کہا کہ نکاح جائز اور شرط باطل ہے۔

تجارت میں حیلہ سازی ناپسندیدہ ہے۔

زائد پانی کو اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس بھی رکی رہے گی۔

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زائد پانی سے اس لئے نہ روکے کہ زائد گھاس سے روکے گا۔

ملی بھگت سے بولی بڑھانا مکروہ ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ملی بھگت سے منع فرمایا ہے۔

تجارت میں دھوکہ دینا منع ہے۔

ایوب کا قول ہے کہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کو دھوکا دیتے ہیں۔ جس طرح آدمیوں سے دھوکا بازی کرتے ہیں اگر وہ صاف دلی سے کام کریں تو مجھ پر معاملہ بہت آسان ہو جائے۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی ۔ نے نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

بَابُ ۱۰۵۲ مَا يُنْهٰى مِنَ الْاِحْتِيَالِ لِلْوَلِيِّ فِي الْيَتِيمَةِ الْمَرْغُوبَةِ وَأَنْ لَا يُكَمِّلَ صَدَاقَهَا

۱۸۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنٰى مِنْ سُنَّةِ نِسَائِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ، ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فَأَنْزَلَ اللهُ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

بَابُ ۱۰۵۳ إِذَا غَصَبَ جَارِيَةً فَزَعَمَ أَنَّهَا مَاتَتْ فَقُضِيَ بِقِيمَةِ الْجَارِيَةِ الْمَيِّتَةِ ثُمَّ وَجَدَهَا صَاحِبُهَا فَهِيَ لَهُ وَيَرُدُّ الْقِيمَةَ وَلَا تَكُونُ الْقِيمَةُ ثَمَنًا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: الْجَارِيَةُ لِلْغَاصِبِ لِأَخْذِهِ الْقِيمَةَ، وَفِي هٰذَا احْتِيَالٌ لِمَنِ اشْتَهٰى جَارِيَةَ رَجُلٍ لَا يَبِيعُهَا فَغَصَبَهَا وَاعْتَلَّ بِأَنَّهَا مَاتَتْ حَتّٰى يَأْخُذَ رَبُّهَا قِيمَتَهَا فَيَطِيبُ لِلْغَاصِبِ جَارِيَةُ غَيْرِهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ. وَلِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۱۸۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

صلے اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا کہ اسے تجارت میں دھوکا دیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جب تم کوئی چیز خریدو تو کہہ دیا کرو کہ دھوکا نہ کرنا۔

ولی کا اپنی پسندیدہ یتیم لڑکی سے نکاح کرنے اور پورا مہر نہ دینے کے لئے حیلہ کرنا منع ہے۔

زہری کا بیان ہے کہ عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ سے آیت اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کر سکو گے تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں پسند ہیں (سورۃ النساء، آیت ۳) کے بارے میں دریافت کیا۔ فرمایا کہ یہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں ہے جو ولی کی پرورش میں ہو، پھر وہ مال اور جمال کے باعث اس کی طرف رغبت رکھے لیکن دستور کے مطابق مہر سے کم میں اس کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو ان کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر یہ کہ مہر ادا کرنے میں ان کے ساتھ انصاف کیا جائے پھر لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آیت وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ (سورۃ النساء آیت ۱۲۷) کے بارے میں فتویٰ پوچھا آگے پوری حدیث بیان کی۔

کسی کی لونڈی غصب کرنے کا حیلہ کرنا۔

پس کہہ دیا کہ وہ مر گئی۔ حاکم نے اس کی قیمت کا فیصلہ کر دیا پھر مالک کو وہ لونڈی مل جائے تو وہ اسی کی ہے۔ قیمت واپس لوٹائی جائے گی اور وہ اس کا مول قرار نہیں پائے گی۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ قیمت وصول کر لینے کے باعث لونڈی غاصب کی ہو گی اور بہانہ کیا کہ وہ مر گئی، یہاں تک کہ مالک نے اس کی قیمت لے لی۔ لہذا غاصب کے لئے دوسرے کی لونڈی جائز ہو گی۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے مال تم پر حرام ہیں اور دغاباز کے لئے قیامت کے روز جھنڈا ہو گا۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهٖ۔

بَاب ١٠٥٤

١٨٥٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُوْنَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ وَأَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ أَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

بَاب ١٠٥٥ فِي النِّكَاحِ

١٨٥٦۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَلَا الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذَا سَكَتَتْ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ لَّمْ تُسْتَأْذَنِ الْبِكْرُ وَلَمْ تَزَوَّجْ فَاحْتَالَ رَجُلٌ فَأَقَامَ شَاهِدَيْ زُوْرٍ أَنَّهٗ تَزَوَّجَهَا بِرِضَاهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِيْ نِكَاحَهَا وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّ الشَّهَادَةَ بَاطِلَةٌ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَّطَأَهَا وَهُوَ تَزْوِيْجٌ صَحِيْحٌ۔

١٨٥٧۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ وُلْدِ جَعْفَرٍ تَخَوَّفَتْ أَنْ يُّزَوِّجَهَا وَلِيُّهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى شَيْخَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ جَارِيَةَ قَالَا فَلَا تَخْشَيْنَ فَإِنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ

نے فرمایا کہ قیامت کے روز ہر دھوکا باز کے لئے جھنڈا ہوگا جس کے باعث وہ پہچانا جائے گا۔

حق ثابت کرنے میں غلط بیانی نہ کی جائے۔

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک بشر ہوں اور جب تم جھگڑتے ہو تو ہو سکتا ہے کہ تم میں سے ایک فریق دوسرے سے زیادہ خوش بیان ہو اور میں جو اس سے سنوں اس کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کے لئے میں اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ کر دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ اس طرح میں اسے آگ کا ایک ٹکڑا دے رہا ہوں گا۔

نکاح میں حیلہ سازی کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک اس سے اجازت نہ لی جائے اور نہ ثیبہ کا جب تک وہ حکم نہ کرے۔ پس پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! کنواری سے کس طرح اجازت لی جائے؟ فرمایا کہ جب وہ خاموش ہو جائے (تو یہی اجازت ہے) بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کنواری لڑکی نے اجازت نہ دی اور نہ شادی کی تو ایک شخص نے حیلہ کیا اور دو جھوٹے گواہ کھڑے کر دیئے کہ اس نے رضامندی سے شادی کی ہے اور قاضی اس کے نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ گواہی باطل ہے تو اس کے ساتھ صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ نکاح صحیح ہے۔

یحییٰ بن سعید نے قاسم بن محمد بن ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت جعفر طیار کی اولاد سے ایک عورت کو اندیشہ ہوا کہ اس کا ولی اس کا نکاح کر دے گا جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ چنانچہ اس نے انصار کے دو بزرگوں یعنی حضرت عبدالرحمٰن اور حضرت مجمع کے لئے پیغام اعانت بھیجا جو حضرت جاریہ کے صاحبزادے تھے دونوں حضرات نے کہا کہ تم نہ ڈرو کیونکہ خنسا بنت خذام کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا اور وہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ. قَالَ سُفْيَانُ وَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَقُولُ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ خَنْسَاءَ.

۱۸۵۸ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ احْتَالَ إِنْسَانٌ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى تَزْوِيجِ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ بِأَمْرِهَا فَأَثْبَتَ الْقَاضِي نِكَاحَهَا إِيَّاهُ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَمْ يَتَزَوَّجْهَا قَطُّ فَإِنَّهُ يَسَعُهُ هَذَا النِّكَاحُ وَلَا بَأْسَ بِالْمُقَامِ لَهُ مَعَهَا.

۱۸۵۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ، قُلْتُ إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي قَالَ إِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ هَوِيَ رَجُلٌ جَارِيَةً يَتِيمَةً أَوْ بِكْرًا فَأَبَتْ فَاحْتَالَ فَجَاءَ بِشَاهِدَيْ زُورٍ عَلَى أَنْ تَزَوَّجَهَا فَأَدْرَكَتْ فَرَضِيَتِ الْيَتِيمَةُ فَقَبِلَ الْقَاضِي شَهَادَةَ الزُّورِ وَالزَّوْجُ يَعْلَمُ بِبُطْلَانِ ذَلِكَ حَلَّ لَهُ الْوَطْءُ.

بَابُ ۱۰۵۶ مَا يُكْرَهُ مِنِ احْتِيَالِ الْمَرْأَةِ مَعَ الزَّوْجِ وَالضَّرَائِرِ وَمَا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۸۶۰ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَيُحِبُّ الْعَسَلَ وَكَانَ إِذَا

اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی تو نبی کریم نے اس نکاح کو کالعدم قرار دے دیا تھا۔ سفیان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبدالرحمٰن سے سنا کہ وہ اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہوئے کہتے کہ خنساء۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ حکم نہ دے اور کنواری لڑکی کا نکاح نہ کیا جائے جب تک وہ اجازت نہ دے۔ عرض کی گئی کہ اس کی اجازت کیسی ہے؟ فرمایا جبکہ وہ خاموش رہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی حیلہ کر کے دو جھوٹے گواہ کھڑے کرے کسی ثیبہ کی شادی کے پھر قاضی اس نکاح کو برقرار رکھے حالانکہ خاوند جانتا ہے کہ اس نے ہرگز شادی نہیں کی۔ تو یہ نکاح جائز ہے اور اس عورت کے ساتھ رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری لڑکی سے اجازت لی جائے۔ میں نے عرض کی کہ کنواری عورت تو شرماتی ہے۔ فرمایا کہ اس کا خاموش ہو جانا ہی اس کی اجازت ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی یتیم لڑکی یا کنواری لڑکی کو چاہے اور وہ انکار کرے پس یہ حیلہ کرکے دو جھوٹے گواہ اس بات کے کھڑے کرے کہ اس نے شادی کی ہے۔ جب یتیم لڑکی کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ بھی راضی ہو گئی اور قاضی نے بھی جھوٹی گواہی تسلیم کر لی حالانکہ خاوند کو اس کا باطل ہونا معلوم ہے اس کے ساتھ ہم

عورت کا اپنے خاوند اور سوکنوں کے ساتھ حیلہ کرنا ناپسندیدہ ہے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اس بارے میں حکم نازل ہوا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ نبی کریم میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرماتے تھے اور آپ جب نماز عصر پڑھ لیتے تو اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے اور ان کے قریب ہو جاتے۔ چنانچہ جب آپ حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو وہاں معمول

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى الْعَصْرَ أَجَازَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِي أَهْدَتْ امْرَأَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةَ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ أَمَا وَاللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَوْدَةَ فَقُلْتُ إِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَإِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكِ فَقُولِي لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَا فَقُولِي لَهُ مَا هٰذِهِ الرِّيحُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ أَنْ يُوجَدَ مِنْهُ الرِّيحُ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُولِي لَهُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَسَأَقُولُ ذٰلِكَ وَقُولِيهِ أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُ أَنْ أُبَادِرَهُ بِالَّذِي قُلْتِ لِي وَإِنَّهُ لَعَلَى الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ قَالَ لَا قُلْتُ فَمَا هٰذِهِ الرِّيحُ قَالَ سَقَتْنِي حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ قُلْتُ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيَّ قُلْتُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ وَدَخَلَ عَلَى صَفِيَّةَ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ قَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَسْقِيكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي بِهِ قَالَتْ تَقُولُ سَوْدَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِي۔

بَابُ ١٠٥٧ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاِحْتِيَالِ فِي الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ

١٨٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ

سے زیادہ ٹھہرے۔ چنانچہ میں نے اس بارے میں آپ سے دریافت کیا تو مجھے بتایا کہ حفصہ کی کسی قومی عورت نے ان کے لئے شہد کی کپی بھیجی تھی اور انہوں نے رسول اللہ کو اس میں سے پلایا۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم میں اس بارے میں ضرور کوئی حیلہ کروں گی پس میں نے حضرت سودہ سے اس کا ذکر کیا میں نے کہا کہ جب حضور آپ کے پاس تشریف لائیں اور قریب ہوں تو ان سے عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ پس حضور انکار فرمائیں گے تو عرض کرنا کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ کو یہ بات بہت گراں گزرے گی کہ ان سے بدبو آئے چنانچہ حضور یہ ضرور فرمائیں گے کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے پس عرض کرنا کہ شاید مکھی نے عرفط عرق چوسا ہوگا اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ! آپ بھی یہی کہنا۔ جب حضور حضرت سودہ کے پاس تشریف لائے حضرت سودہ کا بیان ہے کہ قسم اس خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ حضور ابھی دروازے پر ہی تھے لیکن آپ کے پاس خاطر سے میرا ارادہ ہوا کہ میں وہ بات کہہ دوں جو آپ نے مجھ سے کہی تھی۔ جب رسول اللہ قریب ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ فرمایا کہ نہیں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ پھر یہ بدبو کیسی ہے؟ فرمایا کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے میں نے کہا ہوسکتا ہے کہ شہد کی مکھی نے عرفط چوسا ہو۔ جب آپ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی ایسا ہی کہا اور جب حضرت صفیہ کے پاس تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا۔ پس جب حضور حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے اور انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ کو اس میں سے پلاؤں؟ فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ان کا بیان ہے کہ حضرت سودہ فرماتیں۔ سبحان اللہ ہم نے اسے حضور کے لئے حرام کر دیا۔ میں نے کہا کہ خاموش رہیے۔

طاعون کی جگہ سے بھاگنے کے لئے حیلہ تلاش کرنا برا ہے۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شام کی جانب روانہ ہوئے۔ جب وہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ بِسَرْغَ بَلَغَهُ أَنَّ الْوَبَاءَ وَقَعَ بِالشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ مِنْ سَرْغَ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِنَّمَا انْصَرَفَ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْدًا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الْوَجَعَ فَقَالَ رِجْزٌ أَوْ عَذَابٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْأُمَمِ ثُمَّ بَقِيَ مِنْهُ بَقِيَّةٌ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَأْتِي الْأُخْرَى فَمَنْ سَمِعَ بِأَرْضٍ فَلَا يُقْدِمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ كَانَ بِأَرْضٍ وَقَعَ بِهَا فَلَا يَخْرُجْ فِرَارًا مِنْهُ.

بَابٌ فِي الْهِبَةِ وَالشُّفْعَةِ

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنْ وَهَبَ هِبَةً أَلْفَ دِرْهَمٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتَّى مَكَثَ عِنْدَهُ سِنِينَ وَاحْتَالَ فِي ذَلِكَ ثُمَّ رَجَعَ الْوَاهِبُ فِيهَا فَلَا زَكَاةَ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا فَخَالَفَ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهِبَةِ وَأَسْقَطَ الزَّكَاةَ

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

سرغ کے مقام پر پہنچے تو انہیں خبر ملی کہ شام میں طاعون کی وبا پھوٹ نکلی ہے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی زمین میں طاعون کے متعلق سنو تو وہاں نہ جاؤ اور جس جگہ یہ بیماری پھیل جائے اور تم وہاں ہو تو وہاں سے فرار ہو کر نہ نکلو پس حضرت عمر (یہ سن کر) سرغ سے واپس لوٹ آئے ——

ابن شہاب سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمن کی حدیث سن کر واپس لوٹے۔

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو حضرت سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طاعون کی بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک عذاب ہے جس میں بعض امتوں کو مبتلا کیا گیا۔ پھر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا جو کبھی چلا جاتا اور کبھی واپس آ جاتا ہے۔ پس جو کسی جگہ اس کی خبر سنے تو وہاں نہ جائے اور اگر اسی جگہ ہو جہاں یہ بیماری آئے تو وہاں سے فرار کر کے نہ نکلے

ہبہ اور شفعہ میں حیلہ کرنا بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ کر دے یہاں تک کہ اس کے پاس کئی سال رہیں۔ یوں اس میں حیلہ کرے اور پھر ہبہ کرنے والا واپس لے لے تو ان میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ نہیں ہے چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی اور زکوٰۃ کو ساقط کر دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کسی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔ یہ بری مثال ہمارے لئے نہیں ہے۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شفعہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عن أبي سلمة عن جابر بن عبد الله قال: إنما جعل النبي صلى الله عليه وسلم الشفعة في كل ما لم يقسم، فإذا وقعت الحدود وصرفت الطرق فلا شفعة. وقال بعض الناس: الشفعة للجوار ثم عمد إلى ما شدده فأبطله وقال إن اشترى دارا فخاف أن يأخذ الجار بالشفعة فاشترى سهما من مائة سهم ثم اشترى الباقي. وكان للجار الشفعة في السهم الأول ولا شفعة له في باقي الدار وله أن يحتال في ذلك.

۱۸۶۵ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان عن إبراهيم بن ميسرة سمعت عمرو ابن الشريد قال جاء المسور بن مخرمة فوضع يده على منكبي فانطلقت معه إلى سعد فقال أبو رافع للمسور ألا تأمر هذا أن يشتري مني بيتي الذي في داري فقال لا أزيده على أربع مائة إما مقطعة وإما منجمة قال أعطيت خمس مائة نقدا فمنعته ولولا أني سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الجار أحق بصقبه ما بعتكه أو قال ما أعطيتكه. قلت لسفيان إن معمرا لم يقل هكذا قال لكنه قال لي هكذا. وقال بعض الناس إذا أراد أن يبيع الشفعة فله أن يحتال حتى يبطل الشفعة فيهب البائع للمشتري الدار ويحدها ويدفعها إليه ويعوضه المشتري ألف درهم فلا يكون للشفيع فيها شفعة.

۱۸۶۶ - حدثنا محمد بن يوسف حدثنا سفيان عن إبراهيم بن ميسرة عن عمرو بن الشريد عن أبي رافع أن سعدا ساومه بيتا بأربع مائة مثقال فقال لولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجار أحق

کو ہر اس چیز میں مقرر فرمایا جو تقسیم نہ ہوئی ہو۔ جب حد بندی ہو گئی، راستے بدل دیے گئے تو شفعہ کی بات ختم ہو گئی بعض لوگوں کا قول ہے کہ شفعہ ہمسایوں کے لئے ہے پھر شد و مد سے پیش کئے ہوئے دعوے کی طرف متوجہ ہوئے تو اسے باطل کر دیا اور کہا کہ اگر کوئی گھر خریدے اور ہمسائے کے شفعہ کرنے سے ڈرے لہٰذا اس نے مکان کا ایک حصہ خرید لیا۔ پھر باقی مکان خریدا اور پڑوسی کو شفعہ کا حق پہلے حصے میں ہے اور باقی گھر میں اسے شفعہ کا حق نہیں اور اس بارے میں یوں حیلہ کرے۔

عمرو بن شرید کا بیان ہے کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ پھر اپنا ہاتھ میرے کندھے پہ رکھا اور میں ان کے ساتھ حضرت سعد بن ابی وقاص کے پاس گیا چنانچہ ابو رافع نے حضرت مسور سے کہا کہ آپ ان سے یہ کیوں نہیں کہتے کہ میرے اس کمرے کو خرید لیں جو میرے مکان میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں چار سو درہم سے زیادہ میں نہیں خریدوں گا اور خواہ نقد دوں یا قسطوں میں کہا کہ مجھے تو اس کے پانچ سو نقد ملتے تھے لیکن میں نے نہ دیا اور اگر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی کو شفعہ کا زیادہ حق ہوتا ہے تو میں آپ کے ہاتھوں نہ بیچتا یا یہ کہا کہ میں آپ کو نہ دیتا۔ میں (علی بن عبد اللہ) نے سفیان سے کہا کہ معمر تو اس طرح نہیں کہتے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے اسی طرح کہا ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ جب کوئی بیچنے کا ارادہ کرے تو شفعہ کے ڈر سے یہ حیلہ کر سکتا ہے جس سے حق شفعہ باطل ہو جائے گا کہ بیچنے والا وہ مکان خریدار کو ہبہ کر دے اور اس کی حد بندی کر کے اس کے سپرد کر دے اور خریدار اس کے بدلے میں اسے ہزار درہم ادا کر دے تو شفعہ کرنے

ابو رافع کا بیان ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے ایک مکان چار سو مثقال میں خریدا۔ پھر انہوں نے کہا کہ اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے تو میں آپ کو نہ دیتا۔ بعض

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بِسَنَتِهِ لِمَا أَعْطَيْتُكَ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى نَصِيبَ دَارٍ فَأَرَادَ أَنْ يُبْطِلَ الشُّفْعَةَ وَهَبَ لِابْنِهِ الصَّغِيرِ وَلَا يَكُونُ عَلَيْهِ يَمِينٌ

بَابُ ۱۰۵۹ احْتِيَالِ الْعَامِلِ لِيُهْدَى لَهُ

۱۸۶۷ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا. ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللَّهُ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَالُكُمْ وَهَذَا هَدِيَّةٌ أُهْدِيَتْ لِي أَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ، وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَأَعْرِفَنَّ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ أَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ أَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ حَتَّى رُئِيَ بَيَاضُ إِبْطِهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي.

۱۸۶۸ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنِ اشْتَرَى دَارًا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ فَلَا بَأْسَ أَنْ يَحْتَالَ حَتَّى يَشْتَرِيَ الدَّارَ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَيَنْقُدَهُ تِسْعَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَتِسْعَةً وَ

لوگوں کا قول ہے کہ کوئی گھر کا ایک حصّہ خریدے اور شفعہ کو باطل کرنا چاہے تو اپنے چھوٹے بچے کو ہبہ کر دے اور اس پر قسم نہیں ہے۔

حاکم کا حیلہ کرنا تاکہ اسے تحفہ بھیجا جائے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے ایک شخص کو بنی سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے پر عامل مقرر فرمایا جس کو لتبیہ کہا جاتا تھا جب اس نے آکر حساب دیا تو کہا کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ میرا تحفہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اچھا، تو تم اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھے رہتے اور دیکھتے کہ تمہارے لئے (دونوں سے) کتنے تحفے آتے اور تم اپنے بیان میں کتنے سچے ہو پھر آپ نے ہم سے خطاب کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا اما بعد جب میں تم میں سے کسی کو کسی جگہ کا عامل بناتا ہوں جس کا اللہ نے مجھے اختیار دیا ہے تو وہ میرے پاس آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے تحفۃً دیا گیا ہے کیوں نہ کیا کہ وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا یہاں تک کہ اس کے پاس تحفے آتے۔ خدا کی قسم تم میں سے جو کوئی بغیر حق کے کسی چیز کو لے گا وہ اسے اٹھائے ہوئے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ میں اچھی طرح پہنچاتا ہوں کہ تم میں سے جب کوئی بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا تو اس نے اونٹ اٹھایا ہوا ہوگا جو بلبلاتا ہوگا یا گائے جو ڈکراتی ہوگی یا بکری جو ممیاتی ہوگی۔ پھر اپنا دست مبارک بلند فرمایا یہاں تک کہ بغل کی سفیدی نظر آنے لگی اور کہنے لگے، اے اللہ کیا میں نے (تیرا حکم) پہنچا دیا؟ یہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کان نے سنا۔

حضرت ابورافع سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمسائے کو شفعہ کا زیادہ حق ہے۔ بعض لوگوں کا قول ہے کہ اگر کوئی کسی گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے تو حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ گھر کو بیس ہزار درہم میں خریدے اور نو سو ننانوے درہم نقد ادا کرے اور بیس ہزار میں سے باقی کے بدلے ایک دینار ادا کر دے۔ اگر شفعہ کرنے والا اسے لینا چاہے تو اسے بیس ہزار ادا کرنا ہوں گے ورنہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

تِسْعِينَ وَنَقَدَهُ دِينَارًا بِمَا بَقِيَ مِنَ الْعِشْرِينَ الْأَلْفَ فَإِنْ طَلَبَ الشَّفِيعُ أَخَذَهَا بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ وَإِلَّا فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَى الدَّارِ فَإِنِ اسْتُحِقَّتِ الدَّارُ رَجَعَ الْمُشْتَرِي عَلَى الْبَائِعِ بِمَا دَفَعَ إِلَيْهِ وَهُوَ تِسْعَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ دِرْهَمًا وَدِينَارٌ لِأَنَّ الْبَيْعَ حِينَ اسْتُحِقَّ انْتَقَضَ الصَّرْفُ فِي الدِّينَارِ فَإِنْ وَجَدَ بِهَذِهِ الدَّارِ عَيْبًا وَلَمْ تُسْتَحَقَّ فَإِنَّهُ يَرُدُّهَا عَلَيْهِ بِعِشْرِينَ أَلْفَ دِرْهَمٍ قَالَ فَأَجَازَ هَذَا الْخِدَاعَ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ.

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ بَيْتًا بِأَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَ.

كِتَابُ التَّعْبِيرِ

بَابُ ١٠٦٠ التَّعْبِيرِ وَأَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ.

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ فِي النَّوْمِ وَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ وَكَانَ يَأْتِي حِرَاءَ

اس گھر کو حاصل کرنے کی اور کوئی صورت نہیں۔ اگر گھر کا مالک کوئی اور نکل آئے تو فروخت کرنے والا خریدار کو وہی رقم واپس دے گا جو اس نے وصول کی یعنی نو ہزار نو سو ننانوے درہم اور ایک دینار کیونکہ یہ تجارت اصل مالک مل جانے پر جو دینار پر اضافہ تھا باطل ہو گئی۔ اگر مکان میں کوئی عیب نکل آیا اگرچہ مالک کوئی دوسرا نہیں نکلا تو اسے بیس ہزار درہم لوٹانے ہوں گے۔ امام بخاری کا بیان ہے کہ یوں مسلمانوں کے درمیان دھوکہ بازی کو جائز قرار دیا گیا حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں کی تجارت میں نہ خرابی ہوتی ہے، نہ خیانت اور نہ نقصان پہنچانے والی بات۔

ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو رافع نے حضرت سعد بن مالک کو ایک مکان چار سو مثقال میں فروخت کیا اور کہا:— اگر میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو میں (حضرت ابو رافع) یہ مکان آپ کو نہ دیتا۔

کتاب التعبیر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خوابوں سے ہوئی۔

(دو سندیں) عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سب سے پہلے وحی کی ابتدا یوں ہوئی کہ سونے کی حالت میں سچے خواب نظر آتے۔ چنانچہ آپ کوئی خواب نہ دیکھتے مگر روز روشن کی طرح اس کی تعبیر سامنے آجاتی۔ آپ غار حرا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ وَهُوَ التَّعَبُّدُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَتُزَوِّدُهُ لِمِثْلِهَا حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فِيهِ فَقَالَ اقْرَأْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ حَتَّى بَلَغَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ يَا خَدِيجَةُ مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ وَقَالَ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ لَهُ كَلَّا أَبْشِرْ فَوَاللَّهِ لَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخُو أَبِيهَا وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ فَيَكْتُبُ بِالْعَرَبِيَّةِ مِنَ الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ وَرَقَةُ ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَى فَقَالَ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا أَكُونُ حَيًّا

میں تشریف لے جاتے عبادت کرتے اور وہاں کئی روز رہتے اور ان دنوں کے لیے کھانے پینے کی چیزیں لے جاتے۔ پھر حضرت خدیجہ کی طرف واپس لوٹتے اور اسی طرح خورد و نوش کی چیزیں لے کر پھر چلے جاتے یہاں تک کہ اُن کے پاس حق آ گیا جبکہ وہ غارِ حرا میں تھے یعنی ان کے پاس ایک فرشتے نے آ کر کہا پڑھیے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے جواب دیا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پھر اس نے پکڑ کر مجھے دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہوئی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا پڑھیے۔ میں نے کہا کہ میں پڑھنے والا نہیں ہوں۔ پس اس نے مجھے تیسری دفعہ دبایا یہاں تک کہ مجھے تکلیف محسوس ہونے لگی۔ پھر مجھے چھوڑ کر کہا۔ اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا ...... تا مالم یعلم (سورۂ علق آیت ۱ تا ۵)۔ پس نبی آپ اس کے ساتھ کانپتے ہوئے حضرت خدیجہ کے پاس تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پس آپ کو کمبل اڑھا دیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ کا خوف دور ہو گیا۔ پھر فرمایا کہ اے خدیجہ! مجھے کیا ہو گیا ہے اور انہیں ساری بات بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ایسا ہرگز نہیں بلکہ آپ کو خوش ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ذلیل نہیں ہونے دے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، بات سچی کہتے ہیں، دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمان کی تواضع کرتے ہیں اور راہِ حق کے اندر پیش آنے والے مصائب میں مدد کرتے ہیں۔ پھر حضرت خدیجہ آپ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کے پاس لے کر گئیں جو ان کے چچا زاد بھائی اور باپ کی طرف سے چچا بھی تھے۔ زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے اور عربی لکھا کرتے تھے چنانچہ انہوں نے انجیل کا عربی میں ترجمہ کیا جتنا اللہ نے چاہا۔ بہت بوڑھے اور نابینا تھے۔ چنانچہ حضرت خدیجہ نے کہا: اے چچا زاد بھائی! اپنے بھتیجے کی بات سنیے! انہوں نے کہا: بھتیجے! تم نے کیا دیکھا؟ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھا تھا وہ انہیں بتایا۔ پس ورقہ نے کہا کہ یہی تو وہ ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا۔ اے کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب قوم آپ کو وطن سے نکالے گی چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حِيْنَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ فَقَالَ وَرَقَةُ نَعَمْ. لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِيَ وَاِنْ يُّدْرِكْنِيْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ فَتْرَةً حَتّٰى حَزِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَيْ يَتَرَدّٰى مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ، فَكُلَّمَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَيْ يُلْقِيَ مِنْهُ نَفْسَهٗ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا، فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ فَيَرْجِعُ، فَاِذَا طَالَتْ عَلَيْهِ فَتْرَةُ الْوَحْيِ غَدَا لِمِثْلِ ذٰلِكَ، فَاِذَا اَوْفٰى بِذِرْوَةِ جَبَلٍ تَبَدّٰى لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ضَوْءُ الشَّمْسِ بِالنَّهَارِ، وَضَوْءُ الْقَمَرِ بِاللَّيْلِ.

بَابٌ رُؤْيَا الصَّالِحِيْنَ: وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا

بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا.

١٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ.

بَابٌ ١٠٦٢ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا

کہا کیا وہ مجھے نکالیں گے؟ ورقہ نے کہا ہاں، کوئی شخص یہ حق لے کر نہیں آیا جو آپ لائے ہیں مگر اس کے ساتھ عداوت رکھی گئی۔ اگر میں آپ کا زمانہ پاتا تو بھرپور مدد کرتا۔ پھر چند روز کے بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا آنا بھی بند ہو گیا۔ آپ بہت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت صدمہ پہنچا، اس رنج و غم کی ہمیں خبر پہنچی ہے۔ کئی مرتبہ آپ پہاڑ کی بلند چوٹیوں پر چڑھے کہ وہاں سے خود کو گرا دیں۔ جب آپ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچتے آپ کو گرانے کے لئے چڑھتے تو حضرت جبرئیل دکھائی دیتے اور کہتے: اے محمد مصطفےٰ آپ تو اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں۔ اس سے جوش اضطراب ٹھنڈا ہو جاتا اور دل کو قرار آ جاتا، واپس لوٹ آتے۔ جب بھی آپ پر وحی کا سلسلہ کچھ دنوں کے لئے بند ہوتا تو آپ کی یہی اضطرابی کیفیت ہوتی اور جب اسی ارادے سے آپ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھتے تو حضرت جبرئیل اسی طرح آپ سے کہتے۔ ابن عباس کا قول ہے کہ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ سے دن کے وقت سورج کی روشنی اور رات کے وقت چاند کی چاندنی کا چمکنا مراد ہے۔

نیک لوگوں کے خواب۔

ارشاد الٰہی ہے: بیشک اللہ نے سچا کر دیا اپنے رسول کا سچا خواب بیشک تم ضرور مسجد حرام میں داخل ہو گے اگر اللہ تعالیٰ چاہے امن و امان سے، اپنے سروں کے بال منڈاتے یا ترشواتے بے خوف۔ تو اس نے جانا جو تمہیں معلوم نہیں، تو اس سے پہلے ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی (سورۃ الفتح آیت ۲۷)۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب جو نیک آدمی دیکھتا ہے وہ نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ.

سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھے خواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی جانب سے ہوتے ہیں۔

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذٰلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ.

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرتا ہو تو وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے۔ اور اگر اس کے سوا ایسا خواب دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی جانب سے ہے لہٰذا چاہیے کہ اس کی برائی سے پناہ مانگے اور اس کا کسی سے ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

بَابٌ ١٠٦٣ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یا نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ۔

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا لَقِيتُهُ بِالْيَمَامَةِ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَتَعَوَّذْ مِنْهُ وَلْيَبْصُقْ عَنْ شِمَالِهِ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ. وَعَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ جب برا خواب نظر آئے تو چاہیے کہ اس سے پناہ مانگے اور بائیں جانب تھتکار دے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔ اسی طرح یحییٰ بن کثیر، عبد اللہ بن قتادہ، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ.

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مرد مومن کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ. رَوَاهُ ثَابِتٌ وَحُمَيْدٌ وَإِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَشُعَيْبٌ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

١٨٧٧۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

بَابٌ ١٠٦٣ الْمُبَشِّرَاتُ

١٨٧٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ. قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ۔

بَابٌ ١٠٦٥ رُؤْيَا يُوسُفَ. وَقَوْلِهِ تَعَالٰى

إِذْ قَالَ يُوسُفُ لِأَبِيهِ يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَأَيْتُهُمْ لِي سَاجِدِينَ. قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطَانَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُبِينٌ. وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلٰى آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقَ إِنَّ رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ. وَقَوْلِهِ تَعَالٰى يَا أَبَتِ هٰذَا تَأْوِيلُ رُؤْيَايَ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي حَقًّا وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ

تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔ اس کو ثابت، حمید، اسحاق بن عبداللہ، شعیب، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

عبداللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:۔ اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہوتا ہے۔

بشارتیں۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبوت میں سے کچھ بھی باقی نہیں رہا سوائے مبشرات کے۔ عرض کی گئی کہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا کہ اچھے خواب۔

حضرت یوسف کا خواب۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا، اے میرے باپ! میں نے گیارہ تارے، سورج اور چاند دیکھے، انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ کہا، اے میرے بچے! اپنا خواب اپنے بھائیوں سے نہ کہنا ورنہ وہ تیرے ساتھ کوئی چال چلیں گے، بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے اور اسی طرح تجھے تیرا رب چن لے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور تجھ پر اپنی نعمت پوری کرے گا اور یعقوب کے گھر والوں پر، جس طرح تیرے پہلے دونوں باپ دادا ابراہیم اور اسحاق پر پوری کی۔ بیشک تیرا رب علم و حکمت والا ہے (سورہ یوسف، آیت ۴ تا ۶)۔ نیز فرمایا:۔ اے میرے باپ! اور میرے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کیا۔ بے شک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَكُونُ مِنَ الْبَدْوِ مِنْ بَعْدِ أَنْ نَزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي وَبَيْنَ إِخْوَتِي إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ لِمَا يَشَاءُ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ فَاطِرٌ وَالْبَدِيعُ. وَالْمُبْتَدِعُ وَالْبَارِئُ وَالْخَالِقُ وَاحِدٌ. مِنَ الْبَدْءِ بَادِئَةٌ.

باب ۱۰۶۶ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ. قَالَ مُجَاهِدٌ: أَسْلَمَا، سَلَّمَا مَا أُمِرَا بِهِ، وَتَلَّهُ، وَضَعَ وَجْهَهُ بِالْأَرْضِ.

باب ۱۰۶۷ التَّوَاطُؤِ عَلَى الرُّؤْيَا

۱۸۷۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُنَاسًا أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ وَأَنَّ أُنَاسًا أُرُوا أَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ.

باب ۱۰۶۸ رُؤْيَا أَهْلِ السُّجُونِ وَالْفَسَادِ

وَالشِّرْكِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى. وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ إِنَّا نَرَاكَ

جس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو گاؤں سے لے آیا بعد اس کے کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں ناچاقی کرا دی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے آسان کر دے بیشک وہی علم و حکمت والا ہے۔ اے میرے رب! تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں کا انجام نکالنا سکھایا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے! تو میرا کام بنانے والا ہے دنیا اور آخرت میں، مجھے مسلمانی کی حالت میں اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص کے لائق ہیں (سورۂ یوسف، آیت ۱۰۰ تا ۱۰۱)۔ فاطر و البدیع، والمبتدع والباری والخالق سب ہم معنی ہیں۔

حضرت ابراہیم کا خواب

ارشاد ربانی ہے "پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کرنے کے قابل ہو گیا تو کہا اے میرے بیٹے! میں نے خواب دیکھا کہ میں تجھے ذبح کرتا ہوں۔ اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟ کہا اے میرے باپ! کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے۔ خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔ تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ اے ابراہیم! بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو" (سورۂ صافات، آیت ۱۰۲ تا ۱۰۵)۔ مجاہد کا قول ہے کہ اسلما سے یہ مراد ہے کہ دونوں نے تسلیم کر لیا جو انہیں حکم دیا گیا تھا۔ وتلہ اور جبین۔

متعدد آدمیوں کا ایک ہی خواب دیکھنا

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ کچھ لوگوں کو شب قدر آخری سات راتوں میں دکھائی گئی اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ آخری دس راتوں میں ہے۔ پس نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اسے آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

قیدیوں، مفسدوں اور مشرکوں کے خواب

ارشاد ربانی ہے "اور اس کے ساتھ قید خانے میں دو جوان داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں شراب نچوڑتا ہوں اور دوسرا بولا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرے سر پر کچھ روٹیاں ہیں جن میں سے پرندے کھاتے ہیں۔ ہمیں اس کی تعبیر بتایئے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۔ قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ
إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا
مِمَّا عَلَّمَنِي رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ ۔ وَاتَّبَعْتُ
مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا
كَانَ لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْءٍ ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ
اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ
النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ ۔ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ
أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ ۔ وَقَالَ الْفُضَيْلُ لِبَعْضِ
الْأَتْبَاعِ ۔ يَا عَبْدَ اللَّهِ أَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ
أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۔ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِهِ
إِلَّا أَسْمَاءً سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ
اللَّهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا
تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۔ يَا صَاحِبَيِ السِّجْنِ
أَمَّا أَحَدُكُمَا فَيَسْقِي رَبَّهُ خَمْرًا وَأَمَّا الْآخَرُ فَيُصْلَبُ
فَتَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَأْسِهِ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي
فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ ۔ وَقَالَ لِلَّذِي ظَنَّ أَنَّهُ نَاجٍ
مِنْهُمَا اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ فَأَنْسَاهُ الشَّيْطَانُ
ذِكْرَ رَبِّهِ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِينَ ۔ وَ
قَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَىٰ سَبْعَ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ
سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ
يَابِسَاتٍ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُ أَفْتُونِي فِي رُؤْيَايَ إِنْ كُنْتُمْ
لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُونَ ۔ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ وَمَا
نَحْنُ بِتَأْوِيلِ الْأَحْلَامِ بِعَالِمِينَ ۔ وَقَالَ الَّذِي
نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ
بِتَأْوِيلِهِ فَأَرْسِلُونِ ۔ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ
أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ
عِجَافٌ وَسَبْعِ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ

بیٹا)۔ ہم آپ کو نیکو کار دیکھتے ہیں۔ یوسف نے کہا کہ جو کھانا تمہیں ملا کرتا ہے وہ تمہارے پاس نہ آنے پائے گا کہ میں اس کی تعبیر اس کے آنے سے پہلے تمہیں بتا دوں گا۔ یہ اُن علموں میں سے ہے جو مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے اُن لوگوں کا دین نہ مانا جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں اور میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کا دین اختیار کیا۔ ہمیں حق نہیں پہنچتا کہ کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں۔ یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب اچھے یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے۔ تم اس کے سوا نہیں پوجتے مگر نام جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لئے ہیں۔ اللہ نے اُن کی کوئی سند نہیں اتاری۔ حکم نہیں مگر اللہ کا۔ اس نے فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔ یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اے قید خانے کے دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب پلائے گا۔ رہا دوسرا تو وہ سولی دیا جائے گا تو پرندے اس کا سر کھائیں گے۔ حکم ہو چکا اس بات کا جس کا تم سوال کرتے تھے اور یوسف نے اُن دونوں میں رہائی پاتا ہوا سمجھا اس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے بھلا دیا کہ اپنے بادشاہ کے سامنے یوسف کا ذکر کرے۔ تو یوسف کئی برس اور جیل خانے میں رہا۔ اور بادشاہ نے کہا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ سات موٹی گائیں سات دُبلی گایوں کو کھا رہی ہیں اور سات بالیں ہری اور دوسری سات سوکھی۔ اے درباریو! میرے خواب کا جواب دو، اگر تمہیں خواب کی تعبیر آتی ہو۔ بولے پریشان خوابیں ہیں اور ہم خواب کی تعبیر نہیں جانتے۔ اور بولا وہ جو ان دونوں میں سے بچا تھا اور ایک مدت بعد اسے یاد آیا۔ میں تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا تم ذرا مجھے بھیجو۔ اے یوسف! اے صدیق! ہمیں تعبیر دیجئے سات فربہ گایوں کی جنہیں سات دُبلی گائیں کھاتی ہیں اور سات ہری بالیں اور دوسری سات سوکھی۔ شاید میں لوگوں کی طرف لوٹ جاؤں، شاید وہ آگاہ ہوں۔ کہا تم کھیتی کرو گے سات برس لگاتار تو جو کاٹو اسے اس کی بال میں رہنے دو مگر تھوڑا کہ جتنا کھاؤ پھر اس کے بعد سات سخت برس آئیں گے کہ کھا جائیں گے جو تم نے ان کے لئے پہلے جمع کر رکھا تھا مگر تھوڑا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ. قَالَ تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَبًا فَمَا حَصَدْتُمْ فَذَرُوهُ فِي سُنْبُلِهِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تَأْكُلُونَ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَأْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّا تُحْصِنُونَ. ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ. وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ وَادَّكَرَ افْتَعَلَ مِنْ ذَكَرَ أُمَّةٍ قَرْنٍ. وَيُقْرَأُ أَمَهٍ نِسْيَانٍ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَعْصِرُونَ الْأَعْنَابَ وَالدُّهْنَ تُحْصِنُونَ تَحْرُسُونَ.

۱۸۸۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَأَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوسُفُ ثُمَّ أَتَانِي الدَّاعِي لَأَجَبْتُهُ.

بَابٌ ۱۰۶۹ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ.

۱۸۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ إِذَا رَآهُ فِي صُورَتِهِ.

۱۸۸۲۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي

جو بچا لو۔ پھر اُن کے بعد ایک برس آئے گا جس میں لوگوں پہ بارش برسائی جائے گی اور اس میں رس نچوڑیں گے۔ اور بادشاہ بولا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ تو جب اُس کے پاس ایلچی آیا، کہا کہ اپنے بادشاہ کے پاس واپس لوٹ جا (سورۂ یوسف، آیت ۴۶ تا ۴۹)۔ وَادَّکَرَ یہ لفظ ذکر کا باب افتعال ہے، اُمَّۃٍ ایک مدت، بعض نے اسے اَمَہٍ پڑھا ہے بمعنی نسیان۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ یَعْصِرُوْنَ انگور اور تیل نچوڑیں گے۔ تُحْصِنُوْنَ تم حفاظت کرتے ہو۔

سعید بن مسیب اور ابو عبید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں قید خانے میں اتنا عرصہ رہتا جتنے دنوں حضرت یوسف رہے اور پھر مجھے بلانے والا آتا تو میں ضرور اس کی بات مان لیتا۔

جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا امام بخاری کا بیان ہے کہ ابن سیرین نے فرمایا جبکہ کوئی حضور کو آپ ہی کی صورت میں دیکھے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور مومن کامل کا خواب

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فإن الشيطان لا يتخيل بي. ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة.

نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۱۸۸۳۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عبيد الله بن أبي جعفر أخبرني أبو سلمة عن أبي قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: الرؤيا الصالحة من الله والحلم من الشيطان فمن رأى شيئا يكرهه فلينفث عن شماله ثلاثا وليتعوذ من الشيطان فإنها لا تضره وإن الشيطان لا يتراياى.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے اور برا خواب شیطان کی جانب سے۔ اگر کوئی ایسی چیز دیکھے جس کو وہ ناپسند کرے تو تین مرتبہ بائیں جانب تھتکار دے اور شیطان سے پناہ مانگنی چاہیئے تو وہ خواب نقصان نہیں دے گا اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

۱۸۸۴۔ حدثنا خالد بن خلي حدثنا محمد بن حرب حدثني الزبيدي عن الزهري قال أبو سلمة قال أبو قتادة رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم: من رآني فقد رأى الحق. تابعه يونس وابن أخي الزهري.

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے مجھے دیکھا تو یقیناً اس نے حق کو دیکھا۔ اسی طرح یونس اور زہری کے بھتیجے نے روایت کی ہے۔

۱۸۸۵۔ حدثنا عبد الله بن يوسف حدثنا الليث حدثني ابن الهاد عن عبد الله بن خباب عن أبي سعيد الخدري سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: من رآني فقد رأى الحق فإن الشيطان لا يتكونني.

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

باب ۱۰۷۔ رؤيا الليل رواه سمرة

رات کو خواب دیکھنا۔ اس کو حضرت سمرہ نے روایت کیا۔

۱۸۸۶۔ حدثنا أحمد بن المقدام العجلي حدثنا محمد بن عبد الرحمن الطفاوي حدثنا أيوب عن محمد عن أبي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: أعطيت مفاتيح الكلم ونصرت بالرعب وبينما أنا نائم البارحة إذ أتيت بمفاتيح خزائن الأرض حتى وضعت في يدي قال أبو هريرة فذهب رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنتم تنتقلونها.

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے کلام کی کنجیاں عطا فرمائی گئیں اور رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی اور میں رات کے وقت سویا ہوا تھا جبکہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، یہاں تک کہ میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور آپ حضرات ان خزانوں کو منتقل کر رہے ہیں۔

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۰۰ اور ۲۱۳۵ میں بھی موجود ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے زمین کا کنجیاں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عطا فرما دی گئی ہیں۔ معلوم ہوا کہ پروردگار عالم نے آپ کو زمین کا مالک بنا رکھا ہے۔ یہ مجازی اور عطائی ملکیت ہے ورنہ حقیقی مالک تو خدا کے سوا کوئی نہیں اور نہ کوئی ہو سکتا ہے۔ ہاں یہ عطائی ملکیت کے بیے ہی تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب! إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ہم نے تمہیں کوثر عطا فرما دیا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدا داد اختیارات کا انکار کرنا خدا کی دین کا منکر ہونا ہے اور اس کا سبب عداوتِ رسول کے سوا اور کیا ہے؟ خدائے ذوالمنن رسول دشمنی کی بیماری سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے اور اپنی دین کا منکر ہونے سے بھی بچائے، آمین۔

۱۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَانِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ فَسَأَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقِيلَ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے رات کے وقت کعبۃ اللہ کے پاس خواب دکھایا گیا۔ پس میں نے ایک گندمی رنگ کے آدمی کو دیکھا جیسے تم گندمی رنگ کے خوبصورت آدمی کو دیکھتے ہو۔ اس کے بڑے خوبصورت گیسو تھے جیسے خوبصورت تم نے کسی آدمی کے دیکھے ہوں۔ اس نے کنگھی کی ہوئی تھی اور پانی ٹپک رہا تھا۔ وہ دو آدمیوں کا سہارا لئے ہوئے یا دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لئے ہوئے خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ کہا گیا کہ یہ حضرت مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک گھنگھریالے بالوں والے آدمی کو دیکھا جو داہنی آنکھ سے کانا تھا گویا وہ پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے سوال کیا کہ یہ کون ہے؟ چنانچہ کہا گیا کہ یہ مسیح دجال ہے۔

۱۸۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتٰى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَوْ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعْمَرٌ لَا يُسْنِدُهُ حَتّٰى كَانَ بَعْدُ۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ آج رات مجھے خواب دکھایا گیا ہے اور ساری حدیث بیان کی۔ اسی طرح سلیمان بن کثیر اور زہری کے بھتیجے اور سفیان بن حسین نے زہری، عبیداللہ، حضرت ابن عباس یا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ شعیب، اسحاق بن یحییٰ، زہری، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور معمر پہلے اس کی سند بیان نہیں کیا کرتے تھے لیکن بعد میں کرنے لگے۔

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بَابُ ۱۰۲۱ الرُّؤْيَا بِالنَّهَارِ. وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، رُؤْيَا النَّهَارِ مِثْلُ رُؤْيَا اللَّيْلِ.

۱۸۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ. كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ. مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ، نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ. قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ.

بَابُ ۱۰۲۲ رُؤْيَا النِّسَاءِ

۱۸۹۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

دن کے وقت خواب دیکھنا۔

ابن عون نے ابن سیرین سے روایت کی کہ دن کا خواب بھی رات کے خواب کی طرح ہے۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت اُمِّ حرام بنت ملحان کے پاس تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہ حضرت عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ پس ایک روز آپ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا کھلایا اور وہ آپ کے سر مبارک کو سہلانے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند آگئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے تو آپ ہنس رہے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں اور اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہیں جیسے بادشاہ تختوں پر یا بادشاہوں کی طرح جو تختوں پر ہوں۔ یہ اسحاق راوی کا شک ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور سر رکھ کر سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو ہنس رہے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز نے ہنسایا؟ فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہے ہیں پھر اُسی طرح فرمایا جیسے پہلے فرمایا تھا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ فرمایا کہ تم پہلے گروہ میں ہو۔ پس یہ حضرت معاویہ بن ابو سفیان کے زمانہ میں سمندری جہاز پر سوار ہوئیں اور جب سمندر سے باہر نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گئیں۔

عورتوں کا خواب دیکھنا۔

ابن شہاب نے خارجہ بن زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ انصار کی ایک عورت حضرت اُمّ العلاء رضی اللہ عنہا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی، انہوں نے بتایا کہ مہاجرین کو قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم کیا گیا۔ وہ فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان بن مظعون ہمارے حصے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمُ اقْتَسَمُوا الْمُهَاجِرِينَ قُرْعَةً قَالَتْ فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ غُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ؟ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا هُوَ فَوَاللَّهِ لَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَاذَا يُفْعَلُ بِي. فَقَالَتْ: وَاللَّهِ لَا أُزَكِّي بَعْدَهُ أَحَدًا أَبَدًا

۱۸۹۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا وَقَالَ مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِهِ قَالَتْ وَأَحْزَنَنِي فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ عَيْنًا تَجْرِي فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَلِكَ عَمَلُهُ.

بَابُ ۱۰۷۳ الْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۸۹۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفُرْسَانِهِ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمُ الْحُلْمَ يَكْرَهُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْهُ فَلَنْ يَضُرَّهُ.

چلے گئے اور ہم نے انہیں اپنے گھروں میں اتارا چنانچہ وہ اس بیماری میں مبتلا ہو گئے جس میں انہوں نے وفات پائی تھی جب غسل دے کر انہیں ان کے کپڑوں کا کفن پہنا دیا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ پس میں نے کہا کہ اے ابو سائب! آپ پر اللہ کی رحمت ہے میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بزرگی عطا فرمائی ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرا باپ آپ پر قربان اللہ تعالیٰ اور کس کو بزرگی دے گا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو خدا کی قسم وفات پا گئے اور خدا کی قسم میں ان کے لئے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن قسم ہے خدا کی کہ اپنی عقل سے تو میں بھی نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم، اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی۔

ابو الیمان، شعیب نے زہری سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا میں اپنی عقل سے نہیں جانتا کہ ان کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ فرماتی ہیں کہ مجھے اس بات کا رنج ہوا اور میں سو گئی۔ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت عثمان کے لئے ایک چشمہ جاری ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو آپ نے فرمایا۔ "یہ ان کا عمل ہے"

برے خواب شیطان کی طرف سے ہیں جو ایسا دیکھے تو بائیں جانب تھتکار دے اور اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

ابو سلمہ نے حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی اور شہسواروں سے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برا خواب شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کسی کو خواب پریشان نظر آئے جس کو وہ ناپسند کرتا ہو تو بائیں جانب تھتکار دینا چاہیے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنی چاہیے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بَابُ ۱۰۷۴ اللَّبَنِ.

۱۸۹۳ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي يَعْنِي عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ.

دودھ دیکھنا۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سویا ہوا تھا تو میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے بھی نکلنے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

ف: اس حدیث اور اس سے اگلی میں ہے کہ خواب کے اندر رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ سے بھرا ہوا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپ نے خوب سیر ہو کر نوش فرمایا اور بچا ہوا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دیا۔ حاضرین بارگاہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اس سے علم مراد ہے۔ معلوم ہوا کہ اُمتِ محمدیہ میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی علمی شان بہت بلند و بالا ہے کہ انہیں خاص الخاص علوم میں سے بھی حصہ مل گیا۔

اسی طرح حدیث ۱۸۹۵ اور ۱۸۹۶ میں آپ کے ایک خواب کا ذکر ہے کہ بعض صحابہ کرام کے دینی درجات رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کی قمیصوں کی شکل میں دکھائے گئے جبکہ ان سب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دینی لحاظ سے افضل و اعلیٰ اور بلند و بالا دکھائے گئے ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ۔

بَابُ ۱۰۷۵ إِذَا جَرَى اللَّبَنُ فِي أَطْرَافِهِ أَوْ أَظَافِيرِهِ.

۱۸۹۴ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ مِنْ أَطْرَافِي فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ فَمَا أَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ الْعِلْمَ.

جب دودھ پینے سے اپنے اطراف یا ناخنوں میں بھی سیرابی دیکھے۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس پیالے میں دودھ لایا گیا۔ پس میں نے پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ جو گرد بیٹھے ہوئے تھے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

بَابُ ۱۰۷۶ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۱۸۹۵ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ

خواب میں قمیص دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَمَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا مَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

بَابٌ ۱۰۷۶ الْجَرِّ الْقَمِيصِ فِي الْمَنَامِ

۱۰۹۶ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ ابْنُ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْتَرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ الدِّينَ

بَابٌ ۱۰۷۷ الْخُضَرِ فِي الْمَنَامِ وَالرَّوْضَةِ الْخَضْرَاءِ.

۱۰۹۷ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّمَا عَمُودٌ وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ

نے فرمایا: "میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں اور وہ قمیص پہنے ہوئے ہیں۔ بعض کی قمیص تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے نیچے۔ جب عمر بن خطاب میرے پاس سے گزرے تو ان کی قمیص گھسٹ رہی تھی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

خواب میں قمیص گھسٹتی ہوئی دیکھنا۔

ابو امامہ بن سہل کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں سو رہا تھا تو میں نے لوگوں کو دیکھا جو مجھ پر پیش کئے جا رہے تھے اور ان کے اوپر قمیصیں تھیں۔ پس ان میں سے کسی کی تو سینے تک تھی اور بعض کی اس سے کم و بیش اور جب عمر بن خطاب کو میرے سامنے پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص کو گھسیٹ رہے تھے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ دین۔

خواب میں سبزی یا سبز باغ دیکھنا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ قیس بن عبادہ نے فرمایا میں اس مجلس میں تھا جس میں حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابن عمر بھی تھے تو وہاں سے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ گزرے تو لوگوں نے کہا یہ آدمی اہل جنت سے ہے۔ میں نے کہا کہ لوگوں نے یہ کہا ہے۔ کہا سبحان اللہ! لوگوں کو ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جس کا انہیں علم نہ ہو۔ میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو کسی سرسبز و شاداب باغ میں رکھا ہوا ہے اور اس میں نصب کر دیا گیا۔ اس کی چوٹی پر کنڈا اور نیچے ایک ملازم ہے۔ منصف اور المنصف دونوں الوصیف سے ہیں۔ مجھ سے کہا گیا کہ چڑھو پس میں چڑھا یہاں تک کہ میں نے اس کنڈے کو جا پکڑا۔ پس میں نے رسول اللہ صلی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

أُوْصِيفُ. فَقِيلَ إِرْقَهْ فَرَقِيتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُوتُ عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى.

بَابُ ۱۰۷۹ كَشْفِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَنَامِ.

۱۸۹۸۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ إِذَا رَجُلٌ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَاكْشِفْهَا فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَأَقُولُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.

بَابُ ۱۰۸۰ ثِيَابِ الْحَرِيرِ فِي الْمَنَامِ

۱۸۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيتُكِ قَبْلَ أَنْ أَتَزَوَّجَكِ مَرَّتَيْنِ رَأَيْتُ الْمَلَكَ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ لَهُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُنْ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ ثُمَّ أُرِيتُكِ يَحْمِلُكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقُلْتُ اكْشِفْ فَكَشَفَ فَإِذَا هِيَ أَنْتِ فَقُلْتُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ يُمْضِهِ.

بَابُ ۱۰۸۱ الْمَفَاتِيحِ فِي الْيَدِ

۱۹۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حضور اس خواب کو عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وفات پائیں گے تو دین کے کنڈے کو مضبوطی سے تھامے ہوئے ہوں گے۔

خواب میں عورت کا چہرہ کھولنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم خواب میں دو مرتبہ دکھائی گئیں کہ ریشمی کپڑے کے اندر تمہیں ایک آدمی نے اٹھایا ہوا تھا۔ پھر وہ کہتا ہے کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ جب میں نے اس کے اوپر سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو وہ تم تھیں۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

خواب میں ریشمی کپڑے دیکھنا۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم دو مرتبہ خواب میں دکھائی گئیں۔ کہا گیا کہ کیا آپ ان سے شادی کریں گے؟ پہلی دفعہ دیکھا کہ فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا ہے۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔ پھر دوسری مرتبہ مجھے تم دکھائی گئیں تو فرشتے نے تمہیں ریشمی کپڑے میں اٹھایا ہوا تھا۔ میں نے کہا کہ منہ کھول دو۔ اس نے کھول دیا تو وہ تم تھیں۔ پس میں نے کہا کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ہو کر رہے گا۔

ہاتھ میں کنجیاں دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے اور رعب کے ساتھ میری مدد فرمائی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے پاس لائی گئیں۔ محمد بن اسمٰعیل کسی بزرگ کا قول ہے کہ مجھ تک یہ بات

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي. قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَلَغَنِي أَنَّ جَوَامِعَ الْكَلِمِ أَنَّ اللّٰهَ يَجْمَعُ الْأُمُورَ الْكَثِيرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُكْتَبُ فِي الْكُتُبِ قَبْلَهُ فِي الْأَمْرِ الْوَاحِدِ وَالْأَمْرَيْنِ أَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ.

بَابُ ۱۰۸۲ التَّعْلِيقِ بِالْعُرْوَةِ وَالْحَلْقَةِ

۱۹۰۱ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ح وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ وَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ قُلْتُ لَا أَسْتَطِيعُ فَأَتَانِي وَصِيفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِي فَرَقِيتُ فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ فَانْتَبَهْتُ وَأَنَا مُسْتَمْسِكٌ بِهَا فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ رَوْضَةُ الْإِسْلَامِ وَذٰلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقٰى لَا تَزَالُ مُسْتَمْسِكًا بِالْإِسْلَامِ حَتّٰى تَمُوتَ.

بَابُ ۱۰۸۲ عَمُودِ الْفُسْطَاطِ تَحْتَ وِسَادَتِهِ

بَابُ ۱۰۸۳ الْإِسْتَبْرَقِ وَدُخُولِ الْجَنَّةِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۰۲ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي سَرَقَةً مِنْ حَرِيرٍ لَا أَهْوِي بِهَا إِلَى مَكَانٍ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ أَوْ قَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ.

پہنچی ہے کہ جوامع الکلم سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے امور یعنے لمبے چوڑے مضامین جو پہلے کتابوں میں سمائے تھے اور ہوتے ایک دو باتوں کے متعلق تھے، وہ آپ کے لئے جمع فرمادیے تھے۔

خواب میں کنڈہ یا حلقہ پکڑ کر لٹکنا۔

عبداللہ بن محمد، ازہر، ابن عون ۔ خلیفہ، معاذ، ابن عون، محمد، قیس بن عباد، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ گویا میں ایک باغ میں ہوں اور باغ کے درمیان میں ایک ستون ہے جس کی چوٹی پر ایک کنڈہ ہے مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھو، میں نے کہا کہ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں۔ پھر میرے پاس ایک خادم آیا تو اس نے میرے کپڑے سنبھالے تو میں چڑھ گیا اور میں نے کنڈے کو پکڑ لیا۔ جب میں بیدار ہوا تو کنڈہ میں نے پکڑا ہوا تھا پھر میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ وہ باغ تو اسلام کا باغ ہے اور وہ ستون بھی اسلام کا ستون ہے اور وہ کنڈہ مضبوط کنڈہ ہے یعنی آخری وقت تک تم اسلام کو ہمیشہ پکڑے رہو گے۔

اپنے تکیے کے نیچے خیمے کے ستون دیکھنا۔

خواب کے اندر گریب دیکھنا، جنت میں داخل ہونا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ریشمی کپڑے کا ایک ٹکڑا میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ اسی کے اندر مجھے اڑا کر لے جاتا ہے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ واقعہ بیان کیا۔ حضرت حفصہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارا بھائی نیک آدمی ہے یا یہ فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۰۸۴ القيد في المنام.

۱۹۰۳ - حدثنا عبد الله بن صباح حدثنا معتمر سمعت عوفا حدثنا محمد بن سيرين أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا اقترب الزمان لم تكد تكذب رؤيا المؤمن ورؤيا المؤمن جزء من ستة وأربعين جزءا من النبوة. قال محمد وأنا أقول هذه قال وكان يقال الرؤيا ثلاث، حديث النفس وتخويف الشيطان وبشرى من الله، فمن رأى شيئا يكرهه فلا يقصه على أحد، وليقم فليصل قال وكان يكره الغل في النوم وكان يعجبهم القيد، ويقال القيد ثبات في الدين. وروى قتادة ويونس وهشام وأبو هلال عن ابن سيرين عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وأدرجه بعضهم كله في الحديث وحديث عوف أبين. وقال يونس لا أحسبه إلا عن النبي صلى الله عليه وسلم في القيد قال أبو عبد الله لا تكون الأغلال إلا في الأعناق.

باب ۱۰۸۵ العين الجارية في المنام

۱۹۰۴ - حدثنا عبدان أخبرنا عبد الله أخبرنا معمر عن الزهري عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أم العلاء وهي امرأة من نسائهم بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت: طار لنا عثمان بن مظعون في السكنى حين اقترعت الأنصار على سكنى المهاجرين فاشتكى فمرضناه حتى توفي، ثم جعلناه في أثوابه، فدخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت: رحمة الله عليك أبا السائب. فشهادتي عليك لقد أكرمك الله، قال: وما يدريك؟ قلت لا أدري

خواب میں قید ہو جانا۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے قریب مومن کا خواب جھوٹا نہیں ہوا کرے گا اور مومن کامل کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ جو کہا گیا وہ میں بھی کہتا ہوں اور لوگ کہتے ہیں کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) ذہنی خیالات (۲) شیطان کی طرف سے ڈرایا جانا (۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت۔ پس جو کوئی ایسی چیز دیکھے کہ اسے ناپسند کرتا ہو تو کسی سے بیان نہ کرے اور چاہیے کہ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو جائے۔ اُن کا بیان ہے کہ وہ خواب میں طوق کا دیکھنا ناپسند کرتے اور قید ہونے کو پسند کرتے اور کہتے ہیں کہ قید ہونا دین میں ثابت قدمی ہے۔ قتادہ، یونس، ہشام اور ابو ہلال، ابن سیرین، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے اور بعض حضرات نے ان تمام باتوں کو حدیث ہی میں درج کر دیا ہے اور عوف اعرابی کی روایت زیادہ واضح ہے۔ یونس کا قول ہے کہ میں قید کی تعبیر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف سے خیال کرتا ہوں۔ امام بخاری کا قول ہے کہ طوق صرف گردنوں میں ہی ہوتے ہیں۔

خواب میں بہتا ہوا چشمہ دیکھنا۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ جو ان کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ حضرت عثمان بن مظعون رہائش کے لئے قرعہ اندازی میں ہمارے لئے نکلے جبکہ انصار نے مہاجرین کی رہائش کے لئے قرعہ اندازی کی تھی۔ وہ بیمار پڑ گئے اور ہم نے تیمارداری کی لیکن وہ وفات پا گئے تو ہم نے اُن کے کپڑوں کا کفن دے دیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لے آئے تو میں نے کہا: اے ابو سائب! آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ میں آپ پر گواہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی ہے۔ فرمایا: تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ میں عرض گزار ہوئی کہ خدا کی قسم مجھے تو کچھ بھی معلوم نہیں۔ فرمایا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَاللّٰهِ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ إِنِّي لَأَرْجُوا لَهُ الْخَيْرَ مِنَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ قَالَتْ أُمُّ الْعَلَاءِ، فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ وَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِي. فَجِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ ذَاكِ عَمَلُهُ يَجْرِي لَهُ.

بَابُ ۱۰۸۶ نَزْعِ الْمَاءِ مِنَ الْبِئْرِ حَتّٰى يَرْوَى النَّاسُ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۱۹۰۵ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا عَلٰى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا إِذْ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

بَابُ ۱۰۸۷ نَزْعِ الذَّنُوبِ وَالذَّنُوبَيْنِ مِنَ الْبِئْرِ بِضَعْفٍ

۱۹۰۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوا فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَا رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ.

کہ جہاں تک ان کی بات ہے تو انہوں نے وفات پائی اور میں ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن خدا کی قسم میں اپنی عقل سے نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا کیا جائیگا۔ حضرت ام العلاء نے کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں کسی کی تعریف نہیں کروں گی وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عثمان کے لیے خواب میں دیکھا کہ چشمہ جاری ہے۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس بات کا آپ سے ذکر کیا تو حضور نے فرمایا کہ یہ ان کا عمل ہے جو ان کے لیے جاری رہے گا۔

خواب میں اتنا پانی کنوئیں سے نکالنا کہ تمام لوگ سیراب ہو جائیں

اس بارے میں حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں اور اس سے پانی نکال رہا ہوں کہ ابوبکر اور عمر آ گئے پس ابوبکر نے ڈول لے لیا اور ایک ڈول یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی جسے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرمائے۔ پھر وہ ابوبکر کے ہاتھ سے عمر بن خطاب نے لے لیا اور وہ ان کے ہاتھ میں چرس بن گیا۔ پس میں نے لوگوں میں سے کسی شہ زور کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

کنوئیں سے ایک ڈول یا دو ڈول نکالنا اور کمزوری کے ساتھ۔

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کی روایت کی جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے متعلق ہے۔ حضور نے فرمایا میں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہیں پس حضرت ابوبکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کمزوری تھی اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر ابن خطاب کھڑے ہوئے تو وہ ڈول ان کے ہاتھوں میں چرس بن گیا میں نے کسی پہلوان کو اس طرح پانی نکالتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

١٩٠٧ - حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث قال حدثني عقيل عن ابن شهاب أخبرني سعيد أن أبا هريرة أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيتني على قليب وعليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم أخذها ابن أبي قحافة فنزع منها ذنوبا أو ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فأخذها عمر بن الخطاب فلم أر عبقريا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بعطن.

باب ١٠٨٨ الاستراحة في المنام

١٩٠٨ - حدثنا إسحاق بن إبراهيم حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام أنه سمع أبا هريرة رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا أنا نائم رأيت أني على حوض أسقي الناس فأتاني أبو بكر فأخذ الدلو من يدي ليريحني فنزع ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له فأتى ابن الخطاب فأخذ منه فلم يزل ينزع حتى تولى الناس والحوض يتفجر.

باب ١٠٨٩ القصر في المنام

١٩٠٩ - حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث حدثني عقيل عن ابن شهاب قال أخبرني سعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال بينا نحن جلوس عند رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيتني في الجنة فإذا امرأة تتوضأ إلى جانب قصر قلت لمن هذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فذكرت غيرته فوليت مدبرا قال أبو هريرة فبكى عمر بن الخطاب ثم قال أعليك بأبي أنت وأمي يا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا جس پر ڈول تھا۔ پس میں نے اس میں سے ڈول نکالے جتنے اللہ نے چاہے۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا پس انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ انہیں معاف فرمائے۔ پھر وہ چرس بن گیا تو اسے عمر بن خطاب نے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کوئی ایسا جوا فرد نہیں دیکھا جو عمر بن خطاب کی طرح پانی نکالے، یہاں تک کہ لوگ اونٹوں کو پانی پلا کر بٹھانے کی جگہ لے گئے۔

خواب میں آرام کرنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک حوض پر ہوں اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہوں۔ پس ابو بکر آئے اور انہوں نے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا تاکہ مجھے آرام پہنچائیں۔ پس انہوں نے دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا، اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر عمر بن خطاب آئے اور انہوں نے وہ ان سے لے لیا، وہ برابر نکالتے رہے یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو کر لوٹ گئے اور حوض حسب معمول جاری تھا۔

خواب میں محل دیکھنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اس کے اندر کوئی عورت محل کے ایک جانب وضو کر رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ یہ محل کس کا ہے؟ کہا کہ حضرت عمر بن خطاب کا۔ چنانچہ مجھے ان کی غیرت یاد آگئی اور میں واپس لوٹ آیا۔ حضرت ابو ہریرہ کا بیان ہے کہ اس پر حضرت عمر بن خطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) رو دیئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَسُولَ اللهِ أَغَارُ .

۱۹۱۰ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَمَا مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ

بَابُ ۱۰۹۰ الْوُضُوءِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۱ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ أَغَارُ

بَابُ ۱۰۹۱ الطَّوَافِ بِالْكَعْبَةِ فِي الْمَنَامِ .

۱۹۱۲ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعْرِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطُفُ رَأْسُهُ مَاءً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ فَذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ

قربان، کیا میں آپ پر غیرت کھاتا۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا تو وہاں ایک سونے کے محل کے پاس تھا میں نے کہا کہ یہ کس کے لئے ہے؟ کہا گیا کہ ایک قریشی آدمی کے لئے پس اے ابن خطاب! مجھے اس میں داخل ہونے سے کس چیز نے نہیں روکا مگر میں تمہاری غیرت کو جانتا ہوں۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں؟

خواب میں وضو کرنا۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ وہاں ایک مکان کے گوشے میں کوئی عورت وضو کر رہی تھی تو میں نے کہا کہ یہ مکان کس کے لئے ہے؟ جواب دیا گیا کہ حضرت عمر کے لئے۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی تو میں واپس لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر روئے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر غیرت کروں۔

خواب میں کعبہ کا طواف کرنا۔

سالم بن عبداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا۔ وہاں گندمی رنگ، سیدھے بالوں والا ایک آدمی، دو آدمیوں کے درمیان تھا اور اس کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ حضرت ابن مریم ہیں۔ میں واپس لوٹنے لگا تو ایک سرخ رنگ کے بھاری آدمی پر نظر پڑی جس کے بال گھنگریالے اور وہ داہنی آنکھ سے کانا تھا، جو پھٹے ہوئے انگور کے مانند تھی۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ جواب دیا گیا کہ یہ دجال ہے، جو تمام لوگوں میں ابن قطن کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہے اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَطَنٍ وَابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ خُزَاعَةَ.

ابن قطن نامی آدمی بنی مصطلق کا تھا جو خزاعہ کی ایک شاخ ہے۔

بَابُ ۱۰۹۲ إِذَا أَعْطَى فَضْلَهُ غَيْرَهُ فِي النَّوْمِ.

خواب میں اپنی بچی ہوئی چیز دوسرے کو دینا۔

۱۹۱۳ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلَهُ عُمَرَ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمَ.

حمزہ بن عبداللہ بن عمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ پس میں نے اس میں سے پیا۔ یہاں تک کہ اس کی سیرابی کا اثر محسوس کیا۔ پھر میں نے اس میں سے بچا ہوا عمر کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟ فرمایا کہ علم۔

بَابُ ۱۰۹۳ الْأَمْنِ وَذَهَابِ الرَّوْعِ فِي الْمَنَامِ.

خواب میں امن دیکھنا اور خوف دور ہونا۔

۱۹۱۴ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَرَوْنَ الرُّؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُصُّونَهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ وَأَنَا غُلَامٌ حَدِيثُ السِّنِّ وَبَيْتِي الْمَسْجِدُ قَبْلَ أَنْ أَنْكِحَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ لَرَأَيْتَ مِثْلَ مَا يَرَى هَؤُلَاءِ، فَلَمَّا اضْطَجَعْتُ لَيْلَةً قُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ فِيَّ خَيْرًا فَأَرِنِي رُؤْيَا فَبَيْنَمَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ جَاءَنِي مَلَكَانِ فِي يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ يُقْبِلَا بِي إِلَى جَهَنَّمَ وَأَنَا بَيْنَهُمَا أَدْعُو اللَّهَ: اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهَنَّمَ، ثُمَّ أُرَانِي لَقِيَنِي مَلَكٌ فِي يَدِهِ مِقْمَعَةٌ مِّنْ حَدِيدٍ فَقَالَ

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خواب دیکھا کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں اور پھر انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی تعبیر کے بارے میں فرماتے جو اللہ چاہتا۔ میں اُن دنوں نو عمر لڑکا تھا اور نکاح سے پہلے میرا گھر مسجد ہی تھا۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگر تیرے اندر کوئی بھلائی ہوتی تو تو بھی ان حضرات کی طرح خواب دیکھتا جب رات کے وقت میں سونے لگا تو دعا کی۔ اے اللہ! اگر تو میرے اندر کوئی بھلائی دیکھتا ہے تو مجھے بھی خواب دکھا۔ اسی حالت کے اندر میں سو گیا تو میرے پاس دو فرشتے آئے اور ہر ایک کے ہاتھ میں لوہے کا ایک گُرز تھا وہ مجھے لے کر جہنم کی طرف چل دیئے اور میں اُن کے درمیان اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا۔ اے اللہ! میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ پھر مجھے دکھایا گیا کہ ایک فرشتہ مجھ سے ملا۔ جس کے ہاتھ میں لوہے کا گُرز تھا۔ اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت، تم اچھے آدمی ہو اگر نماز زیادہ پڑھتے رہے۔ پس وہ مجھے لے چلے یہاں تک کہ جہنم کے کنارے لا کھڑا کیا۔ وہ کنوئیں کی طرح گول تھی اور کنوئیں کی طرح اس کی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

لن تراع نعم الرجل انت لو تكثر الصلاة
فانطلقوا بي حتى وقفوا بي على شفير جهنم
فاذا هي مطوية كطي البئر له قرون كقرن
البئر بين كل قرنين ملك بيده مقمعة
من حديد وارى فيها رجالا معلقين بالسلاسل
رؤسهم اسفلهم عرفت فيها رجالا من قريش
فانصرفوا بي عن ذات اليمين فقصصتها على
حفصة فقصتها حفصة على رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان عبد الله رجل صالح فقال
نافع لم يزل بعد ذلك يكثر الصلوة -

باب ۱۰۹۳ الاخذ على اليمين في النوم

۱۹۱۵ حدثني عبد الله بن محمد حدثنا
هشام بن يوسف اخبرنا معمر عن الزهري عن
سالم عن ابن عمر قال كنت غلاما شابا عزبا في
عهد النبي صلى الله عليه وسلم وكنت ابيت
في المسجد وكان من رأى مناما قصه على النبي
صلى الله عليه وسلم فقلت اللهم ان كان لي
عندك خير فارني مناما يعبره لي رسول الله
صلى الله عليه وسلم فنمت فرأيت ملكين
اتياني فانطلقا بي فلقيهما ملك اخر فقال لي
لن تراع انك رجل صالح فانطلقا بي الى النار
فاذا هي مطوية كطي البئر واذا فيها ناس
قد عرفت بعضهم فاخذا بي ذات اليمين فلما
اصبحت ذكرت ذلك لحفصة فزعمت حفصة
انها قصتها على النبي صلى الله عليه وسلم
فقال ان عبد الله رجل صالح لو كان يكثر
الصلوة من الليل قال الزهري وكان
عبد الله بعد ذلك يكثر الصلوة من الليل۔

بھی دو منڈیریں تھیں۔ ہر منڈیر پر ایک فرشتہ تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا اور میں نے دیکھا کہ اس کے اندر کچھ آدمی زنجیروں سے جکڑ کر لٹکائے ہوئے ہیں اور ان کے سر نیچے کی طرف ہیں۔ میں نے ان میں سے کچھ قریشی آدمیوں کو پہچان لیا، پھر وہ مجھے دائیں جانب سے لے کر واپس لوٹ آئے۔ پس میں نے حضرت حفصہ سے یہ خواب بیان کیا اور حضرت حفصہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے۔ نافع کا بیان ہے کہ اس کے بعد وہ ہمیشہ کثرت سے نماز پڑھتے رہے۔

خواب میں دائیں ہاتھ چلنا۔

سالم کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ کے اندر میں نوجوان اور غیر شادی شدہ لڑکا تھا اور میں مسجد کے اندر ہی رہا کرتا تھا ان دنوں جو بھی خواب دیکھتا وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتا تھا۔ میں نے دعا کی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک میرے اندر کوئی بھلائی ہے تو مجھے بھی خواب دکھا تاکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی تعبیر دریافت کروں۔ پس میں سو گیا تو میں نے دیکھا کہ دو فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے لے چلے۔ پھر انہیں ایک اور فرشتہ ملا تو اس نے مجھ سے کہا۔ ڈرو مت تم تو اچھے آدمی ہو۔ پھر وہ مجھے جہنم کی طرف لے گئے جو کنوئیں کی طرح گول تھی۔ اس کے اندر کئی ہی آدمی تھے جن میں سے بعض کو میں نے پہچان لیا۔ پھر وہ مجھے دائیں طرف سے لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت حفصہ سے اس کا ذکر کیا حضرت حفصہ نے بتایا کہ انہوں نے یہ خواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہے، اگر رات کو کثرت سے نماز پڑھا کرے۔ زہری کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن عمر رات کے وقت کثرت سے نماز پڑھنے لگ گئے تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۰۹۵ القدح في النوم

۱۹۱۶ حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن حمزة بن عبد الله عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بينا انا نائم أتيت بقدح لبن فشربت منه ثم أعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما أولته يا رسول الله قال العلم.

خواب میں پیالہ دیکھنا۔

حمزہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا۔ چنانچہ میں نے اس میں سے پیا اور پھر اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب کو دے دیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! آپ کے نزدیک اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا کہ علم۔

باب ۱۰۹۶ إذا طار الشيء في المنام

۱۹۱۷ حدثنا سعيد بن محمد حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا أبي عن صالح عن ابن عبيدة بن نشيط قال قال عبيد الله بن عبد الله سألت عبد الله بن عباس رضي الله عنهما عن رؤيا رسول الله صلى الله عليه وسلم التي ذكر فقال ابن عباس ذكر لي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينا أنا نائم رأيت أنه وضع في يدي سواران من ذهب فقطعتهما وكرهتهما فأذن لي فنفختهما فطارا فأولتهما كذابين يخرجان. فقال عبيد الله أحدهما العنسي الذي قتله فيروز باليمن والآخر مسيلمة.

جب خواب میں کوئی چیز اڑتی ہوئی دیکھے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں دریافت کیا جس کا آپ نے ذکر فرمایا تھا تو حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ مجھ سے ذکر کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھے گئے۔ پس میں نے ناپسند کرتے ہوئے ان دونوں کو کاٹ دیا۔ پھر مجھے اجازت دی گئی تو میں نے ان دونوں پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے ان کی تعبیر ظاہر ہونے والے دو جھوٹے آدمیوں سے لی۔ عبیداللہ کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک عنسی ہے جس کو یمن میں فیروز نے قتل کیا اور دوسرا مسیلمہ ہے۔

باب ۱۰۹۷ إذا رأى بقرا تنحر

۱۹۱۸ حدثني محمد بن العلاء حدثنا أبو أسامة عن بريد عن جده أبي بردة عن أبي موسى أراه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال رأيت في المنام أني أهاجر من مكة إلى أرض بها نخل فذهب وهلي إلى أنها اليمامة أو هجر فإذا هي المدينة يثرب ورأيت فيها بقرا والله خير فإذا هم المؤمنون يوم أحد

جب گائے ذبح ہوتی دیکھے۔

ابوبردہ نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایسی جگہ کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جہاں کھجوروں کے درخت ہیں۔ پس میرا خیال اس طرف گیا کہ وہ یمامہ یا ہجر ہے لیکن وہ تو مدینہ ہے جس کو یثرب کہتے تھے چنانچہ میں نے وہاں گائے دیکھی اور اللہ کی بھلائی۔ گائے تو وہ مسلمان ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوئے اور بھلائی وہ جو اللہ تعالیٰ نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بِهِ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ.

باب ۱۰۹۸ النَّفْخِ فِي الْمَنَامِ

۱۹۱۹ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ أُوتِيتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَأَهَمَّانِي فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ.

باب ۱۰۹۹ إِذَا رَأَى أَنَّهُ أَخْرَجَ الشَّيْءَ مِنْ كُوَّرَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ.

۱۹۲۰ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي أَخِي عَبْدُ الْحَمِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَيْهَا

باب ۱۱۰۰ الْمَرْأَةِ السَّوْدَاءِ

۱۹۲۱ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَدِينَةِ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى نَزَلَتْ بِمَهْيَعَةَ فَتَأَوَّلْتُهَا أَنَّ وَبَاءَ

ہمیں بھلائی عطا فرمائی اور سچائی کا بدلہ وہ جو اللہ تعالیٰ نے غزوۂ بدر کے بعد ہمیں مرحمت فرمایا۔

خواب میں پھونک مارنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سب سے بعد میں آنے والے اور سب پر سبقت لے جانے والے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں، پھر میرے دونوں ہاتھوں پر سونے کے دو کنگن رکھ دیئے گئے۔ وہ مجھ پر گراں گزرے اور مجھے ان سے صدمہ پہنچا۔ پس میری طرف وحی فرمائی گئی کہ ان پر پھونک مارو چنانچہ میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ پس میں نے اُن کی تعبیر دو جھوٹے آدمیوں سے لی جن کے میں درمیان میں ہوں۔ ایک صنعاء والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔

جب یہ دیکھا کہ اس نے کوٹھڑی سے کوئی چیز نکال کر اسے دوسری جگہ پہنچا دیا ہے۔

سالم بن عبداللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ایک کالے رنگ کی عورت کو خواب میں دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ سے نکلی یہاں تک کہ مہیعہ جا ٹھہری اور اسی کو جحفہ کہتے ہیں۔ میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا ادھر بھیج دی گئی ہے۔

کالی عورت دیکھنا۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خواب کے بارے میں روایت کی جو آپ نے مدینہ طیبہ کے بارے میں دیکھا کہ میں نے ایک کالی عورت دیکھی جس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ جا ٹھہری۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی جس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ .

بَاب ۱۱۰۱ الْمَرْأَةِ الثَّائِرَةِ الرَّأْسِ .

۱۹۲۲ ۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ نُقِلَ إِلَى مَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ .

بَاب ۱۱۰۲ إِذَا هَزَّ سَيْفًا فِي الْمَنَامِ .

۱۹۲۳ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي رُؤْيَا أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ أُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ .

بَاب ۱۱۰۳ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهِ

۱۹۲۴ ۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلُمٍ لَمْ يَرَهُ كُلِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ أَوْ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ وَكُلِّفَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا وَلَيْسَ بِنَافِخٍ . قَالَ سُفْيَانُ وَصَلَهُ لَنَا أَيُّوبُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

کو جحفہ کہتے ہیں ۔

بکھرے ہوئے بالوں والی عورت دیکھنا ۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ میں نے ایک کالی عورت کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے کہ وہ مدینہ منورہ سے نکل کر مہیعہ میں جا ٹھہری ہے ۔ پس میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ مدینہ منورہ کی وبا مہیعہ کی جانب بھیج دی گئی ہے جو جحفہ ہے ۔

جب خواب میں تلوار لہرائی ۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے اور ان کے خیال میں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار لہرائی تو وہ ٹوٹ کر دو ٹکڑے ہو گئی یہ تو وہ حادثہ و نقصان ہے جو مسلمانوں کو غزوۂ احد میں پہنچا ۔ پھر وہ پہلے سے بھی اچھی حالت میں منتقل ہو گئی اور یہ وہ کرم ہے جو اللہ تعالیٰ نے فتوحات اور مسلمانوں کے اجتماع سے نوازا ۔

جو جھوٹا خواب بیان کرے ۔

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جو ایسا خواب بیان کرے کہ اسے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لئے فرمائے گا جبکہ وہ ایسا کر نہیں سکے گا اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارا کش رہتے ہیں تو قیامت کے روز اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لئے کہا جائے گا جبکہ وہ جان نہیں ڈال سکے گا ۔ سفیان نے موصولاً ایوب سے اور قتیبہ ، ابو عوانہ ، قتادہ ، عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جس نے اپنے خواب میں جھوٹ ملایا ۔ شعبہ ، ابو ہاشم رمانی ،

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbooks-library.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَوْلَهُ مَنْ كَذَبَ فِي رُؤْيَاهُ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ مَنْ صَوَّرَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنِ اسْتَمَعَ.

عکرمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ جس نے تصویر بنائی، جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے دوسرے کی بات ناحق غور سے سنی۔

۱۹۲۵۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَنِ اسْتَمَعَ وَمَنْ تَحَلَّمَ وَمَنْ صَوَّرَ نَحْوَهُ. تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ.

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جس نے ناحق دوسرے کی بات غور سے سنی اور جس نے جھوٹا خواب بیان کیا اور جس نے تصویر بنائی آگے مثل سابق۔ اسی طرح ہشام، عکرمہ، نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے۔

۱۹۲۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرِيَ عَيْنَيْهِ مَا لَمْ تَرَ.

عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ اس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں سے دیکھی نہ ہو۔

بَابٌ ۱۱۰۳ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلَا يُخْبِرْ بِهَا وَلَا يَذْكُرْهَا

جب خواب میں ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔

۱۹۲۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ: وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي حَتّٰى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ، وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَلْيَتْفِلْ ثَلَاثًا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

عبد ربہ بن سعید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بھی جب خواب دیکھتا ہوں تو بیمار پڑ جاتا ہوں یہاں تک کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے جب تم میں سے کوئی پسندیدہ خواب دیکھے تو کسی سے اس کا ذکر نہ کرے مگر جو اس سے محبت رکھتا ہو اور جب ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اس کے شر سے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگنی چاہیے اور تین مرتبہ تھتکار دے اور اس کو کسی سے بیان نہ کرے تو وہ کوئی نقصان نہیں دے گا۔

۱۹۲۸۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّهَا مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا

عبد اللہ بن خباب کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے جس کو وہ پسند کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے لہذا چاہیے کہ اس پر خدا کا شکر ادا کرے اور اسے بیان کرے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَلْيُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُ فَإِنَّمَا
هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا وَلَا
يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ.

بَابٌ ۱۱۰۵ مَنْ لَمْ يَرَ الرُّؤْيَا لِأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصِبْ.

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا
اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ
ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ
ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَأَرَى النَّاسَ
يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَإِذَا
سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ فَأَرَاكَ
أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ
فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ
أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ، فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدَعَنِّي
فَأَعْبُرَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اعْبُرْ، قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي
يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ
تَنْطُفُ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا
السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ
الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ
يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ. ثُمَّ يَأْخُذُ
رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ
بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ
اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ، قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ
بَعْضًا قَالَ فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ

اور جب اس کے برعکس دیکھے جس کو ناپسند کرے تو وہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ لہٰذا چاہیئے کہ اس کے شر سے پناہ مانگے۔ اور کسی سے اس کا ذکر نہ کرے تو وہ نقصان نہیں دے گا۔

جو یہ خیال کرے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو واقع نہیں ہوتی۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کیا کرتے تھے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ رات میں نے خواب میں ایک چھتری دیکھی جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔ پھر میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس میں سے کوئی زیادہ اور کوئی کم سمیٹ رہا ہے۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک رسی ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے۔ پس آپ کو دیکھا کہ اسے پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر میں نے دوسرے آدمی کو دیکھا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ گیا۔ پھر تیسرے آدمی نے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر اسے چوتھے آدمی نے پکڑا تو وہ ٹوٹ گئی اور پھر جڑ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، خدا کی قسم مجھے اجازت دیجئے کہ اس کی تعبیر بیان کروں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیان کرو۔ کہا کہ چھتری تو اسلام ہے اور وہ جو اس سے شہد اور گھی ٹپک رہے ہیں وہ قرآن کریم اور اس کی حلاوت ہے۔ پس کوئی قرآن مجید سے زیادہ حاصل کر رہا ہے اور کوئی کم اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے تو وہ حق ہے جس پر آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اوپر اٹھا لے گا پھر آپ کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس کو بھی اٹھا لیا جائے گا پھر تیسرا آدمی پکڑے گا اور اس کو بھی اٹھا دیا جائے گا۔ پھر اسے چوتھا آدمی پکڑے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی اور پھر اس کو جوڑ دیا جائے گا تو وہ بھی اس کے ذریعے چڑھ جائے گا۔ پس یا رسول اللہ! مجھے بتائیے، میرے ماں باپ آپ پر قربان، کہ میں نے درست کہا یا غلطی کی ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بعض باتیں درست اور بعض غلط بتائیں۔ عرض گزار ہوئے خدا کی قسم، مجھے وہ باتیں ضرور بتا دیجئے جو میں نے غلط

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قال لا تقسم.

باب تعبير الرؤيا بعد صلاة الصبح

۱۹۳۰ - حدثني مؤمل بن هشام ابو هشام حدثنا اسماعيل بن ابراهيم حدثنا عوف حدثنا ابو رجاء حدثنا سمرة بن جندب رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مما يكثر ان يقول لاصحابه هل رأى احد منكم من رؤيا قال فيقص عليه من شاء الله ان يقص وانه قال ذات غداة انه اتاني الليلة آتيان وانهما ابتعثاني وانهما قالا لي انطلق واني انطلقت معهما وانا اتينا على رجل مضطجع واذا آخر قائم عليه بصخرة واذا هو يهوي بالصخرة لرأسه فيثلغ رأسه فيتدهده الحجر هاهنا فيتبع الحجر فيأخذه فلا يرجع اليه حتى يصح رأسه كما كان ثم يعود عليه فيفعل به مثل ما فعل المرة الاولى قال قلت لهما سبحان الله ما هذان قال قالا لي انطلق قال فانطلقنا فاتينا على رجل مستلق لقفاه واذا آخر قائم عليه بكلوب من حديد واذا هو يأتي احد شقي وجهه فيشرشر شدقه الى قفاه ومنخره الى قفاه وعينه الى قفاه قال وربما قال ابو رجاء فيشق قال ثم يتحول الى الجانب الآخر فيفعل به مثل ما فعل بالجانب الاول فما يفرغ من ذلك الجانب حتى يصح ذلك الجانب كما كان ثم يعود عليه فيفعل مثل ما فعل المرة الاولى قال قلت سبحان الله ما هذان قال قالا لي انطلق فانطلقنا فاتينا على مثل التنور قال فاحسب انه كان يقول فاذا فيه لغط واصوات قال

بتائی ہیں۔ فرمایا قسم نہ دو۔

نماز فجر کے بعد خواب کی تعبیر بتانا۔

ابو رجاء کا بیان ہے کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اپنے اصحاب سے فرمایا کرتے کہ کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے؟ راوی کا بیان ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ چاہتا وہ آپ سے بیان کر دیتا چنانچہ ایک صبح آپ نے فرمایا کہ رات میرے پاس دو فرشتے آئے۔ انھوں نے مجھے اٹھایا اور دونوں نے کہا کہ چلیے۔ میں اُن کے ساتھ چل دیا تو ہم ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے اوپر پتھر لئے کھڑا تھا۔ وہ اس کے سر پر مارتا جس سے وہ پھٹ جاتا چنانچہ پتھر وہاں سے لڑھک کر پرے چلا جاتا ہے تو وہ پتھر کے پیچھے جاتا ہے وہ اُسے لے کر واپس نہیں آتا کہ اتنی دیر میں اس کا سر درست ہو جاتا ہے۔ پھر واپس لوٹ کر وہ اسی طرح کرتا ہے جیسا اس نے پہلی دفعہ کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک ایسے آدمی کے پاس پہنچے جو چت لیٹا ہوا تھا اور دوسرا اس کے پاس لوہے کا آنکڑہ لے کر کھڑا تھا۔ اور اس کے ساتھ اس کے جبڑے کو، اس کے نتھنے کو اور اس کی آنکھ کو گُدّی تک چیر دیتا تھا۔ ابو رجاء کے بارے میں عوف کا بیان ہے کہ کبھی وہ یوں کہتے کہ چیر کر وہ دوسری جانب متوجہ ہوتا اور اُدھر بھی ویسا ہی کرتا جیسا اس طرف پہلے کیا تھا۔ جب وہ ایک طرف کو چیر کر فارغ ہوتا تو دوسری طرف درست ہو جاتی جیسی پہلے تھی۔ پھر وہ دوبارہ اسی طرح کرتا جیسا پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ سبحان اللہ! یہ کون ہیں؟ دونوں نے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک تنور جیسی چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں آپ یہ بھی فرمایا کرتے کہ اس میں شور و غوغے کی آوازیں تھیں۔ ہم نے اس میں جھانک کر دیکھا تو اس کے اندر ننگے مرد اور عورتیں نظر آئیں۔ چنانچہ انھیں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَاطَّلَعْنَا فِيْهِ فَإِذَا فِيْهِ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ عُرَاةٌ
وَإِذَا هُمْ يَأْتِيْهِمْ لَهَبٌ مِّنْ أَسْفَلَ مِنْهُمْ فَإِذَا
أَتَاهُمْ ذٰلِكَ اللَّهَبُ ضَوْضَوْا، قَالَ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ: قَالَ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى نَهَرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ
أَحْمَرَ مِثْلَ الدَّمِ وَإِذَا فِي النَّهَرِ رَجُلٌ سَابِحٌ
يَسْبَحُ وَإِذَا عَلٰى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ
حِجَارَةً كَثِيْرَةً وَإِذَا ذٰلِكَ السَّابِحُ يَسْبَحُ ثُمَّ
يَأْتِيْ ذٰلِكَ الَّذِيْ قَدْ جَمَعَ عِنْدَهُ الْحِجَارَةَ
فَيَفْغَرُ لَهُ فَاهُ فَيُلْقِمُهُ حَجَرًا فَيَنْطَلِقُ يَسْبَحُ
ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَيْهِ كُلَّمَا رَجَعَ إِلَيْهِ فَغَرَ لَهُ فَاهُ فَأَلْقَمَهُ
حَجَرًا قَالَ قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَانِ؟ قَالَ قَالَا
لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ، قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى
رَجُلٍ كَرِيْهِ الْمَرْآةِ كَأَكْرَهِ مَا أَنْتَ رَآءٍ رَجُلًا
مَرْآةً وَإِذَا عِنْدَهُ نَارٌ يَحُشُّهَا وَيَسْعٰى حَوْلَهَا قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا؟ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقِ انْطَلِقْ
فَانْطَلَقْنَا فَأَتَيْنَا عَلٰى رَوْضَةٍ مُّعْتَمَّةٍ فِيْهَا مِنْ
كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيْعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ الرَّوْضَةِ رَجُلٌ
طَوِيْلٌ لَّا أَكَادُ أَرٰى رَأْسَهُ طُوْلًا فِي السَّمَآءِ وَإِذَا
حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قَالَ
قُلْتُ لَهُمَا مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ قَالَا لِيْ:
انْطَلِقِ انْطَلِقْ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى
رَوْضَةٍ عَظِيْمَةٍ لَّمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا
وَلَا أَحْسَنَ قَالَ قَالَا لِيَ ارْقَ فِيْهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا
فِيْهَا فَانْتَهَيْنَا إِلٰى مَدِيْنَةٍ مَّبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ
ذَهَبٍ وَّلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِيْنَةِ
فَاسْتَفْتَحْنَا فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا
فِيْهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِّنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ
رَآءٍ وَّشَطْرٌ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَآءٍ، قَالَ قَالَا لَهُمْ

نیچے سے آگ کی لپیٹ پہنچتی اور وہ چیختے چلاتے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہر پر پہنچے۔ راوی کا بیان ہے کہ میرے خیال میں یہ بھی فرماتے تھے کہ وہ خون کی طرح سرخ تھی۔ نہر کے اندر ایک آدمی تیر رہا تھا اور دوسرا نہر کے کنارے پر کھڑا تھا جس کے پاس بہت سے پتھر جمع تھے۔ جب تیرنے والا تیرتا ہوا اس کے پاس آتا جس نے پتھر جمع کر رکھے تھے تو اپنا منہ کھول دیتا اور یہ اس کے اندر پتھر ڈال دیتا۔ چنانچہ وہ پھر تیرتا ہوا چلا جاتا اور جب واپس لوٹ کر آتا تو اسی طرح یہ اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے کہا کہ یہ کون ہیں؟ دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے، ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک نہایت ہی بدصورت آدمی کے پاس پہنچے جتنا کوئی بدصورت تم نے دیکھا ہو۔ اس کے پاس آگ تھی جسے وہ بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے۔ یہاں تک کہ ایک باغ میں پہنچے۔ اس میں فصلِ ربیع کے تمام پھول کھلے ہوئے تھے۔ باغ کے درمیان میں ایک طویل القامت شخص تھا۔ آسمان سے باتیں کرتی ہوئی بلندی کے باعث میں اس کے سر کو نہ دیکھ سکا اس شخص کے گرد اتنے بچے تھے کہ اتنے میں نے کسی کے نہیں دیکھے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ چلیے۔ پس ہم چل دیئے یہاں تک کہ ایک اتنے بڑے باغ میں جا پہنچے کہ میں نے اس سے بڑا اور خوبصورت کوئی باغ ہرگز نہیں دیکھا۔ دونوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھیے۔ چنانچہ ہم اس پر چڑھ گئے تو ایک شہر نظر آیا جس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی تھی۔ پس ہم شہر کے دروازے پر آئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اذهبوا فقعوا في ذلك النهر، قال: وإذا نهر
معترض يجري كأن ماءه المحض في البياض
فذهبوا فوقعوا فيه، ثم رجعوا إلينا قد
ذهب ذلك السوء عنهم فصاروا في أحسن
صورة، قال: قالا لي هذه جنة عدن و
هذاك منزلك، قال: فسما بصري صعدا فإذا
قصر مثل الربابة البيضاء، قال: قالا لي
هذاك منزلك، قال: قلت لهما: بارك الله فيكما
ذراني فأدخله، قالا: أما الآن فلا وأنت
داخله، قال: قلت لهما: فإني قد رأيت منذ
الليلة عجبا فما هذا الذي رأيت؟ قال
قالا لي: أما إنا سنخبرك: أما الرجل
الأول الذي أتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر
فإنه الرجل يأخذ القرآن فيرفضه وينام
عن الصلاة المكتوبة، وأما الرجل الذي
أتيت عليه يشرشر شدقه إلى قفاه و
منخره إلى قفاه وعينه إلى قفاه فإنه
الرجل يغدو من بيته فيكذب الكذبة
تبلغ الآفاق، وأما الرجال والنساء العراة
الذين في مثل بناء التنور فإنهم الزناة
والزواني، وأما الرجل الذي أتيت عليه
يسبح في النهر ويلقم الحجر فإنه آكل
الربا، وأما الرجل الكريه المرآة الذي
عند النار يحشها ويسعى حولها فإنه
مالك خازن جهنم، وأما الرجل الطويل
الذي في الروضة فإنه إبراهيم عليه
السلام، وأما الولدان الذين حوله
فكل مولود مات على الفطرة، قال
فقال بعض المسلمين: يا رسول الله وأولاد

اور اسے کھولنے کے لئے کہا تو وہ ہمارے لئے کھول دیا گیا۔ چنانچہ ہم اس کے اندر داخل ہوئے تو اس میں ہمیں ایسے آدمی ملے جن کا نصف بدن تو اتنا خوبصورت تھا جتنا خوبصورت تم نے کوئی دیکھا ہو اور باقی نصف اتنا بدصورت کہ جتنا تم نے کوئی دیکھا ہو۔ اُن دونوں نے اُن لوگوں سے کہا کہ اس نہر میں جا گرو۔ وہ نہر چوڑائی کی طرف بہہ رہی تھی اور اس کا پانی بالکل سفید تھا۔ پس وہ گئے اور اس میں کود پڑے۔ جب وہ ہمارے پاس لوٹ کر آئے تو اُن کی بدصورتی دور ہو چکی تھی اور وہ خوبصورت ہو گئے تھے۔ ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہ آپ کا مکان ہے۔ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو وہ سفید ابر جیسا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اللہ تمہیں اس میں برکت دے۔ مجھے چھوڑو تاکہ میں اندر جاؤں۔ دونوں نے کہا کہ ابھی نہیں لیکن آپ اس میں ضرور داخل ہوں گے۔ میں نے دونوں سے کہا کہ رات بھر میں نے عجیب چیزیں دیکھیں لہذا جو میں نے دیکھیں وہ کیا ہیں؟ دونوں نے کہا کہ ہم ابھی آپ کو بتا دیتے ہیں: پہلا آدمی جس کے پاس آپ پہنچے اور جس کا سر پتھر سے توڑا جا رہا تھا، یہ قرآن کریم کو پڑھ کر بھلانے اور نماز کے وقت سو جانے والا تھا اور جس شخص کے پاس آپ پہنچے کہ جس کے جبڑے نتھنے اور آنکھ کو گدی تک چیرا جاتا تھا، تو یہ صبح جب اپنے گھر سے اٹھتا تو جھوٹی باتیں گھڑتا اور انہیں دنیا بھر میں پھیلاتا اور وہ ننگے مرد و عورت جو تنور جیسی جگہ میں تھے، وہ زانی مرد و عورت تھے۔ اور جس کے پاس آپ پہنچے کہ نہر میں تیرتا ہے اور اس کے منہ میں پتھر ڈالا جاتا ہے وہ سود کھانے والا تھا، اور وہ بدصورت آدمی جو آگ کے پاس تھا اسے بھڑکاتا اور اس کے گرد دوڑتا تھا وہ مالک نامی جہنم کا نگہبان فرشتہ تھا۔ اور دراز قد

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْمُشْرِكِيْنَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَوْلَادُ الْمُشْرِكِيْنَ . وَاَمَّا الْقَوْمُ الَّذِيْنَ كَانُوْا شَطْرٌ مِّنْهُمْ حَسَنًا وَّشَطْرٌ مِّنْهُمْ قَبِيْحًا فَاِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ .

شیخ: آدمی جو باغ میں تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور ان کے گرد جو بچے تھے وہ فطرتِ اسلامیہ پر فوت ہونے والے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ بعض مسلمان عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ اور مشرکین کے بچے، فرمایا مشرکین کے بچے بھی اور وہ لوگ جن کا آدھا جسم خوبصورت اور آدھا بدصورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے ملے جلے عمل کئے یعنی اچھے بھی اور برے بھی تو اللہ تعالیٰ نے

الحمد للہ کہ اٹھائیسواں پارہ ختم ہوا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

پارہ ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الْفِتَنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً وَمَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَذِّرُ مِنَ الْفِتَنِ

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَنَا عَلَى حَوْضِي أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ فَيُؤْخَذُ بِنَاسٍ مِنْ دُونِي فَأَقُولُ أُمَّتِي فَيُقَالُ لَا تَدْرِي مَشَوْا عَلَى الْقَهْقَرَى. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ.

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ لَيُرْفَعَنَّ إِلَيَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ حَتَّى إِذَا أَهْوَيْتُ لِأُنَاوِلَهُمْ اخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ أَصْحَابِي يَقُولُ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ.

۱۹۳۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا

فتنوں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فتنوں سے ڈرنا چاہیے

"اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں ظالموں ہی کو نہ پہنچے گا" سورۃ الانفال، آیت ۲۵ اور جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتنوں سے م

حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں اپنے حوض پر انتظار کرونگا کہ میرے پاس کون آتا ہے۔ کچھ لوگوں کو میرے سامنے سے پکڑ لیا جائے گا۔ پس میں کہوں گا کہ میرے اُمتی۔ چنانچہ کہا جائے گا، کیا آپ نہیں جانتے کہ یہ اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔ ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ اے اللہ! ہم اُلٹے پاؤں پھرنے اور فتنوں میں مبتلا ہونے سے تیری پناہ چاہتے ہیں

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ میرے پاس تم میں سے کچھ لوگ لائے جائیں گے، یہاں تک کہ میں جب انہیں پانی پلانے کیلئے جھکوں گا تو انہیں گھسیٹ کر مجھ سے دور کر دیا جائے گا۔ پس میں عرض کرونگا کہ اے رب! میرے ساتھی۔ فرمایا جائے گا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا نیا راستہ ایجاد کیا۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهُ أَبَدًا لَيَرِدُ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ. قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا، فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فِيهِ قَالَ إِنَّهُمْ مِنِّي فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا بَدَّلُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي.

بَابُ ۱۱۰۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا

وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ.

۱۹۳۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا فَقَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ حَقَّكُمْ.

۱۹۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنِ الْجَعْدِ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۱۹۳۶ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ

کو اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ میں حوض پر تمہارا پیش خیمہ ہوں۔ جو اُس پر آئے گا وہ اُس سے پئے گا اور جو اُس سے پی لے گا تو پھر اُسے پیاس محسوس نہیں ہوگی میرے پاس سے کچھ لوگ گزاریں جائیں گے جنہیں میں پہنچانتا ہوں اور وہ مجھے پہنچانتے ہیں۔ پھر میرے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا جائے گا۔ ابو حازم کا بیان ہے کہ مجھ سے نعمان بن ابو عیاش نے سنا کہ میں لوگوں سے یہ حدیث بیان کر رہا ہوں۔ پس انہوں نے کہا کہ کیا آپ نے حضرت سہل سے اسی طرح سنا ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اُن کی زبانی اس سے زیادہ سنا ہے انہوں نے فرمایا۔ یہ تو میرے ہیں پس کہا جائے گا کہ کیا آپ کو نہیں معلوم کہ انہوں نے

حضور نے فرمایا، عنقریب تم میرے بعد ناپسندیدہ اُمور دیکھو گے

عبداللہ بن زید کا بیان ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ صبر کرو یہاں تک کہ حوض پر مجھ سے ملاقات کرو۔

زید بن وہب نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا:۔ تم میرے بعد ترجیح بلا مرجح اور ناپسندیدہ امور دیکھو گے عرض گزار ہوئے کہ یارسول اللہ! ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ اُن کا حق انہیں پہنچا دو اور اپنا حق اللہ تعالیٰ سے طلب کرو۔

ابو رجاء نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو اپنے امیر کا ناپسندیدہ عمل دیکھے تو اُسے صبر سے کام لینا چاہیے کیونکہ جو سلطان کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلا وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

ابو رجاء عطاردی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْعُطَارِدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ قُلْنَا أَصْلَحَكَ اللّٰهُ حَدِّثْ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ فَقَالَ فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي.

بَابُ ۱۱۰۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ أُغَيْلِمَةٍ سُفَهَاءَ.

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ الصَّادِقَ

جواب: امیر کا کوئی ایسا کام دیکھے جس کو وہ ناپسند کرتا ہے تو اُسے صبر کرنا چاہیے کیونکہ جو مسلمانوں کی جماعت سے بالشت بھر بھی دور ہوا وہ جب مرے گا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

جنادہ بن ابو امیہ کا بیان ہے کہ ہم حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ وہ بیمار تھے۔ ہم نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت عطا فرمائے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمائیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نفع پہنچایا ہوا اور وہ آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ سے بیعت کر لی چنانچہ بات کرتے وقت آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ آپ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور تنگ دستی ہو یا دولت مندی اور خواہ ہمارے اوپر کسی کو ترجیح بھی دی جائے۔ لیکن جس کو حاکم بنایا گیا اُس سے نہیں جھگڑیں گے مگر اس صورت میں کہ اسکا

حضرت انس بن مالک نے حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! آپ نے فلاں کو عامل مقرر کر دیا اور مجھے عامل مقرر نہ کیا۔ فرمایا کہ عنقریب تم میرے بعد ترجیح بلا ترجیح دیکھو گے تو صبر سے کام لینا یہاں تک کہ مجھ سے

حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کی ہلاکت کم عمر اور بے وقوف لڑکوں کے ہاتھوں میں ہے۔

سعید کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مدینہ منورہ کے اندر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور مروان بھی ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری اُمت کی ہلاکت قریش کے لڑکوں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ. فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ غِلْمَةً. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ. فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا عَسَى هَؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنْهُمْ؟ قُلْنَا أَنْتَ أَعْلَمُ.

بَابُ ۱۱۰۹ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ

۱۹۳۰۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ، وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۱۹۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى قَالُوا لَا. قَالَ: فَإِنِّي لَأَرَى الْفِتَنَ تَقَعُ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ الْقَطْرِ.

بَابُ ۱۱۱۰ ظُهُورِ الْفِتَنِ

۱۹۳۲۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے ہاتھ میں ہے۔ مروان نے کہا کہ ایسے لڑکوں پر اللہ کی لعنت ہو۔ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا کہ میں اگر یہ بتانا چاہوں کہ وہ فلاں کا لڑکا اور فلاں کا لڑکا ہے تو ایسا کر سکتا ہوں۔ پس میں (عمرو بن یحییٰ) اپنے دادا جان کے ہمراہ بنی مروان کی طرف گیا جب وہ شام پر حکومت کرتے تھے۔ جب ان نوعمر لڑکوں کو دیکھا تو آپ نے ہم سے فرمایا: شاید یہ ان لڑکوں میں سے ہوں۔ ہم نے عرض کی کہ آپ کو زیادہ معلوم ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا ہے

زینب بنت ام سلمہ نے حضرت ام حبیبہ سے اور انہوں نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا پُرنور چہرہ سرخ تھا۔ فرما رہے تھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شرارت کے اندر عرب کی تباہی ہے وہ قریب آگئی۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ اور سفیان راوی نے نوے یا سو کا حلقہ بنایا۔ کہا گیا کہ کیا ہم ہلاک کر دیے جائیں گے اور ہم میں نیک آدمی بھی ہوں؟ فرمایا کہ ہاں جب کہ برائی کی کثرت ہو جائے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک ٹیلے پر چڑھے اور فرمایا۔ "کیا تم بھی دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں"؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ میں فتنوں کو دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں پر بارش کی طرح برس رہے ہیں۔

فتنوں کا ظہور

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زمانہ قریب ہو جائے گا، عمل گھٹتا جائے گا، بخل پیدا ہو جائے گا، فتنے ظاہر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّمَ هُوَ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ. وَقَالَ شُعَيْبٌ وَيُونُسُ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱۹۴۳ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۴ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ جَلَسَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَبُو مُوسَى فَتَحَدَّثَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۱۹۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَالْهَرْجُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ الْقَتْلُ.

۱۹۴۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْسِبُهُ رَفَعَهُ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامُ الْهَرْجِ يَزُولُ الْعِلْمُ وَيَظْهَرُ فِيهَا الْجَهْلُ قَالَ أَبُو مُوسَى وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ بِلِسَانِ الْحَبَشَةِ. وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ تَعْلَمُ الْأَيَّامَ

ہوں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ کیا ہے؟ فرمایا کہ قتل، قتل۔ شعیب، یونس، لیث، زہری کا بھتیجا، زہری، حمید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے۔

شقیق کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ تھا۔ دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے کچھ عرصہ پہلے کا زمانہ ایسا ہوگا کہ اس میں جہالت چھا جائے گی، علم اس میں اٹھا لیا جائے گا اور اس میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

شقیق کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیٹھے باتیں کر رہے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت سے نزدیک والے دن ایسے ہوں گے کہ ان میں علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت چھا جائے گی اور ان میں ہرج کی کثرت ہو جائے گی اور ہرج سے مراد قتل ہے۔

ابووائل کا بیان ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا پس حضرت ابوموسیٰ نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کی طرح سنا ہے اور ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جہاں تک میرا خیال ہے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور نے فرمایا قیامت سے پہلے قتل کے دن ہوں گے، علم اٹھا لیا جائے گا اور ان میں جہالت کا دور دورہ ہوگا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا کہ ہرج حبشہ کی زبان میں قتل کو کہتے ہیں۔ ابوعوانہ، عاصم، ابووائل، حضرت ابوموسیٰ اشعری نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا۔ کیا آپ ان دنوں کے بارے میں جانتے ہیں جن کا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اَنِّیْ ذَکَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَّامَ الْھَرْجِ نَحْوَہٗ. قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِکُھُمُ السَّاعَۃُ وَھُمْ اَحْیَآءٌ۔

بَابٌ ۱۱۱ لَا یَاْتِیْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ۔

۱۹۳۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ اَتَیْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ فَشَکَوْنَا اِلَیْہِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ: اِصْبِرُوْا فَاِنَّہٗ لَا یَاْتِیْ عَلَیْکُمْ زَمَانٌ اِلَّا الَّذِیْ بَعْدَہٗ شَرٌّ مِّنْہُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّکُمْ سَمِعْتُہٗ مِنْ نَّبِیِّکُمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

۱۹۳۸۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ ح وَحَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ اَخِیْ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ ھِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ الْفِرَاسِیَّۃِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَۃَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: اِسْتَیْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃً فَزِعًا یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ مَاذَا اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْخَزَآئِنِ، وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؛ مَنْ یُّوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ. یُرِیْدُ اَزْوَاجَہٗ لِکَیْ یُصَلِّیْنَ، رُبَّ کَاسِیَۃٍ فِی الدُّنْیَا عَارِیَۃٍ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

بَابٌ ۱۱۲ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

۱۹۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِکٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَیْنَا السِّلَاحَ فَلَیْسَ مِنَّا۔

۱۹۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَۃَ عَنْ بُرَیْدٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ

وسلم نے ذکر فرمایا کہ وہ قتل کے دن ہوں گے۔ آگے پہلی حدیث کے مطابق ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ لوگوں میں سے وہ بدترین ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔

ہر آنے والا زمانہ پچھلے زمانے کی نسبت بُرا ہوگا

زبیر بن عدی کا بیان ہے کہ ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جو حجاج بن یوسف سے ہمیں تکالیف پہنچی تھیں اُن کا آپ سے شکوہ کیا۔ فرمایا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر کوئی زمانہ نہیں آئیگا مگر اُس کے بعد میں آنے والا اُس سے بُرا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جا ملو۔ میں نے اسے تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

ہند بنت حارث فراسیہ کا بیان ہے کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا زوجہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرما رہے تھے: سُبحان اللہ اللہ تعالےٰ نے کتنے خزانے نازل فرمائے اور کتنے فتنے نازل فرمائے ہیں کون ہے جو ان حجرے والیوں کو جگائے۔ اس سے مراد آپکی ازواج مطہرات تھیں تاکہ وہ نماز پڑھیں۔ بہت سی دنیا میں لباس پہننے والی عورتیں آخرت میں ننگی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اُٹھایا وہ ہم میں سے نہیں۔

ابو بُردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

۱۹۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ بِالسِّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ.

۱۹۵۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا. قَالَ نَعَمْ.

۱۹۵۳ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ بِأَسْهُمٍ قَدْ أَبْدَى نُصُولَهَا فَأُمِرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنُصُولِهَا لَا يَخْدِشُ مُسْلِمًا.

۱۹۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نِصَالِهَا أَوْ قَالَ فَلْيَقْبِضْ بِكَفِّهِ أَنْ يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا شَيْءٌ.

بَاب ۱۱۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

۱۹۵۵ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی تم میں سے اپنے مسلمان بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ شاید شیطان اُسے چلوا دے اور اس طرح جہنم کے گڑھے میں جا پڑے۔

سفیان کا بیان ہے کہ میں نے عمرو بن دینار سے کہا۔ اے ابو محمد! کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا۔ ان کے پھلوں کو سنبھال لو۔ کہا (عمرو بن دینار نے) ہاں۔

عمرو بن دینار نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی تیروں کو لئے ہوئے مسجد سے گزرا جن کے پھل باہر نکلے ہوئے تھے پس اُسے حکم دیا گیا کہ ان کے پھلوں کو پکڑ لو تاکہ کسی مسلمان کو لگنے کا خدشہ نہ رہے۔

ابوبردہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی ہماری مسجد سے گزرے یا ہمارے بازار سے اور اُس کے پاس تیر ہوں تو اُس کے پھل کو سنبھالے یا یہ فرمایا کہ اُسے اپنی ہتھیلی سے پکڑے رہے تاکہ کسی بھی مسلمان کو اُس سے کوئی تکلیف نہ پہنچنے پائے۔

حضور نے فرمایا کہ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اُڑانے لگو۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اُس کے ساتھ جنگ کرنا کفر ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۱۹۵۶ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي وَاقِدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

محمد بن زید نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۱۹۵۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَعَنْ رَجُلٍ آخَرَ هُوَ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ وَأَبْشَارَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّهُ رُبَّ مُبَلِّغٍ يُبَلِّغُهُ مَنْ هُوَ أَوْعٰى لَهُ فَكَانَ كَذٰلِكَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ حُرِّقَ ابْنُ الْحَضْرَمِيِّ حِينَ حَرَّقَهُ جَارِيَةُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَشْرِفُوا عَلٰى أَبِي بَكْرَةَ فَقَالُوا هٰذَا أَبُو بَكْرَةَ يَرَاكَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَحَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ قَالَ لَوْ دَخَلُوا عَلَيَّ مَا بَهَشْتُ بِقَصَبَةٍ.

ابن سیرین کا بیان ہے کہ محمد بن ابی بکرہ، نیز ایک اور شخص جو میرے خیال میں محمد بن ابی بکرہ سے بھی افضل ہے، ان دونوں حضرات نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟ ہم نے کہا کہ یا رسول اللہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرمت والا شہر نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اور تمہاری کھالیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن کی، تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس شہر کے اندر حرمت ہے بتاؤ کیا میں نے تمہارے تک یہ بات پہنچا دی؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ ہاں۔ چنانچہ آپ نے کہا۔ اے اللہ گواہ رہنا۔ پس چاہیے کہ جو موجود ہیں یہ ان لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں کیونکہ بعض اوقات جس تک کوئی بات پہنچائی جاتی ہے وہ پہنچانے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔ فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو جس روز ابن حضرمی کو جلایا گیا جبکہ جاریہ بن قدامہ نے انہیں جلایا تھا تو اس نے کہا کہ ذرا ابوبکرہ کو بھی دیکھو۔ لوگوں نے کہا کہ ابوبکرہ تو یہ ہیں جو ...

۱۹۵۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِشْكَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْتَدُّوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

۱۹۵۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

ابو زرعہ بن عمرو بن جریر نے اپنے جدِ امجد حضرت جریر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَدِّهِ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

بَابٌ ۱۱۴ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ

۱۹۶۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ وَحَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ فِيْهَا مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ.

۱۹۶۱ - حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُوْنُ فِتَنٌ اَلْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيْهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ.

بَابٌ ۱۱۵ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا

۱۹۶۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَرَجْتُ بِسِلَاحِي لَيَالِيَ الْفِتْنَةِ فَاسْتَقْبَلَنِي

بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر مجھ سے فرمایا کہ لوگوں سے خاموش ہونے کے لیے کہو۔ پھر فرمایا کہ میرے بعد کفر کی جانب نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔

ایسا فتنہ بھی آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا

محمد بن عبیداللہ، ابراہیم، سعد، اُن کے والد، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کرتے ہیں ـــ ابراہیم، صالح بن کیسان، ابن شہاب، سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایک ایسا فتنہ آئے گا کہ اُس میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا جو اُس کی طرف جھانکے گا وہ اُسے بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گا جس کو اُن دنوں کوئی بچاؤ کی جگہ یا پناہ گاہ مل سکے تو اُس میں پناہ لینی چاہیے۔

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنے کھڑے ہوں گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا رہے گا اور کھڑا ہوا چلنے والے سے اچھا رہے گا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا رہے گا۔ جو اس کی طرف جھانکے گا تو اسے بھی وہ اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ اُن دنوں جس کو بچاؤ کی کوئی جگہ یا پناہ گاہ ملے تو اُس میں پناہ لے لینی چاہیے۔

جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں

امام حسن بصری فرماتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں ایک روز میں ہتھیار باندھ کر نکلا تو مجھے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے۔ فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے۔ میں عرض گزار ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ أُرِيدُ نُصْرَةَ
ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَاجَهَ
الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ قِيلَ
فَهَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ
قَتْلَ صَاحِبِهِ. قَالَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ فَذَكَرْتُ
هَذَا الْحَدِيثَ لِأَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَأَنَا
أُرِيدُهُمَا أَنْ يُحَدِّثَانِي بِهِ فَقَالَا إِنَّمَا رَوَى هَذَا
الْحَدِيثَ الْحَسَنُ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
أَبِي بَكْرَةَ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ
بِهَذَا وَقَالَ مُؤَمَّلٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا
أَيُّوبُ وَيُونُسُ وَهِشَامٌ وَمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ عَنِ
الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ
وَرَوَاهُ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
بَكْرَةَ. وَقَالَ غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ
عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ سُفْيَانُ
عَنْ مَنْصُورٍ

بَابٌ ١١٦ كَيْفَ الْأَمْرُ إِذَا لَمْ تَكُنْ جَمَاعَةٌ

١٩٦٣۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي
بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا
إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ
يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ
الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي. فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ
إِنَّا كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهَذَا
الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ. قَالَ نَعَمْ

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی کی مدد کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔ جب دو مسلمان تلوار لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہو جائیں تو دونوں جہنمی ہیں۔ عرض کی گئی کہ قاتل کی بات تو سمجھ میں آتی ہے۔ لیکن مقتول کس وجہ سے؟ فرمایا کہ وہ بھی تو اپنے مدِ مقابل کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا ۔ حماد بن زید کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث ایوب اور یونس بن عبید سے بیان کی، میں چاہتا تھا کہ اس حدیث کو وہ میرے سامنے بیان کریں۔ دونوں حضرات نے اسے امام حسن بصری، احنف بن قیس، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ۔ سلیمان نے حماد سے اس کی روایت کی ہے ۔ مؤمل، حماد بن زید، ایوب، یونس، ہشام، معلی بن زیاد، حسن، احنف، حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ معمر نے ایوب سے اس کی روایت کی ہے ۔ بکار بن عبد العزیز نے اپنے والد ماجد سے اور انہوں نے حضرت ابی بکرہ سے ۔ غندر، شعبہ، منصور، ربعی بن حراش، حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا لیکن سفیان نے منصور سے اسے مرفوعاً روایت نہیں کیا۔

جب جماعت نہ رہے تو کیا کرنا چاہیے

ابو ادریس خولانی نے حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ دوسرے حضرات تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے متعلق دریافت کیا کرتا تاکہ کہیں وہ مجھے پا نہ لے۔ چنانچہ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے اندر تھے، پس اللہ تعالیٰ ہمارے پاس اس خیر کو لے آیا۔ کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوا کہ کیا اس شر کے بعد خیر ہے؟ فرمایا: ہاں لیکن اس میں دھواں ہوگا۔ میں عرض گزار ہوا کہ وہ دھواں کیا ہوگا؟ فرمایا کہ وہ من مانے راستے پر چلیں گے، اُن کی بعض باتیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ، قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذٰلِكَ.

بَابُ ۱۱۱ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُكَثِّرَ سَوَادَ الْفِتَنِ وَالظُّلْمِ

۱۹۶۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَغَيْرُهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ قُطِعَ عَلٰى أَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْثٌ فَاكْتُتِبْتُ فِيهِ فَلَقِيتُ عِكْرِمَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَنَهَانِي أَشَدَّ النَّهْيِ، ثُمَّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكَثِّرُونَ سَوَادَ الْمُشْرِكِينَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتِي السَّهْمُ فَيُرْمٰى فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ

بَابُ ۱۱۱ إِذَا بَقِيَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ.

۱۹۶۵ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ

تم پسند کرو گے اور بعض ناپسند۔ میں عرض گزار ہوا کہ اُس کے بعد بھی کیا شر ہے؟ فرمایا کہ ہے۔ کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف بلاتے ہوں گے جو اُن کی بات مانے گا۔ اُسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمیں اُن کی پہچان بتائیے۔ فرمایا کہ وہ لوگ ہماری ہی جماعت سے ہوں گے اور ہماری ہی بولی بولیں گے۔ میں نے عرض کی کہ اگر میں وہ زمانہ پاؤں تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور اُن کے امام کے ساتھ رہنا۔ عرض گزار ہوا کہ اگر اُن کی کوئی جماعت اور کوئی امام نہ ہو؟ فرمایا کہ تمام فرقوں سے علیحدگی اختیار کر لینا خواہ تمہیں کسی درخت کی جڑ ہی چبانی پڑے، یہاں تک کہ تمہیں موت آجائے لیکن تم

۱۹۶۳ ۔ رواہ مسلم۔

جو فتنہ اور ظلم والوں کی کثرت کو ناپسند کرے۔

لیث کا بیان ہے کہ ابو الاسود نے فرمایا کہ اہلِ مدینہ نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس میں میرا نام بھی لکھ لیا گیا۔ پس میں عکرمہ سے ملا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے مجھے بڑی سختی کے ساتھ منع کیا اور کہا کہ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگ (منافقین) ظاہری طور پر مشرکین کے ساتھ تھے اور مشرکوں کی فوجوں کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حملہ آور ہونے کی دعوت دیا کرتے تھے۔ لیکن جو تیر آتا تو انہیں لگتا اور اُن میں سے ہی کوئی مرتا یا تلوار کی ضرب لگائی جاتی تو انہیں ہی قتل کرتی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:- "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اُوپر ظلم کرتے تھے (سورۂ

۱۹۶۴ ۔ النساء، آیت ۹۷

جب انسانوں کا کوڑا کرکٹ باقی رہ جائے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں دو باتیں بتائیں جن میں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حدثنا حذيفة قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين رأيت أحدهما وأنا أنتظر الآخر حدثنا أن الأمانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم علموا من القرآن. ثم علموا من السنة. وحدثنا عن رفعها قال: ينام الرجل النومة فتقبض الأمانة من قلبه فيظل أثرها مثل أثر الوكت ثم ينام النومة فتقبض فيبقى فيها أثرها مثل أثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفط فتراه منتبرا وليس فيه شيء ويصبح الناس يتبايعون فلا يكاد أحد يؤدي الأمانة فيقال إن في بني فلان رجلا أمينا ويقال للرجل ما أعقله وما أظرفه وما أجلده وما في قلبه مثقال حبة خردل من إيمان. ولقد أتى علي زمان ولا أبالي أيكم بايعت لئن كان مسلما رده علي الإسلام وإن كان نصرانيا رده علي ساعيه وأما اليوم فما كنت أبايع إلا فلانا وفلانا.

باب ۱۱۱۹ التعرب في الفتنة

۱۹۶۶ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا حاتم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة ابن الأكوع أنه دخل على الحجاج فقال يا ابن الأكوع ارتددت على عقبيك تعربت قال لا ولكن رسول الله صلى الله عليه وسلم أذن لي في البدو. وعن يزيد بن أبي عبيد قال لما قتل عثمان بن عفان خرج سلمة بن الأكوع إلى الربذة وتزوج هناك امرأة وولدت له أولادا فلم يزل بها حتى قبل أن يموت بليال فنزل المدينة.

سے ایک کو میں دیکھ چکا اور دوسری کا انتظار کر رہا ہوں چنانچہ ہم سے بیان فرمایا کہ امانت کو لوگوں کے دلوں میں رکھ دیا گیا ہے پھر انہوں نے قرآن و سنت سے بھی اس کی اہمیت کو جان لیا ہے۔ پھر ہم سے اس کے اٹھ جانے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ آدمی سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھا لی جائے گی تو اس کا اثر محض ایک دھبے کی طرح رہ جائے گا اس کے بعد وہ پھر سوئے گا تو باقی حصہ بھی اٹھا لیا جائے گا اور اس کا صرف ایسا اثر رہ جائے گا جیسے تو اپنے پاؤں پر چنگاری کو گرا بیٹھے اور دیکھنے پر صرف آبلہ نظر آئے لیکن اس کے اندر کوئی چیز نہ ہو صبح ہونے پر لوگ خرید و فروخت کریں گے تو انہیں ایک بھی امانت دار نہیں ملے گا بلکہ یوں کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں فلاں شخص امانت دار ہے اور کہا جائے گا کہ فلاں آدمی کیسا عقلمند، کیسا خوش مزاج اور کیسا صاحب عقل و دانش ہے، حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہوگا اور مجھ پر بھی ایسا ہی زمانہ گزرا ہے کہ مجھے کوئی فکر نہیں ہوتی تھی کہ کس کے ساتھ خرید و فروخت کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوا تو اسلام اسے مجبور کر کے میرا حق دلا دے گا اور اگر وہ نصرانی ہوا تو لوگ اسے میرا حق دینے پر مجبور کر دیں گے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں چند لوگوں سے خرید و فروخت کرتا ہوں۔

فتنوں سے بچ کر جنگل میں رہنا۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج بن یوسف کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے کہا۔ اے ابن اکوع! کیا آپ کفر کی طرف الٹے پاؤں پھر گئے کہ جنگلوں میں جا بسے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایسا نہیں ہے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔ یزید بن عبید کا بیان ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سلمہ بن اکوع نقل مکانی کر کے ربذہ میں جا رہے۔ وہیں انہوں نے ایک عورت سے شادی کر لی اور وہیں ان کے ہاں اولاد ہوئی، یہاں تک کہ وفات پانے سے وہ چند روز پہلے مدینہ منورہ میں وارد ہوئے تھے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

١٩٦٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ.

عبداللہ بن ابو صعصعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عنقریب مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں گی جنہیں لے کر یہ پہاڑ کی چوٹیوں اور بارانی مقامات پر چلا جائے گا۔ کیونکہ وہ اپنے دین کو بچانے کی خاطر فتنوں سے بھاگ رہا ہوگا

بَابُ ١١٢ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے پناہ مانگنا

١٩٦٨- حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الْمِنْبَرَ فَقَالَ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى يُدْعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا دُونَ الْحَائِطِ قَالَ قَتَادَةُ يُذْكَرُ هٰذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ وَقَالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ كُلُّ رَجُلٍ لَافًّا رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي وَقَالَ عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ أَوْ قَالَ

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ لوگ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کرتے۔ یہاں تک کہ جب سوالات کی بوچھاڑ کر دی تو ایک روز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔ تم مجھ سے کوئی بات نہیں پوچھو گے مگر میں تمہارے لیے بیان کر دونگا۔ پھر آپ دائیں بائیں ملاحظہ فرمانے لگے تو شمع نبوت کا ہر پروانہ اپنے کپڑے میں سر چھپا کر رو رہا تھا۔ چنانچہ ایک آدمی سامنے ہوا جس کو تکرار کے وقت بعض لوگ اس کے باپ کے سوا دوسرے کا بیٹا کہتے تھے وہ عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا والد حذافہ ہے۔ پھر تو حضرت عمر سامنے ہوئے اور عرض کی:۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ ہم فتنوں کی برائی سے پناہ مانگتے۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کی طرح خیر و شر کو میں نے کبھی نہیں دیکھا، میرے سامنے جنت اور دوزخ مثالی شکل میں پیش کی گئیں یہاں تک کہ میں نے انہیں دیوار کے پرے دیکھا قتادہ کا قول ہے کہ یہ حدیث اس آیت:۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورہ المائدہ، آیت ۱۰۱) کے ساتھ بیان کی جاتی ہے۔ عباس نرسی، یزید بن زریع، سعید، قتادہ، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ہر شخص اپنے سر کو کپڑوں میں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ سُوْءِ الْفِتَنِ. وَقَالَ لِيْ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَمُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ.

چھپا کر رو رہا تھا اور کہا کہ ہم فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں یا کہا کہ میں فتنے کی برائی سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، معتمر، ان کے والد، قتادہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے لوگوں سے اسی طرح حدیث بیان کی ہے

بَابُ ۱۱۲ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِتْنَةُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ

حضور نے فرمایا کہ فتنہ مشرق سے ظاہر ہوگا

۱۹۶۹ - حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ إِلٰى جَنْبِ الْمِنْبَرِ فَقَالَ الْفِتْنَةُ هٰهُنَا الْفِتْنَةُ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَرْنُ الشَّمْسِ.

سالم نے اپنے والد ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم منبر کے جانب جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا:۔ فتنہ ادھر ہے، فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، یا یہ فرمایا کہ سورج کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۰ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے سنا جب کہ آپ مشرق کی جانب منہ کرکے فرما رہے تھے۔ خبردار ہو جاؤ کہ فتنہ ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

۱۹۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا وَفِيْ نَجْدِنَا قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ يَمَنِنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَفِيْ نَجْدِنَا فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے نجد میں بھی۔ آپ نے دعا کی:۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے شام میں برکت دے۔ اے اللہ! ہمیں ہمارے یمن میں برکت دے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے نجد میں بھی۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا:۔ وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ (ربابیت) وہیں سے نکلے گا۔

ف: نجد بھی حجاز مقدس کا ایک علاقہ ہے جیسے شام اور یمن۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک دفعہ شام اور یمن کے لیے دعائے برکت تین دفعہ فرمائی۔ ہر دفعہ نجد کے لیے بھی دعائے برکت کے لیے عرض کی گئی لیکن آپ نے دعا نہ کی اور تیسری دفعہ کی گزارش کے جواب میں دعا نہ کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے ہیں اور شیطان کی سنگت وہیں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

سے نکلے گی یا شیطان کا سینگ وہیں سے نکلے گا۔ یہ حدیث جامع ترمذی۔ جلد دوم میں بھی ہے ـــــــ مسند احمد کی اسی روایت کے آخر میں یہ بھی ہے کہ فتنہ کا بڑا حصہ وہیں (نجد میں) ہے ـــــــ صحیح بخاری، جلد اوّل کے اندر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں اسے راس الکفر قرار دیا ہے ـــــــ بخاری شریف کی اسی جلد اوّل میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ وہ ربیعہ اور مضر میں اور وہاں سے شیطان کے دو ساتھی یا دو پیروکار نکلیں گے۔ ان دونوں پیروکاروں سے مراد ایک مسیلمہ کذاب اور دوسرا محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے۔ یہ دونوں حضرات بنی مضر قبیلے کے فرد تھے ـــــــ بخاری شریف جلد دوم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشرق کی طرف (نجد) سے کچھ لوگ نکلیں گے جو قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر آپ نے فرمایا وہ واپس نہیں آئیں گے، یہاں تک کہ تیر اپنے چلّے کی طرف آ جائے۔ عرض کی گئی کہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ سر منڈانا۔

یہ نشانی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں سب سے بڑی پہچان ہے کہ شیطان کے دوسرے پیروکار سے یہی صاحب مراد ہیں کیونکہ جب کسی مسلمان کو یہ اپنے دین میں داخل کرتے تو اس کا سر ضرور منڈواتے تھے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ موصوف کے حالات اور اسلام و مسلمین پر مظالم دیکھنے ہوں تو مکہ مکرمہ کے مفتی شافعیہ سید احمد بن زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۳۰۴ھ کا رسالہ الدرر السنیہ اور مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب مہتمم جامع نظامیہ رضویہ لاہور کے نام سے چھپی ہوئی کتاب تاریخ نجد و حجاز کا مطالعہ بہت مفید رہے گا۔ علاوہ بریں آج ۱۷ جنوری ۱۹۹۱ء سے عالم اسلام کو تباہ و برباد کرنے کی غرض سے امریکہ و برطانیہ وغیرہ اٹھائیس ملک مل جل کر جو مسلمانوں کے اکیلے اور چھوٹے سے ملک عراق پر دوسری جنگ عظیم سے بھی زیادہ یعنی لاکھوں ٹن گولہ بارود برسا چکے ہیں اور کل اتحادیوں کی جملہ افواج نے پاکستانی وقت کے مطابق سوا پانچ بجے صبح عراق پر بھرپور زمینی حملہ کر دیا جس کو فضائیہ اور بحریہ کا مکمل تعاون حاصل ہے۔ یوں معمولی سی بات کا بہانہ بنا کر آج مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۹۱ء کو پورے چالیس روز آگ کی بارش برساتے ہوئے گزر گئے لیکن عیسائیوں، یہودیوں اور سعودیوں کے دلوں میں اسلام دشمنی کی آگ اتنی بھڑکی ہوئی ہے کہ مسلمانوں پر اتنی قیامت ڈھا لینے کے بعد بھی ذرا سرد ہونے کا نام نہیں لے رہی ہے۔

افسوس! اُمت محمدیہ کو یہ تحفہ بھی نجدیوں کے ہاتھوں ہی مل رہا ہے۔ اسلام اور مسلمین پر ایسی قیامت ڈھانے والے بھی نجدی حضرات ہیں۔ عرب کے حکمران شاہ فہد اور امیر کویت کی یہ ساری مہربانی ہے۔ بہادر کویت کا بھایا اور شاہ فہد لے اپنے مشکل کشا، حاجت روا اور دافع بلا امریکہ بہادر کو مدد کے لیے پکارا کہ حضور والا! خدا میں تو بھی بچانے کی طاقت نہیں کہ ہمیں نا سلوم خطرے سے بچا سکے۔ لہٰذا بچانے کے لیے آپ ہی حجاز مقدس کی سرزمین پر تشریف لائیں۔ ساتھ ہی اپنے مددگار کو بھی لیتے آئیں۔ ہمارے یہاں اپنا ہی گھر سمجھ کر قدم رنجہ فرمائیں۔ ہم آپ کے لیے راہوں میں دیدہ و دل کا فرش بچھا رہے ہیں۔ بے شک یہاں آپ تشریف رکھتے ہوئے روزانہ سیکڑوں ٹن خنزیر کا گوشت تناول فرمائیں۔ لاکھوں بوتلیں روزانہ شراب کی آ رہی ہیں ہمیں اس بات کا کوئی شکوہ نہیں ہوگا بلکہ ہم آپ کی تشریف آوری کا دل کی گہرائیوں سے تازیست شکریہ ادا کرتے رہیں گے اور آپ کے لیے ہمارے دل سے ہمیشہ دعائیں نکلتی رہیں گی۔

حضور والا! ہم دست بستہ بلکہ سجدہ ریز ہو کر آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مہمان نوازی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے نیز ہم دونوں دینی اور یقینی بھائی یعنی یہ عاجز اور کویت کے امیر المؤمنین صاحب اس جنگ کے جملہ اخراجات برداشت کریں گے۔ عالی جاہ! یہ تو آپ کو بخوبی علم ہے کہ ہمارے نزدیک آپ سرکار اور آپ کے اعیان و انصار ہی اسلام کی علامت ہیں جبکہ ہم ابھی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مٹھی بھر جماعت کے سوا دنیا کے تمام مسلمانوں کو ملعون، اشرار، کلاب النار اور کافر و مشرک کی تکرار ہی جانتے اور مانتے ہیں جس پر جاری ڈیڑھ سو سالہ تاریخ گواہ ہے۔

بعض لوگ بے خبری میں سعودی حکمرانوں کو محافظ حرمین لکھ دیتے ہیں جو سراسر غلط ہے۔ اولاً تو یہ روضۂ اطہر کو حرم مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے مذہبی پیشوائے اعظم نے اسے صنم اکبر قرار دیا تھا۔ ثانیاً ان مہربانوں نے اپنی پوری تاریخ میں حرمین شریفین کی حفاظت کے خیال کو کبھی اپنے دلوں کے نزدیک سے بھی نہیں گزرنے دیا۔ اگر خیال ہوتا تو ملک کو دفاعی لحاظ سے اتنا مضبوط کر لیتے کہ کوئی بدخواہ حرمین طیبین کی طرف کبھی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت ہی نہ کرتا۔ کیا وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ۔ کا یہی مطلب ہے کہ نوجوان عورتیں فراہم کر کے عیاشی کے بین الاقوامی ریکارڈ قائم کرتے رہو۔ ممکن ہے محافظ حرمین ہونے کا یہ مطلب ہو کہ خوبصورت عورتوں کے ریوڑ میں کھیلتے کودتے رہو۔ اس حرم کے تکلفات سے جتنی دولت بچے وہ دوسرے حرم یعنی امریکہ کے بنکوں میں جمع کرا دیا کرو تاکہ اس کے اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی والے اعلان میں ضعف نہ آنے پائے۔ یہ دونوں حرم بھی تو کوئی معمولی قسم کے حرم نہیں ہیں جبکہ پہلا حرم تو نوجوان لڑکیوں کی فوج سے خرمستی اور دوسرا حرم امریکہ پرستی ہے۔ ایسے حرمین کے محافظوں کا وجود مسلمانوں کے لیے عذاب ثابت ہوگا تو اور کیا ہوگا؟

حرمین کے ان محافظوں نے ایک عرصے سے اپنے حافظ و ناصر کے ہاتھوں سے مسلمانوں کا ناطقہ بند کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رکھا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی خدا کی مدد کا کرشمہ دیکھنا چاہے تو آنکھیں کھول کر دیکھ سکتا ہے کہ اٹھائیس ملکوں کی افواج جن میں موجودہ اور سابقہ سپر پاور کہلانے والی حکومتیں بھی ہیں وہ سارے مل کر مسلمانوں کے ایک چھوٹے سے ملک عراق پر چالیس روز سے بغیر کسی وقفے کے بمباری کر رہے ہیں لیکن پھر بھی عراق زندہ ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ـــــ ثانیاً بزرگان دین کے تصرفات کے منکر اگر اللہ کے خاص بندوں کا تصرف دیکھنا چاہیں تو جاپان میں جا کر ہیروشیما اور ناگاساکی شہروں کو جا کر دیکھیں جن پر دوسری جنگ عظیم میں امریکہ نے ایٹم بم گرائے تھے۔ وہاں دیکھیے گا کہ آج تک گھاس بھی نہیں اُگتی۔ دوسرے اُن دنوں حکومت برطانیہ سپر پاور کہلاتی تھی اور اس کی مملکت میں سورج غروب نہیں ہوتا تھا۔ اس کے باوجود جاپان نے برٹش گورنمنٹ کے چھکے چھڑا دیے تھے لیکن یہ دونوں ایٹم بم گرتے ہی جاپان نے گھٹنے ٹیک دیے تھے ـــــ اب کوئی دیکھے کہ عراق پر اُن سے بھی زیادہ طاقت کے مجموعی طور پر بم اور گولہ بارود گرائے جا چکے ہیں لیکن عراق کا بفضلہ تعالیٰ کوئی حصہ ابھی تک اُس طرح تباہ و برباد نہیں کیا جا سکا ہے، سبحان اللہ! الحمد للہ ـــــ اگر کوئی ایمان کی طاقت کو دیکھنا چاہے تو دیکھیے کہ جس طرح اٹھائیس ملک چالیس روز سے مسلسل بمباری کر رہے ہیں، کیا فرزندانِ توحید کہلانے والے ایسی بمباری صرف چالیس گھنٹے برداشت کر لیں گے؟ یقیناً جواب نفی میں ہوگا کیونکہ وہاں تو چالیس منٹ ٹھہرنے کی بھی سکت نہیں۔ اس کے برعکس کیا یہ ایمانی طاقت کا کرشمہ نہیں ہے کہ عراقی مجاہدین چالیس روز بے پناہ اور مسلسل بمباری کے باوجود زندہ ہیں اور طَيْرًا اَبَابِيْلَ کا سماں طاری کر رہے ہیں اور اتحادیوں کے فوجی اور بے پناہ جنگی ساز و سامان كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۔ بنتا جا رہا ہے۔ دیکھنے والوں کو صاف نظر آ رہا ہے کہ صدام حسین اور عراق کے غیور مسلمان اپنی ایمانی قوت سے صلاح الدین ایوبی کی طرح تاریخ اسلام کا ایک نیا اور سنہری باب لکھ رہے ہیں۔ کفر اور اسلام کی اس جنگ میں وہ پورے عالم اسلام کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ خدا ان کا حامی و ناصر ہو اور انھیں عظیم الشان تاریخی فتح سے نواز کر اسلام اور مسلمانوں کا بول بالا کرے۔ آمین۔

اللہ کو پامردیٔ مومن پہ بھروسہ ؎
ابلیس کو یورپ کی مشینوں کا سہارا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

١٩٧٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَجَوْنَا أَنْ يُحَدِّثَنَا حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَبَادَرَنَا إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنَا عَنِ الْقِتَالِ فِي الْفِتْنَةِ وَاللّٰهُ يَقُولُ: وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ. فَقَالَ هَلْ تَدْرِي مَا الْفِتْنَةُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ إِنَّمَا كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ الدُّخُولُ فِي دِينِهِمْ فِتْنَةً وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ.

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہماری طرف آئے۔ ہم سمجھے تو ہم آرزومند ہوئے کہ ہم سے کوئی عمدہ حدیث بیان کریں گے۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک آدمی اُن کی طرف آگے جا کر یوں گزارش گزار ہوا۔ اے ابو عبدالرحمٰن ہمیں فتنے کے وقت جنگ کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنائیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔ اور اُن سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے (سورۃ البقرۃ آیت ۱۹۳)۔ آپ نے فرمایا۔ کیا تم فتنے کو جانتے ہو؟ تمہاری ماں تمہیں گم کرے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مشرکین سے لڑا کرتے تھے اور کافروں کے دین میں داخل ہونا فتنہ ہے۔ اُن کی لڑائی تمہاری طرح ملک کے بارے میں نہ تھی

بَابُ ١١٢٢ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ

فتنے دریا کی موجوں کی طرح آئیں گے

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَوْشَبٍ كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَنْ يَتَمَثَّلُوا بِهٰذِهِ الْأَبْيَاتِ عِنْدَ الْفِتَنِ قَالَ امْرُؤُ الْقَيْسِ:

الْحَرْبُ أَوَّلُ مَا تَكُونُ فَتِيَّةً
تَسْعٰى بِزِينَتِهَا لِكُلِّ جَهُولٍ
حَتّٰى إِذَا اسْتَعَلَتْ وَشَبَّ ضِرَامُهَا
وَلَّتْ عَجُوزًا غَيْرَ ذَاتِ حَلِيلٍ
شَمْطَاءَ يُنْكَرُ لَوْنُهَا وَتَغَيَّرَتْ
مَكْرُوهَةً لِلشَّمِّ وَالتَّقْبِيلِ

ابنِ عیینہ نے خلف بن حوشب سے نقل کیا کہ فتنوں کے وقت لوگ مثال کے طور پر ان اشعار کو پڑھنا بہتر سمجھتے۔ چنانچہ امرؤ القیس نے کہا:۔

ابتدا میں اک حسینہ، نوجواں ہوتی ہے جنگ
اُس کی زینت کی طرف کھنچتے ہیں جاہل بے درنگ
جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھتے ہیں جب میدان میں
تب وہ ہوتی ہے عجوزہ، بے بدلا رنگ و ڈھنگ
سر سفید اور شکل بھونڈی جس طرح کوئی چڑیل
اُس کو چھونے پیار کرنے کی ہوس دل میں ہے ننگ

١٩٧٣ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقٌ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إِذْ قَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ لَيْسَ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

شقیق کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم حضرت عمر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ لوگوں میں سے کس کو فتنے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی یاد ہے۔ حضرت حذیفہ نے کہا کہ آدمی کا اس کے اہل و عیال، مال و اولاد اور ہمسائے کے فتنے کا نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے کے ذریعے کفارہ ہو جاتا ہے۔ فرمایا کہ میں اس بارے آپ سے نہیں پوچھتا بلکہ اُس کے بارے میں پوچھتا ہوں جو موج دریا کی طرح جوش مارے گا۔ کہا اے امیر المومنین! آپ کو اُس کا کیا ڈر جبکہ آپ کے اور اُس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ وہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُكْسَرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ عُمَرُ إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا. قُلْتُ أَجَلْ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً. وَذَلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ عُمَرُ.

۳۱۹۷ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَخَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي. فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَوَقَفَ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ قَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ فَجَاءَ عَنْ يَمِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ عَنْ يَسَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ فَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَامْتَلَأَ الْقُفُّ فَلَمْ يَكُنْ فِيهِ مَجْلِسٌ ثُمَّ جَاءَ

دروازہ توڑا جائے گا یا کھول جائے گا؟ کہا، بلکہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا کہ پھر وہ کبھی بند کیا جا سکے گا؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ ہم نے حضرت حذیفہ سے کہا کہ کیا حضرت عمر دروازے کو جانتے تھے؟ کہا ہاں اس طرح جانتے تھے جیسے آدمی جانتا ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی اور یہ اس لیے کہا کہ میں نے اُن سے ایسی حدیث بیان کی تھی جس میں کوئی غلطی نہ تھی۔ پس ہم اُن سے دروازے کے بارے میں پوچھنے سے ڈرے۔ پس ہم نے اُن سے پوچھنے کے لئے مسروق سے کہا تو اُس نے پوچھا کہ دروازہ کون ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ خود حضرت عمر۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رفع حاجت کے لئے مدینہ منورہ کے کسی باغ کی طرف نکلے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلتا رہا جب آپ باغ میں داخل ہو گئے تو میں اس کے دروازے پر بیٹھ گیا اور میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربان بنتا ہوں اگرچہ آپ نے مجھے حکم نہیں فرمایا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے، قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور کنوئیں کے منڈیر پر آ بیٹھے پھر آپ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکائیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر آ گئے اور اندر جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے کہا اسی جگہ ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت ابوبکر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ چنانچہ وہ اندر آ گئے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دائیں جانب اپنی پنڈلیاں کھول کر لٹکا دیں۔ پھر حضرت عمر آ گئے تو میں نے اُن سے ٹھہرنے کیلئے کہا کہ میں آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دو۔ پس وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بائیں جانب آ گئے چنانچہ انہوں نے بھی اپنی پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا دیں۔ پس وہ منڈیر بھر گئی اور مزید کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی۔ پھر حضرت عثمان آ گئے۔ میں نے اُن سے کہا کہ یہیں ٹھہریئے یہاں تک کہ میں آپ کیلئے اجازت حاصل کر لوں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عُثْمَانُ فَقُلْتُ كَمَا أَنْتَ حَتّٰى أَسْتَأْذِنَ لَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ يُصِيبُهُ فَدَخَلَ فَلَمْ يَجِدْ مَعَهُمْ مَجْلِسًا فَتَحَوَّلَ حَتّٰى جَاءَ مُقَابِلَهُمْ عَلٰى شَفَةِ الْبِئْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ دَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ فَجَعَلْتُ أَتَمَنّٰى أَخًا لِي وَأَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يَأْتِيَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ، فَتَأَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هٰهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ.

۱۹۷۵۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ قِيلَ لِأُسَامَةَ أَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا قَالَ قَدْ كَلَّمْتُهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتَحَ بَابًا أَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَمَا أَنَا بِالَّذِي أَقُولُ لِرَجُلٍ بَعْدَ أَنْ يَكُونَ أَمِيرًا عَلٰى رَجُلَيْنِ أَنْتَ خَيْرٌ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُجَاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ أَلَسْتَ كُنْتَ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ إِنِّي كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا أَفْعَلُهُ وَأَنْهٰى عَنِ الْمُنْكَرِ وَأَفْعَلُهُ.

بَاب ۱۱۲۳

۱۹۷۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ لَقَدْ نَفَعَنِي اللّٰهُ بِكَلِمَةٍ أَيَّامَ الْجَمَلِ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ فَارِسًا مَلَّكُوا ابْنَةَ كِسْرٰى قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً.

نے فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت دے دو اور ایک بلا جو انہیں پہنچے گی پس وہ اندر داخل ہوئے تو انکے پاس بیٹھنے کی جگہ نہ پائی تو وہ سامنے کنویں کے کنارے پر جا بیٹھے اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکا دیں۔ چنانچہ میں نے اپنے بھائی کے بارے میں تمنا کی، اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ بھی آجائے۔ سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ میں نے اس سے یہ اندازہ لگایا کہ ان تینوں حضرات کی قبر یکجا ہوگی اور حضرت عثمان کی ان سے علیحدہ ہوگی۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ آپ اس بارے میں کچھ فرماتے کیوں نہیں؟ ارشاد فرمایا کہ میں کہتا تو ضرور ہوں لیکن اتنا بھی نہیں کہ سب سے پہلے فتنے کا دروازہ کھول دوں اور نہ میں وہ شخص کہ اگر کوئی دو آدمیوں کے اوپر امیر ہو تو کہہ دوں کہ اس سے تم بہتر ہو جب کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص کو لایا جائے گا۔ پھر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا تو وہ اس کے اندر اس طرح گھومے گا جیسے چکی چلانے والا گدھا گھومتا ہے پس جہنمی اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور پوچھیں گے کہ حضور والا! آپ تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم دیتے اور بُرے کاموں سے منع فرمایا کرتے تھے، وہ جواب دے گا کہ میں اچھی باتوں کا حکم تو دیتا لیکن خود کرتا نہ تھا اور بُرے کاموں سے روکتا لیکن خود باز رہتا نہیں تھا۔

عورت کو حکمران بنانے والی قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی

امام حسن بصری نے حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جنگ جمل کے دنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک کلمہ کے ذریعے نفع پہنچایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا بادشاہ بنا لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائے گی جو اپنے کاموں

ف: اسلام کے اندر یہ حدیث ایک اصول اور مستقل قانون کا حکم رکھتی ہے کیونکہ عورت حاکم نہیں بلکہ اپنے گھر کی منتظم اور چراغ خانہ ہے۔ اس کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے جیسا کہ خدائے علیم وخبیر نے انسانوں کے فائدے کے لیے عورتوں سے فرمایا ہے:۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى ۔ (۳۳:۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو اگلی جاہلیت کی بے پردگی کی طرح۔

بلکہ پروردگارِ عالم نے عورتوں کے متعلق یہاں تک فرمایا ہے:۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (۳۱:۲۴)

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگار ظاہر نہ کریں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا اپنے شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم والی باتوں کی خبر نہ ہو اور زمین پر اپنے پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جان لیا جائے اُن کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے ایمان والو! سب کے سب؛ اس اُمید پر کہ تم فلاح پاجاؤ۔

اہلِ ایمان غور کریں اور قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے ان دونوں آیتوں کی روشنی میں دیکھیں تو صاف نظر آجائے گا کہ عورتوں کا دائرہ کار صرف اپنا گھر ہے اور وہاں انھیں نے کس طرح رہنا ہے یہ بھی اُن کے پیدا کرنے والے نے بتادیا ہے۔ عورت کا اپنی چاروں حالتوں یعنی ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت میں جو حقوق و فرائض ہیں شریعت مطہرہ میں اُن کا واضح تعین موجود ہے۔ اسلام میں عورت کو وہ مقام دیا گیا ہے جس کی وہ اپنی ہر حیثیت میں مستحق ہے اور جس سے بڑھ کر دنیا کا کوئی قانون اُسے مقام و مرتبہ نہیں دے سکتا۔ بعض خواتین کی طرف سے جو حقوقِ نسواں اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کی آواز اٹھائی جاتی ہے وہ اسلام سے بغاوت کرنے والے اور ذہنی آوارگی کا شکار ہوجانے والے مردوں اور عورتوں کا مشترکہ ڈرامہ ہے۔ عورت چراغِ خانہ ہے شمعِ محفل نہیں ہے۔ اس کا اپنے دائرہ کار سے باہر جانا گویا درحقیقت اپنے فرائض سے بغاوت کرنا اور نفس کی آواز پر لبیک کہنا ہے۔ ورنہ اسلام نے تو انھیں اتنا اونچا مقام دیا ہے جس پر تاریخِ انسانیت ناز کرتی ہے۔ مثلاً ایک ماں کی حیثیت میں عورت کا مقام کیا ہے، اس بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تلقین فرمائی:۔

اِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِ اُمَّهٰتِكُمْ ۔

بے شک جنت تمہاری ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

سبحان اللہ! کتنا اونچا مقام دیا کہ خدمت کر کے ماں کو خوش کر دو تو سیدھے جنت میں چلے جاؤ گے۔ یہ تو ہوئی عورت کے دائرہ کار کی بات اور دیکھیے کہ انسانوں کی ان دونوں اصناف یعنی مردوں اور عورتوں کی باہم حیثیت کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

تعالٰے نے فرمایا ہے :-

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ (۴: ۳۴)

مرد حاکم ہیں عورتوں پر، اس لیے کہ اللہ نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مردوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے ۔

جب قرآنِ کریم کی رُو سے عورت اپنے مرد کی بھی حاکم نہیں بلکہ محکوم ہے تو وہ قوم کے لاکھوں اور کروڑوں افراد کا حاکم ہونے کی کہاں مجاز ہوئی ؟ —— پورے ملک یا اُس کے کسی حصے یا کسی دفتر و ادارے کی سربراہ ہونا دُور کی بات جبکہ اسے بغیر شرعی ضرورت کے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ، بلکہ وہ خود اپنے گھر کا حاکم ہونے کی بھی مجاز نہیں ، ہاں مجبوری کا معاملہ الگ ہے ۔ دریں حالات بعض علماء جو یہ کہتے رہے ہیں کہ عورت ملک کی صدر اور وزیر اعظم تو شرعاً نہیں ہو سکتی ، ہاں وزیر و سفیر وغیرہ ہو سکتی ہے ۔ یہ شرعی فیصلہ نہیں بلکہ اُن حضرات کے اپنے دماغوں کی پیداوار ہے اور یہ اُن کے اسلامی تعلیمات سے بے خبر ہونے کی دلیل ہے ۔

قرآنِ کریم کی تعلیمات کو سمجھنے میں جہاں اختلاف پیدا ہو جائے تو اُسوۂ رسول کی روشنی میں حل کیا جا سکتا ہے ۔ اس بارے میں قرآنِ احکام کو سمجھنے کے لیے دیکھنا چاہیے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عورتوں کو کن کن عہدوں پر فائز کیا ؟ —— جب یہ بات دیکھی جائے گی تو ملک کا بڑے سے بڑا عہدہ تو دور کی بات ہے کسی چھوٹے سے چھوٹے عہدے پر بھی آپ نے کسی عورت کو متعین نہیں فرمایا —— بلکہ گھر سے باہر آپ نے کوئی ذمہ داری کسی عورت کے سپرد نہیں فرمائی ۔ کیا اس سے صورتِ حال کی پوری طرح وضاحت نہیں ہو جاتی ؟ بعض لوگ جو اس سلسلے میں بعض صحابیات کے غزوات میں شمولیت کے واقعات سے عورتوں کے باہر نکلنے پر استناد کرتے اور اسے جائز قرار دیتے ہیں یہ استناد و استشہاد درست نہیں بلکہ محض دھوکا یا خود فریبی ہے کیونکہ ایسا ان صحابیات نے رضاکارانہ کیا تھا اور یہ پردے کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے جبکہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد اُس خیر القرون میں ایسا ایک واقعہ بھی نہیں ہوا ۔

باقی عہدے داری کی بات کو یوں بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر عورت شرعاً سربراہِ مملکت ہو سکتی تو رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کی لختِ جگر و راحتِ جان ، خاتونِ جنت ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی میں کسی دوسرے کو خلیفۂ رسول بنانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا —— دوسرے اس بات پر اس زاویے سے بھی غور فرمائیے کہ خلافت کے مسئلے میں شیعہ حضرات کا اختلاف ہے ۔ ان کا موقف یہ ہے کہ دیگر تمام حضرات کی نسبت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلافت کے زیادہ مستحق تھے ۔ اگر اُن حضرات کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت بننا شرعاً جائز ہوتا تو وہ حضرت علی کی جگہ حضرت فاطمہ کا نام لیتے کیونکہ :-

خونِ ختم الرسل سے ہے جن کا خمیر
ان کی بے لوث طینت : لاکھوں سلام

جب مدعیانِ اسلام کی کسی جماعت یا کسی فرقے نے بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خلیفۂ رسول بنانے کی بات نہیں کی تو معلوم ہوا کہ کسی بھی مسلمان کہلانے والے کے نزدیک عورت کا سربراہِ مملکت ہونا شرعاً جائز نہیں ہے ۔ جب سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سربراہی کا آج تک سوال پیدا نہ ہوا تو اُن کے مقابلہ پر دوسری کوئی عورت کس کھیت کی مولی ہے ۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو سچے مسلمان بننے کی توفیق دے اور اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا نصیب کرے آمین ۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۱۹۷۷ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْيَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: لَمَّا سَارَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَائِشَةُ إِلَى الْبَصْرَةِ بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ، فَقَدِمَا عَلَيْنَا الْكُوفَةَ فَصَعِدَا الْمِنْبَرَ فَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَوْقَ الْمِنْبَرِ فِي أَعْلَاهُ وَقَامَ عَمَّارٌ أَسْفَلَ مِنَ الْحَسَنِ فَاجْتَمَعْنَا إِلَيْهِ فَسَمِعْتُ عَمَّارًا يَقُولُ: إِنَّ عَائِشَةَ قَدْ سَارَتْ إِلَى الْبَصْرَةِ وَوَاللهِ إِنَّهَا لَزَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ابْتَلَاكُمْ لِيَعْلَمَ إِيَّاهُ تُطِيعُونَ أَمْ هِيَ.

باب ۱۲۳

۱۹۷۸ ـ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَامَ عَمَّارٌ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ فَذَكَرَ عَائِشَةَ وَذَكَرَ مَسِيرَهَا وَقَالَ: إِنَّهَا زَوْجَةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَكِنَّهَا مِمَّا ابْتُلِيتُمْ.

۱۹۷۹ ـ حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَسَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو مُوسَى وَأَبُو مَسْعُودٍ عَلَى عَمَّارٍ حَيْثُ بَعَثَهُ عَلِيٌّ إِلَى أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْتَنْفِرُهُمْ فَقَالَا مَا رَأَيْنَاكَ أَتَيْتَ أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدَنَا مِنْ إِسْرَاعِكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ مُنْذُ أَسْلَمْتَ فَقَالَ عَمَّارٌ: مَا رَأَيْتُ مِنْكُمَا مُنْذُ أَسْلَمْتُمَا أَمْرًا أَكْرَهَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، وَكَسَاهُمَا حُلَّةً حُلَّةً ثُمَّ رَاحُوا إِلَى الْمَسْجِدِ.

۱۹۸۰ ـ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، كُنْتُ

ابو حصین نے ابو مریم عبداللہ بن زیاد اسدی سے روایت کی ہے کہ جب حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت عائشہ، یہ تینوں حضرات بصرے کی جانب روانہ ہوئے تو حضرت علی نے حضرت عمار بن یاسر اور حضرت حسن بن علی کو روانہ کیا۔ پس وہ ہمارے پاس کوفے میں تشریف لائے۔ چنانچہ حضرت حسن بن علی منبر کے اوپر والی جانب بیٹھے اور حضرت عمار بن یاسر اُس کی نیچے والی سیڑھی پر تھے یعنی امام حسن سے نیچے۔ پس ہم اُن کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سُنا کہ بیشک حضرت عائشہ بصرے کی جانب روانہ ہو گئی ہیں اور خدا کی قسم وہ دنیا اور آخرت میں آپ کے نبی کی زوجہ مطہرہ بھی ہیں لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو آزمایا ہے کہ یہ ظاہر کر دیا جائے کہ آپ مرد کی اطاعت کرتے ہیں یا عورت کی۔

حضرت عائشہ کے ذریعے آزمائش کی گئی

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفے کے منبر پر کھڑے ہو کر حضرت عائشہ کا ذکر کیا نیز اُن کے سفر کا اور فرمایا: بیشک وہ دنیا اور آخرت میں تمہارے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ہیں لیکن اُن کے ذریعے آپ کو آزمایا گیا ہے۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت ابو مسعود دونوں حضرت عمار کے پاس گئے جب حضرت علی نے انہیں فوج جمع کرنے کی خاطر کوفے بھیجا تھا۔ دونوں حضرات نے کہا کہ جب سے آپ نے اسلام قبول کیا ہے ہم نے آپکا ایسا کام نہیں دیکھا جو ہمارے نزدیک ناپسندیدہ ہو ماسوائے آپ کی اس کام میں جلدی کرنے کے۔ حضرت عمار نے کہا کہ جب سے آپ حضرات نے اسلام قبول کیا ہے میں نے آپ کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو مجھے ناپسند ہو، سوائے اس کام میں دیر کرنے کے اور دونوں حضرات کو جوڑے پہنائے گئے۔ پھر تینوں مسجد کی جانب روانہ ہو گئے۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو مسعود، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

جَالِسًا مَعَ أَبِي مَسْعُودٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَمَّارٍ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا مِنْ أَصْحَابِكَ أَحَدٌ إِلَّا لَوْ شِئْتُ لَقُلْتُ فِيهِ غَيْرَكَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنِ اسْتِسْرَاعِكَ فِي هٰذَا الْأَمْرِ قَالَ عَمَّارٌ يَا أَبَا مَسْعُودٍ وَمَا رَأَيْتُ مِنْكَ وَلَا مِنْ صَاحِبِكَ هٰذَا شَيْئًا مُنْذُ صَحِبْتُمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيَبَ عِنْدِي مِنْ إِبْطَائِكُمَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَكَانَ مُوسِرًا يَا غُلَامُ هَاتِ حُلَّتَيْنِ فَأَعْطَى إِحْدَاهُمَا أَبَا مُوسَى وَالْأُخْرَى عَمَّارًا وَقَالَ رُوحَا فِيهِ إِلَى الْجُمُعَةِ.

بَاب ۱۱۲۵ إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

۱۹۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ.

بَاب ۱۱۲۶ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِنَّ ابْنِي هٰذَا لَسَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

۱۹۸۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ جَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ فَقَالَ أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ قَالَ

بیٹھا ہوا تھا تو حضرت ابومسعود نے کہا کہ آپ (حضرت عمار) کے ساتھیوں میں سے کوئی ایسا نہیں کہ اگر میں چاہوں تو آپ کے سوا اُس سے کہہ سکتا ہوں کہ جب سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی تو میں نے اس کام میں جلدی کرنے سے بڑھ کر آپ کا کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عمار نے کہا۔ اے ابومسعود جب سے آپ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہے تو میں نے آپ کا یا آپ کے کسی ساتھی کا کوئی ایسا کام نہیں دیکھا جو میرے نزدیک اس کام میں دیر کرنے سے بڑھ کر عیب ہو۔ پس حضرت مسعود نے جو مالدار آسامی تھے فرمایا کہ اے غلام دو جوڑے لاؤ۔ چنانچہ اُن میں سے ایک حضرت ابوموسیٰ کو اور دوسرا حضرت عمار کو دے کر کہا کہ انہیں پہن کر نماز جمعہ کے لیے چلیے۔

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے۔

حمزہ بن عبداللہ بن عمر نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو اُس وقت عذاب اُس قوم کے ہر فرد کو پہنچتا ہے۔ لیکن پھر وہ اُن کے اعمال کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔

حضور نے امام حسن کے متعلق فرمایا کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروا دے۔

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے میری ملاقات کوفے میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو چنانچہ ابن شبرمہ اس بات سے ڈرے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا إِلٰى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ أَرٰى كَتِيبَةً لَا تُوَلِّي حَتّٰى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ أَنَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَمُرَةَ نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ؛ قَالَ الْحَسَنُ وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ قَالَ، بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ جَاءَ الْحَسَنُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنِي هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ.

معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اُس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم اُن (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے

ف: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ میں امام عالی مقام حسن رضی اللہ تعالے عنہ بڑے قابلِ تعریف تھے۔ ساتھ ہی اس حدیث سے ایک اور بات بھی سامنے آتی ہے کہ مسلمانوں کے جن دو بڑے گروہوں میں امام حسن رضی اللہ تعالے عنہ نے صلح کروائی وہ دونوں ہی گروہ نگاہِ مصطفےٰ میں مسلمان تھے کیونکہ دونوں ہی کے لیے آپ نے مسلمان کا لفظ استعمال فرمایا۔ ظاہر ہے کہ مسلمانوں کی وہ دونوں بڑی جماعتیں جن کی امام حسن نے صلح کروائی وہ ان کی فوج اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فوج ہے۔

بعض لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھا خیال نہیں رکھتے اور کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو انھیں سرے سے مسلمان ہی نہیں جانتے، اُن کا یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر اُن کے صحابی یا مسلمان ہونے میں کسی قسم کا شبہ ہوتا تو حضرت حسن ہرگز مملکتِ اسلامیہ کی سربراہی اُن کے سپرد نہ کرتے اور آخری دم تک کبھی اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کرتے جیسے کہ امام عالی مقام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سر دے دیا، جامِ شہادت نوش کر لیا لیکن یزید پلید کو مملکتِ اسلامیہ کا سربراہ تسلیم کرتے ہوئے اُس کی بیعت نہ کی۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کوئی بُرا لفظ کہنا اور اُن کی شان میں گستاخی کرنا اپنی عاقبت برباد کرنا ہے کیونکہ وہ اولاً صحابی ہیں، ثانیاً کاتبِ وحی ہیں اور ثالثاً رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سگے بھائی ہیں۔ غرض اسلامی تقاضوں کی رو سے ہر مسلمان پر اُن کا ادب و احترام کرنا لازم ہے، کیونکہ صحابۂ کرام سب مسلمانوں کے بزرگ اور محسن ہیں۔

۱۹۸۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ حَرْمَلَةَ مَوْلٰى أُسَامَةَ أَخْبَرَهُ قَالَ عَمْرٌو قَدْ رَأَيْتُ حَرْمَلَةَ قَالَ أَرْسَلَنِي أُسَامَةُ إِلٰى عَلِيٍّ وَقَالَ إِنَّهُ سَيَسْأَلُكَ الْآنَ فَيَقُولُ مَا خَلَّفَ

محمد بن علی کا بیان ہے کہ حرملہ مولیٰ اسامہ نے انہیں بتایا۔ عمرو بن دینار نے کہا کہ انہوں نے بتایا: عنقریب وہ (حضرت علی) تم سے پوچھتے ہوئے فرمائیں گے کہ تمہارے صاحب (حضرت اسامہ) کو کس چیز نے پیچھے رکھا ہے؟ تم اُن کی خدمت میں عرض کر دینا کہ اگر آپ شیر کے منہ میں ہوں تب بھی مجھے یہی پسند ہے کہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

صَاحِبَكَ فَقُلْ لَهُ يَقُوْلُ لَكَ: لَوْ كُنْتَ فِيْ شِدْقِ الْأَسَدِ لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكُوْنَ مَعَكَ فِيْهِ وَلٰكِنْ هٰذَا أَمْرٌ لَمْ أَرَهُ، فَلَمْ يُعْطِنِيْ شَيْئًا. فَذَهَبْتُ إِلَى حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَابْنِ جَعْفَرٍ فَأَوْقَرُوْا رَاحِلَتِيْ.

بَابٌ ۱۱۲ إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ

۱۹۸۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَمَّا خَلَعَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَزِيْدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَهُ وَوَلَدَهُ فَقَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنَّا قَدْ بَايَعْنَا هٰذَا الرَّجُلَ عَلَى بَيْعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ، وَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ غَدْرًا أَعْظَمَ مِنْ أَنْ يُبَايَعَ رَجُلٌ عَلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ثُمَّ يُنْصَبُ لَهُ الْقِتَالُ، وَإِنِّيْ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْكُمْ خَلَعَهُ وَلَا بَايَعَ فِيْ هٰذَا الْأَمْرِ إِلَّا كَانَتِ الْفَيْصَلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ.

۱۹۸۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا أَبُوْ شِهَابٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: لَمَّا كَانَ ابْنُ زِيَادٍ وَمَرْوَانُ بِالشَّامِ وَوَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ بِالْبَصْرَةِ فَانْطَلَقْتُ مَعَ أَبِيْ إِلَى أَبِيْ بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلَيْهِ فِيْ دَارِهِ وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ عُلِّيَّةٍ لَهُ مِنْ قَصَبٍ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَأَنْشَأَ أَبِيْ يَسْتَطْعِمُهُ الْحَدِيْثَ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ أَلَا تَرٰى مَا وَقَعَ فِيْهِ النَّاسُ فَأَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ تَكَلَّمَ بِهِ إِنِّي احْتَسَبْتُ عِنْدَ اللّٰهِ أَنِّيْ أَصْبَحْتُ سَاخِطًا عَلَى أَحْيَاءِ قُرَيْشٍ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ كُنْتُمْ عَلَى الْحَالِ

آپ کے ساتھ رہوں لیکن اس معاملے کے اندر میں کوئی رائے قائم نہیں کر سکا۔ پس انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ پھر میں امام حسن، امام حسین اور عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا تو انہوں نے میری سواری بھر دی۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حرملہ کو دیکھا، انہوں نے کہا کہ حضرت اسامہ نے مجھے سواری دے کر حضرت علی کی خدمت میں بھیجا۔

جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے اور وہاں سے جا کر کچھ کرے

ایوب کا بیان ہے کہ نافع نے فرمایا کہ جب اہل مدینہ نے یزید بن معاویہ کی بیعت توڑ دی تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنے ساتھیوں اور لڑکوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ہر دغا باز کے لئے قیامت کے روز ایک جھنڈا کھڑا کیا جائے گا اور بیشک ہم نے اس آدمی کے ہاتھ پر اللہ اور اُس کے رسول کیلئے بیعت کی اور میں نہیں جانتا کہ اس سے بڑھ کر کوئی دھوکا بازی ہو کہ کسی آدمی کے ہاتھ پر بیعت کی جائے کہ یہ اللہ اور اُس کے رسول سے ہے پھر اُس کے ساتھ لڑنے کی ٹھانی جائے اور میں نہیں جانتا کہ تم میں سے جو شخص اُس کی بیعت توڑے گا یا کسی دوسرے سے بیعت خلافت کرے گا مگر میرے اور اُس کے درمیان جدائی کا فیصلہ ہے۔

عوف اعرابی کا بیان ہے کہ ابو المنہال نے فرمایا: جب ابن زیاد اور مروان شام میں تھے تو ابن زبیر نے مکہ مکرمہ پر قبضہ جما لیا اور خوارج بصرہ پر قابض ہو گئے چنانچہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ ہوا یہاں تک کہ ہم اُن کے دولت خانے میں داخل ہوئے جبکہ وہ اپنے چھپر کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے جو بانسوں کا تھا چنانچہ ہم بھی اُن کے حضور بیٹھ گئے۔ میرے والد ماجد اُن سے گفتگو کرنے لگے اور اُن کے ارشادات سننے کے متمنی ہوئے۔ چنانچہ عرض گزار ہوئے: اے ابو برزہ! کیا آپ دیکھتے نہیں کہ لوگ کس جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں؟ تو پہلی بات جو میں نے اُن سے سُنی جس کے ساتھ گفتگو فرمائی وہ یہ کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کا امید وار ہوں کہ صبح ہوتے

sunnah.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الَّذِي عَلِمْتُمْ مِنَ الذِّلَّةِ وَالْقِلَّةِ وَالضَّلَالَةِ وَإِنَّ اللّٰهَ أَنْقَذَكُمْ بِالْإِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ بِكُمْ مَا تَرَوْنَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا الَّتِي أَفْسَدَتْ بَيْنَكُمْ إِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِالشَّامِ وَاللّٰهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ وَاللّٰهِ إِنْ يُقَاتِلُونَ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ ذَاكَ الَّذِي بِمَكَّةَ وَاللّٰهِ إِنْ يُقَاتِلُ إِلَّا عَلَى الدُّنْيَا.

ہاں مجھے قریش کے ان لوگوں پر غصہ آتا ہے۔ اے گروہ عرب! آپ لوگ کس حالت میں تھے یہ آپ کے علم میں ہے کہ ذلت و خواری کی قلت اور گمراہی میں تھے تو اللہ تعالیٰ نے اسلام اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے اُس سے نکالا اور اس حالت کو پہنچایا جو آپ حضرات دیکھ رہے ہیں اور اس دنیا نے آپکے درمیان فساد برپا کر رکھا ہے۔ وہ شخص جو شام کا حکمران ہے خدا کی قسم وہ دنیا کیلئے لڑ رہا ہے اور یہ لوگ جو تمہارے سامنے ہیں یہ نہیں لڑ رہے مگر دنیا کیلئے اور وہ جو مکہ معظمہ پر حکومت کر رہا ہے وہ نہیں لڑتا مگر دنیا کیلئے۔

۱۹۸۶ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ الْيَوْمَ شَرٌّ مِنْهُمْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَوْمَئِذٍ يُسِرُّونَ وَالْيَوْمَ يَجْهَرُونَ.

ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ بیشک آج کے منافقین اُن سے زیادہ برے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں تھے کہ اُن دنوں وہ نفاق کو چھپاتے تھے لیکن آج تو ظاہر کرتے ہیں

۱۹۸۷ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.

ابو شعثاء کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد کرامت مہد میں ہی تھا لیکن آج کا نفاق تو ایمان لانے کے بعد انکار ہوتا ہے

باب ۱۲۸ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبَطَ أَهْلُ الْقُبُورِ

قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک قبر والوں پر رشک نہ کیا جائے

۱۹۸۸ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا کہ کاش! میں اس کی جگہ پر ہوتا۔

باب ۱۲۹ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ حَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ.

زمانہ اتنا بدلے گا کہ لوگ بتوں کو پوجیں گے

۱۹۸۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ عَلٰى ذِي الْخَلَصَةِ وَذُو الْخَلَصَةِ طَاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ۔

۱۹۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

باب ۱۱۳۰ خُرُوجِ النَّارِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ۔

۱۹۹۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرٰى۔

۱۹۹۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ عُقْبَةُ وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَحْسِرُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

باب ۱۱۳۱

تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ قبیلہ دوس کی عورتوں کے سرین ذو الخلصہ پر اچھلیں۔ ذو الخلصہ اس بت کا نام ہے جس کی زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کے لوگ عبادت کیا کرتے تھے۔

ابو الغیث نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ قحطان سے ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہانکے گا

آگ کا نکلنا

حضرت انس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی وہ آگ ہے جو مشرق کے لوگوں کو اکٹھا کر کے مغرب میں لے جائے گی۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

حفص بن عاصم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قریب ہے کہ دریائے فرات سونے کا خزانہ اگل ڈالے جو اس کے پاس جائے تو اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔ عقبہ عبید اللہ، ابو الزناد، اعرج، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے مگر یا سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا:۔ سونے کا پہاڑ اگل دے گا۔

قیامت کی بعض نشانیاں

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۱۹۹۳ - حدثنا مسدد حدثنا يحيى عن شعبة حدثنا معبد سمعت حارثة بن وهب قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول تصدقوا فسياتي على الناس زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها قال مسدد حارثة اخو عبيد الله بن عمر لامه۔

۱۹۹۴ - حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب حدثنا ابو الزناد عن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقتتل فئتان عظيمتان يكون بينهما مقتلة عظيمة دعوتهما واحدة وحتى يبعث دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله وحتى يقبض العلم وتكثر الزلازل ويتقارب الزمان وتظهر الفتن ويكثر الهرج وهو القتل وحتى يكثر فيكم المال فيفيض حتى يهم رب المال من يقبل صدقته وحتى يعرضه فيقول الذي يعرضه عليه لا ارب لي به وحتى يتطاول الناس في البنيان وحتى يمر الرجل بقبر الرجل فيقول يا ليتني مكانه وحتى تطلع الشمس من مغربها فاذا طلعت ورآها الناس يعني آمنوا اجمعون فذلك حين لا ينفع نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا ولتقومن الساعة وقد نشر الرجلان ثوبهما بينهما فلا يتبايعانه ولا يطويانه ولتقومن الساعة وقد انصرف الرجل بلبن لقحته فلا يطعمه ولتقومن الساعة وهو يليط حوضه فلا يسقي فيه ولتقومن الساعة وقد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا:۔ خیرات کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی خیرات کرنے کے لیے مال لے کر پھرے گا لیکن اُسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔ مسدد کا بیان ہے کہ حضرت حارثہ والدہ کی طرف سے حضرت عبید اللہ بن عمر کے بھائی تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ نہ لیں۔ اُن کے درمیان شدت کی لڑائی ہوگی اور دعویٰ اُنکا ایک ہوگا اور یہاں تک بہت جھوٹے دجال نکل آئیں جو تیس کے قریب ہونگے اُن میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے، زمانہ نزدیک ہو جائے، فتنے ظاہر ہونے لگیں اور قتل کثرت سے ہونے لگیں اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال بہت بڑھ جائے کہ بہتا پھرے یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کہ کوئی اس کی خیرات قبول کرے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو مال دیا جائیگا تو کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بلند و بالا عمارتوں پر فخر کریں اور یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزرے تو کہے:۔ کاش! میں اس کی جگہ ہوتا اور جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے چنانچہ جب وہ طلوع ہوگا اور لوگ اُسے دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن اسوقت کا ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دیگا جبکہ وہ پہلے ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے اندر بھلائی نہ کی ہو اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ دو آدمیوں نے اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے ہونگے لیکن نہ اُن میں کوئی چیز خرید پائیں گے اور نہ انہیں لپیٹ سکیں گے اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لائے گا لیکن اُسے پینے نہیں پائے گا قیامت یوں قائم ہوگی کہ کوئی جانوروں کو حوض پر لے جائے گا لیکن پانی نہیں پلا پائے گا اور قیامت یوں قائم ہوگی کہ کسی نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۱۳۲ ذِكْرِ الدَّجَّالِ

دجّال کا ذکر۔

۱۹۹۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ قَالَ لِي الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ مَا أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَّالِ مَا سَأَلْتُهُ، وَإِنَّهُ قَالَ لِي مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ، قُلْتُ لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ أَنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبْزٍ وَنَهَرَ مَاءٍ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ۔

قیس کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ جتنا میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دجّال کے متعلق پوچھا اتنا کسی اور نے دریافت نہیں کیا اور آپ نے مجھ سے یہی فرمایا کہ تمہیں اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا میں عرض گزار ہوا کہ پوچھتا اس لئے ہوں کہ لوگ کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ ہوگا اور پانی کی نہر ہوگی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے حضور

ف: یہ مضمون اسی جلد کی حدیث ۱۹۹۵ سے ۲۰۰۵ تک ہر حدیث کے اندر موجود ہے اور حدیث ۲۳۲۱ میں بھی ہے کہ دجّال پوری کوشش کے باوجود بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا اور اس مقدس شہر میں طاعون کی وبا بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ مدینہ منورہ کو یہ شرف یوں حاصل ہوا ہے کہ اس جگہ کو رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف دس سال تک میسر آتا رہا اور اللہ کے محبوب اسی مبارک شہر میں آرام فرما ہیں اور قیامت تک اسی کو نوازتے رہیں گے۔ اسی لیے امتِ محمدیہ کے بعض بزرگوں کی نظر میں مدینہ طیبہ تو مکہ مکرمہ سے بھی افضل ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے اس حقیر اور سراپا معصیت بندے کو بھی ان دونوں شہروں کی زیارت نصیب فرمائے، حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ مطہرہ کا شرف نصیب کرے اور ان کی برکتوں سے کچھ حصہ عطا فرمائے، آمین یا الٰہ العالمین۔

۱۹۹۶۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجِيءُ الدَّجَّالُ حَتّٰى يَنْزِلَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ. ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

اسحاق بن عبداللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، دجّال آئے گا یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے ایک جانب آپڑے گا۔ پھر تو مدینہ طیبہ میں تین جھٹکے آئیں گے جن کے باعث ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا۔

۱۹۹۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ الْبَصْرَةَ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

ابراہیم بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مدینہ منورہ کے اندر دجّال کا رعب داخل نہیں ہو سکے گا۔ ان دنوں اس کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے ——— ابن اسحاق، صالح بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ جب میں بصرے گیا تو مجھ سے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۱۹۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلٰكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ.

۱۹۹۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً قُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا ابْنُ مَرْيَمَ ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ قَالُوا هٰذَا الدَّجَّالُ أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ.

۲۰۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَعِيذُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.

۲۰۰۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الدَّجَّالِ إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَّنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَّمَاؤُهُ نَارٌ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی شایان شان ثنا بیان کی، پھر دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔ میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں جس نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا نہ ہو لیکن میں تم سے ایک ایسی بات کہنے لگا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کہی، یعنی وہ (دجّال) کانا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میں سویا ہوا تھا کہ خواب میں اپنے آپ کو خانۂ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا چنانچہ گندمی رنگ اور سیدھے بالوں والے ایک آدمی کو دیکھا کہ اُس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ حضرت ابن مریم۔ پھر جاتے ہوئے میں نے اُدھر توجہ کی تو ایک موٹے تازے آدمی کو دیکھا، جس کا رنگ سرخ، بال گھنگریالے اور آنکھ سے کانا تھا۔ گویا اُس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح تھی، لوگوں نے کہا کہ یہ دجّال ہے اور لوگوں میں سب سے زیادہ بنو خزاعہ کے ایک شخص ابن قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:۔ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی نماز میں دجّال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

ربعی بن حراش نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجّال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اُس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس اُس کی آگ تو پانی اور پانی آگ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسے سنا ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

۲۰۰۲ ـ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كَافِرٌ فِيهِ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۳۳ لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

۲۰۰۳ ـ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ.

۲۰۰۴ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُجْمِرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ.

۲۰۰۵ ـ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا مگر اُس نے اپنی اُمت کو کانے کذاب سے ڈرایا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو گا۔

عُبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے دجال کا طویل ذکر فرمایا اور اُس کے بعد ہم سے یہ بھی فرمایا کہ وہ آئے گا تو مدینہ منورہ کے راستوں سے اندر داخل ہونا اُس پر حرام ہو گا چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک بنجر زمین میں اترے گا تو ایک روز اُس کے پاس ایک ایسا آدمی جائے گا جو اُس وقت سب سے اچھا آدمی ہو گا یا اچھے آدمیوں سے ہو گا۔ وہ کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ذکر فرمایا تھا وہ کہے گا کہ اے لوگو! اگر میں اسے قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دوں تو پھر بھی تمہیں کیا میرے متعلق کوئی شک رہ جائے گا؟ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ پھر وہ اُس آدمی کو قتل کر کے زندہ کر دے گا۔ وہ آدمی کہے گا کہ آج تو مجھے تیرے بارے میں اور زیادہ بصیرت حاصل ہو گئی ہے۔ پس دجال اُس کو پھر قتل کرنا چاہے گا لیکن اب اُس پر قابو نہیں پا سکے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے نہ اُن سے طاعون اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ دجال۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

sunnahschool.blogspot.com

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجَّالُ فَيَجِدُ الْمَلَائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرَبُهَا الدَّجَّالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ؛

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا: ۔ مدینہ منورہ کی طرف دجال آئے گا تو وہاں فرشتوں کو پائے گا جو اس کا پہرہ دیتے رہتے ہوں گے لہٰذا دجال اس کے قریب نہ آسکے گا اور نہ طاعون اگر اللہ نے چاہا۔

بَابٌ ۱۱۳۴ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ ؛

یاجوج ماجوج کا بیان

۲۰۰۶ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ ابْنَةَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَزِعًا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا، قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ ؛

ابوالیمان، شعیب نے زہری سے روایت کی ہے ۔۔۔ اسمٰعیل، اُن کا بھائی، سلیمان، محمد بن ابو عتیق، ابن شہاب، عروہ بن زبیر، زینب بنت ابو سلمہ، اُم حبیبہ بنت ابو سفیان، حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم گھبرائے ہوئے اُن کے پاس تشریف لائے اور فرما رہے تھے: ۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ جس شر میں عرب کی خرابی ہے وہ نزدیک آگیا۔ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے اور اپنی ایک انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر آپ نے بتایا۔ حضرت زینب بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں عرض گزار ہوئی: ۔ یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہم میں نیک آدمی بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب گندگی بڑھ جائے گی

۲۰۰۷ ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، يُفْتَحُ الرَّدْمُ رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ ؛

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھول دی گئی ہے وہیب راوی نے نوے کے عدد کا حلقہ بنا کر بتایا کہ اتنا حلقہ۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

كِتَابُ الْأَحْكَامِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابٌ ۱۱۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: أَطِيْعُوا اللّٰهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۲۰۰۸ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيْرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصٰى أَمِيْرِي فَقَدْ عَصَانِي.

۲۰۰۹ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

بَابٌ ۱۱۳۶ الْأُمَرَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ

۲۰۱۰ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ فَغَضِبَ فَقَامَ

احکام کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور جو تم میں صاحب حکم ہوں

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے سُنا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جس نے میرا حکم مانا اُس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے میری نافرمانی کی تو بیشک اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کا حکم مانا اُس نے میرا حکم مانا اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا پس امام لوگوں کی طرف سے نگران ہے اور اس سے اُن لوگوں کے بارے میں پوچھا جائے گا جو اُس کے ماتحت ہیں اور ہر آدمی اپنے گھر والوں کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں پوچھا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد کے لئے نگران ہے اور اُس سے اُن کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اُس سے اُس کے بارے میں پوچھا جائے گا آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اُس کے ماتحت افراد کے بارے میں۔

سربراہ مملکت قریش سے ہوں گے

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ تک یہ بات پہنچی جبکہ اُن کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے! اور کھڑے ہو کر اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا بیان کی جو اُس کی شان کے لائق ہے پھر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ
فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ فَإِيَّاكُمْ
وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا
الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ
عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ: تَابَعَهُ نُعَيْمٌ
عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ.

۲۰۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا
عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزَالُ
هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ.

بَابُ ۱۱۳۵ أَجْرِ مَنْ قَضَى بِالْحِكْمَةِ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ
اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ.

۲۰۱۲۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا
إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ: لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ
مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ
اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا.

بَابُ ۱۱۳۶ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

۲۰۱۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَإِنِ اسْتُعْمِلَ

کہا:۔ اما بعد! مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور اُن کی گمراہ کُن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو ان سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کو منہ کے بل اُوندھا کرے گا، جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر و زہری نے بھی محمد بن جُبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حکمرانی ہمیشہ قریش میں رہے گی جب تک ان میں دو آدمی بھی باقی رہے۔

حکمت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے کا اجر

اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں (سورۃ المائدہ، آیت ۴۷)

قیس بن ابو حازم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اُسے راہ حق میں لُٹانے کی توفیق بھی مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے۔

گناہ کا کام نہ ہو تو امام کی بات سُننی اور ماننی چاہیے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ امیر کی بات سُنو اور اسکا حکم مانو اگرچہ تمہارے اوپر حبشی غلام کو عامل بنا دیا جائے خواہ اس کا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عليكم عبد حبشي كان رأسه زبيبة ؕ

٢٠١٤۔ حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن الجعد عن ابي رجاء عن ابن عباس يرويه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من رأى من اميره شيئا فكرهه فليصبر فانه ليس احد يفارق الجماعة شبرا فيموت الا مات ميتة جاهلية ؕ

٢٠١٥۔ حدثنا مسدد حدثنا يحيى بن سعيد عن عبيد الله حدثني نافع عن عبد الله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: السمع والطاعة على المرء المسلم فيما احب وكره ما لم يؤمر بمعصية فاذا امر بمعصية فلا سمع ولا طاعة ؕ

٢٠١٦۔ حدثنا عمر بن حفص ابن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش حدثنا سعد بن عبيدة عن ابي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه قال بعث النبي صلى الله عليه وسلم سرية وامر عليهم رجلا من الانصار وامرهم ان يطيعوه فغضب عليهم وقال: اليس قد امر النبي صلى الله عليه وسلم ان تطيعوني قالوا بلى قال عزمت عليكم لما جمعتم حطبا واوقدتم نارا ثم دخلتم فيها، فجمعوا حطبا فاوقدوا فلما هموا بالدخول فقام ينظر بعضهم الى بعض، قال بعضهم انما تبعنا النبي صلى الله عليه وسلم فرارا من النار افندخلها؟ فبينما هم كذلك اذ خمدت النار وسكن غضبه، فذكر للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: لو دخلوها ما خرجوا منها ابدا انما الطاعة في المعروف ؕ

ہے تو مستحق جیسا ہو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جس کو ناپسند کرتا ہے تو صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ تم میں سے جو بھی جماعت سے ایک بالشت برابر جدا ہو پھر مرا تو جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: پسندیدہ اور ناپسندیدہ تمام اُمور میں مسلمان امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا ضروری ہے جب تک وہ گناہ کا حکم نہ کرے اور جب وہ معصیت کا حکم کرے تو نہ اُس کی سُنی جائے اور نہ اطاعت کی جائے۔

ابو عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک فوجی دستہ روانہ کیا اور اُس کا امیر انصار کے ایک آدمی کو مقرر فرمایا تھا پس وہ امیر اُن پر کسی وجہ سے ناراض ہو گیا اور کہا: کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو میری اطاعت کرنے کا حکم نہیں فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا کیوں نہیں! امیر نے کہا کہ میرا یہ ارادہ ہے کہ جب تم ایندھن اکٹھا کر لو پھر تم خوب آگ بھڑکا لو تو اُس کے اندر داخل ہو جانا چنانچہ انہوں نے ایندھن اکٹھا کیا، پھر اُس میں آگ لگادی، پھر جب اُس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو کھڑے ہو کر ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ اُن میں سے بعض نے کہا کہ آگ سے بچنے کیلئے تو ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع کیا ہے پھر کیوں اُس میں داخل ہوں۔ ابھی وہ اس کشمکش میں تھے کہ ادھر آگ بجھ گئی اور ادھر امیر کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اس کے اندر داخل ہو جاتے تو کبھی اُس سے باہر نہ نکلتے کیونکہ اطاعت تو صرف نیک باتوں میں ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۱۳۹ مَنْ لَمْ يَسْأَلِ الْإِمَارَةَ أَعَانَهُ اللّٰهُ

۲۰۱۷۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ يَمِيْنَكَ وَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

باب ۱۱۴۰ مَنْ سَأَلَ الْإِمَارَةَ وُكِلَ إِلَيْهَا

۲۰۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ۔

باب ۱۱۴۱ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

۲۰۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَسَتَكُوْنُ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ عَنْ سَعِيْدٍ

جو حکومت طلب نہ کرے تو اللہ اُس کی مدد کرتا ہے۔

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تمہیں اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھاؤ اور پھر بھلائی اُس کے سوا میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دیدو اور وہ کام کر دو جس کے اندر بھلائی ہو۔

جو حکومت مانگے تو وہ اُس کے حوالے کر دیا جائے گا

امام حسن بصری نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اے عبدالرحمٰن بن سمرہ! امارت نہ مانگو کیونکہ اگر تمہارے مانگنے پر وہ تمہیں دے دی جائے تو تم اُس کے سپرد کر دیے جاؤ گے اور اگر بغیر مانگے تمہیں دی جائے تو اُس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا بیٹھو اور اُس کے ماسوا میں بھلائی دیکھو تو بھلائی کے پہلو کو اختیار کر لو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔

حکومت کی حرص ناپسندیدہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب تم امارت حاصل کرنے کی حرص کرو گے اور عنقریب قیامت کے روز ندامت ہوگی کیونکہ دودھ پلانے والی اچھی اور دودھ چھڑانے والی بُری ہے۔ محمد بن بشار، عبداللہ بن حمران، عبدالحمید، سعید مقبری، عمر و بن حکم نے بھی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے اس کو روایت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَوْلَهُ ؛

۲۰۲۰ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ قَوْمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّجُلَيْنِ أَمِّرْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَهُ ، فَقَالَ : إِنَّا لَا نُوَلِّي هَذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ ؛

بَاب ۱۱۳۲ مَنِ اسْتُرْعِيَ رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ ؛

۲۰۲۱ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا بِنَصِيحَةٍ إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ؛

۲۰۲۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ قَالَ زَائِدَةُ ذَكَرَهُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَيْنَا مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ نَعُودُهُ فَدَخَلَ عُبَيْدُ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ؛

بَاب ۱۱۳۳ مَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ ؛

۲۰۲۳ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ طَرِيفٍ أَبِي تَمِيمَةَ قَالَ شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَجُنْدَبًا وَأَصْحَابَهُ وَهُوَ يُوصِيهِمْ فَقَالُوا هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا ؟ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، قَالَ وَمَنْ يُشَاقِقْ

کیا ہے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اور میری قوم کے دو آدمی ہم تینوں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے امیر مقرر فرما دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا، تو آپ نے فرمایا کہ ہم اُس کو والی نہیں بناتے جو عہدے کا سوال کرے

جو حاکم بنایا گیا اور رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔

عُبید اللہ بن زیاد نے حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُن کے مرض وفات میں عیادت کی حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تم سے ایک ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا۔ کوئی بندہ نہیں کہ اُس کو اللہ تعالیٰ نے رعیت کا حکمران بنایا ہو اور وہ خیر خواہی کے ساتھ اُن کی نگہبانی کا فریضہ ادا نہ کرے مگر وہ جنت کی خوشبو تک نہ پا سکے گا۔

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ ہم حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد بھی اندر داخل ہوئے۔ حضرت معقل نے اُن سے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے چنانچہ حضور نے فرمایا۔ کوئی والی ایسا نہیں کہ مسلمانوں کو اُس کی رعیت بنایا جائے پھر وہ ایسی حالت میں مرے کہ اُن کے حقوق کا غاصب ہو مگر اللہ تعالیٰ اُس پر جنت حرام فرما دیگا

جو لوگوں پر سختی کرے اللہ اُس پر سختی کرے گا

ابو تمیمہ کا بیان ہے کہ میں حضرت صفوان، حضرت جُندب اور اُن کے ساتھیوں کے پاس حاضر ہوا جبکہ وہ (حضرت جُندب) لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے لوگوں نے کہا۔ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سُنا ہے؟ کہا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سُنا۔ جو دکھاوے کے لئے کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اور جو لوگوں پر سختی کرے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَشُقُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالُوا أَوْصِنَا فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْءِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ. قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ: مَنْ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جُنْدَبٌ؟ قَالَ نَعَمْ، جُنْدَبٌ.

بَابٌ ۱۱۳۴ الْقَضَاءِ وَالْفُتْيَا فِي الطَّرِيقِ

وَقَضَى يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الطَّرِيقِ، وَقَضَى الشَّعْبِيُّ عَلَى بَابِ دَارِهِ.

۲۰۲۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجَانِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلٌ عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ.

بَابٌ ۱۱۳۵ مَا ذُكِرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَوَّابٌ

۲۰۲۵ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ تَعْرِفِينَ فُلَانَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهَا وَهِيَ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي. فَقَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ خِلْوٌ مِنْ مُصِيبَتِي. قَالَ فَجَاوَزَهَا وَمَضَى فَمَرَّ

تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُس پر سختی کرے گا لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اور نصیحت فرمائیے۔ فرمایا کہ آدمی کی سب سے پہلے جو چیز گلتی ہے وہ پیٹ ہے پس جس سے ہو سکے وہ نہ کھائے مگر پاک روزی اور جو چاہے کہ اُس کے اور جنت کے درمیان ایک چلو خون بھی حائل نہ ہو تو چاہیے کہ ایسا ہی کرے۔ میں نے امام بخاری سے پوچھا کہ یہ کون فرما رہے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کیا حضرت جندب! فرمایا کہ ہاں حضرت جندب۔

راستہ چلتے ہوئے فیصلہ کرنا اور فتویٰ دینا

یحییٰ بن یعمر نے راستے میں فیصلہ کیا اور شعبی نے اپنے دروازے پر فیصلہ کیا

سالم بن ابو الجعد کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور میں، ہم دونوں مسجد سے نکل رہے تھے کہ مسجد کے دروازے پر ایک آدمی ملا تو وہ عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اس کے لئے کیا تیار کر رکھا ہے؟ وہ آدمی کچھ دیر خاموش رہا، پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں نے اُس کے لئے زیادہ روزہ، نماز اور صدقہ وغیرہ اعمال تو جمع نہیں کیے لیکن میں اللہ اور اُس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ فرمایا کہ تم اُسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔

مذکور ہے کہ حضور کا کوئی دربان نہ تھا

ثابت بنانی کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر کی کسی عورت سے فرما رہے تھے، کیا تم فلاں عورت کو جانتی ہو؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے جبکہ یہ ایک قبر کے پاس رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا۔ اللہ سے ڈرو اور صبر کرو۔ اس نے کہا۔ جائیے، آپ میری مصیبت کو نہیں جانتے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آپ آگے بڑھ گئے۔ پھر اُس کے پاس سے ایک آدمی گزرا اور کہا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بِهَا رَجُلٌ فَقَالَ مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَتْ مَا عَرَفْتُهُ، قَالَ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَاءَتْ إِلَى بَابِهِ فَلَمْ تَجِدْ عَلَيْهِ بَوَّابًا فَقَالَتْ. يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا عَرَفْتُكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ؛

بَاب ۱۱۴۶ الْحَاكِمُ يَحْكُمُ بِالْقَتْلِ عَلَى مَنْ وَجَبَ عَلَيْهِ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي فَوْقَهُ؛

۲۰۲۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الذُّهْلِيُّ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ كَانَ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْأَمِيرِ؛

۲۰۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ وَأَتْبَعَهُ بِمُعَاذٍ؛

۲۰۲۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلًا أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ فَأَتَى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَهُوَ عِنْدَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: مَا لِهَذَا؟ قَالَ أَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّى أَقْتُلَهُ قَضَاءُ اللهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛

بَاب ۱۱۴۷ هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضْبَانُ؛

۲۰۲۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: كَتَبَ أَبُو بَكْرَةَ إِلَى ابْنِهِ وَكَانَ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم سے کیا کہا؟ اُس نے کہا کہ میں نے تو حضور کو نہیں پہچانا۔ اُس نے کہا کہ وہ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر وہ عورت آپ کے دروازے پر آئی تو کوئی دربان نہ پایا چنانچہ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر تو صدمے کے شروع میں ہوتا ہے۔

امام کے ماتحت حاکم کا اُس کے سامنے کسی کے قتل کا حکم دینا

ثمامہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور یوں رہا کرتے تھے جیسا بادشاہ کی عدالت میں تھانیدار

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں (گورنر بنا کر) روانہ فرمایا اور اُن کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل کو بھیج دیا۔

ابو بردہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے اسلام قبول کیا اور پھر یہودی ہو گیا پس حضرت معاذ بن جبل آئے جبکہ وہ آدمی حضرت ابو موسیٰ کے پاس تھا چنانچہ انہوں نے کہا کہ اس نے کیا کیا ہے؟ کہا کہ یہ اسلام قبول کر کے پھر یہودی ہو گیا ہے کہا کہ میں نہیں بیٹھوں گا یہاں تک کہ اسے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فیصلے کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔

کیا غصے کی حالت میں حاکم فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔

عبدالرحمن بن ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادے کے لئے لکھا جبکہ وہ سجستان میں تھا کہ دو آدمیوں کے درمیان

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بِسِجِسْتَانَ بِاَنْ لَا تَقْضِيَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ ؛

اُس وقت فیصلہ نہ کرنا جب تم غصّے کی حالت میں ہو کیونکہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ دو آدمیوں کے درمیان غصّے کی حالت میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے۔

۱۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا فِيْهَا قَالَ فَمَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ اَشَدَّ غَضَبًا فِيْ مَوْعِظَةٍ مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيُوْجِزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الْكَبِيْرَ وَالضَّعِيْفَ وَذَا الْحَاجَةِ ؛

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا:۔ یا رسول اللہ! بیشک خدا کی قسم میں فلاں شخص کی وجہ سے عشاء کی نماز دیر سے پڑھتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں بھی نماز پڑھاتے ہیں راوی کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دوران وعظ اُس دن سے زیادہ ہرگز کبھی ناراض نہیں دیکھا پھر فرمایا کہ اے لوگو! بیشک تم میں سے بعض لوگ بھگانے والے ہیں۔ پس جو تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ اس لئے کہ ان میں بوڑھے، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

۲۰۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ يَعْقُوْبَ الْكِرْمَانِيُّ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَا لَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا ؛

سالم کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ پس حضرت عمر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔ پس اس پر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے رجوع کر لینا چاہیے اور اُسے اپنے پاس رکھنا چاہیے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اُسے حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے۔ پھر اگر اُسے طلاق ہی دینا چاہو تو طلاق دے دینا۔

بَابُ ۱۳۸ مَنْ رَاٰى لِلْقَاضِيْ اَنْ يَحْكُمَ بِعِلْمِهٖ فِيْ اَمْرِ النَّاسِ اِذَا لَمْ يَخَفِ الظُّنُوْنَ وَالتُّهَمَةَ

كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِنْدٍ: خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ وَذٰلِكَ اِذَا كَانَ اَمْرًا مَشْهُوْرًا ؛

قاضی اپنے علم سے بھی فیصلہ کر سکتا ہے۔

جبکہ اُسے لوگوں کی بدگمانی اور تہمت کا خوف نہ ہو جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت ہند سے فرمایا کہ اتنا لے لو جو دستور کے مطابق تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کیلئے کافی ہو یہ اسی وقت ہے جبکہ وہ امر مشہور ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۰۳۲ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ قَالَتْ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ مِنْ حَرَجٍ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ لَهَا: لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ مِنْ مَعْرُوفٍ؛

بَابُ ۱۳۹ الشَّهَادَةِ عَلَى الْخَطِّ الْمَخْتُومِ

وَمَا يَجُوزُ مِنْ ذَلِكَ وَمَا يَضِيقُ عَلَيْهِمْ وَكِتَابِ الْحَاكِمِ إِلَى عَامِلِهِ وَالْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ كِتَابُ الْحَاكِمِ جَائِزٌ إِلَّا فِي الْحُدُودِ ثُمَّ قَالَ: إِنْ كَانَ الْقَتْلُ خَطَأً فَهُوَ جَائِزٌ لِأَنَّ هَذَا مَالٌ بِزَعْمِهِ وَإِنَّمَا صَارَ مَالًا بَعْدَ أَنْ ثَبَتَ الْقَتْلُ. فَالْخَطَأُ وَالْعَمْدُ وَاحِدٌ، وَقَدْ كَتَبَ عُمَرُ إِلَى عَامِلِهِ فِي الْحُدُودِ، وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي سِنٍّ كُسِرَتْ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ كِتَابُ الْقَاضِي إِلَى الْقَاضِي جَائِزٌ إِذَا عَرَفَ الْكِتَابَ وَالْخَاتَمَ وَكَانَ الشَّعْبِيُّ يُجِيزُ الْكِتَابَ الْمَخْتُومَ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقَاضِي. وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوُهُ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الثَّقَفِيُّ شَهِدْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ يَعْلَى قَاضِيَ الْبَصْرَةِ وَإِيَاسَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَالْحَسَنَ وَثُمَامَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ وَبِلَالَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَامِرَ بْنَ عَبِيدَةَ وَعَبَّادَ

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ حاضر بارگاہ ہو کر عرض گزار ہوئیں:۔ یارسول اللہ! خدا کی قسم زمین کے اوپر بسنے والے کسی گھر والے کا ذلیل ہونا مجھے آپ کے گھر والوں کے ذلیل ہونے سے زیادہ پسند نہیں تھا۔ لیکن آج مجھے زمین پر بسنے والے کسی گھر والوں کا معزز ہونا اتنا پسند نہیں جتنا آپ کے گھر والوں کا۔ پھر عرض کی کہ بیشک ابو سفیان ایک بخیل آدمی ہیں، تو کیا میرے اوپر کوئی گناہ ہے کہ میں اُن کے مال میں سے اپنے بچوں کو کھلاؤں؟ فرمایا کہ دستور کے مطابق کھلانے میں تمہارے اوپر کوئی گناہ نہیں ہے۔

مہر لگے ہوئے خط پر گواہی۔

اور یہ کہ کس کے ذریعے گواہی جائز ہے اور کس طرح جائز نہیں ہے اور حاکم کا عامل اور قاضی کے لئے خط لکھنا نیز ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کا خط لکھنا جائز ہے ماسوائے حدود کے اور پھر کہا کہ اگر قتل خطاء ہو تو جائز ہے کیونکہ اُن کے خیال میں یہ مال ہے اور قتل ثابت ہونے کے بعد یہ مال ہو گیا ہے۔ حالانکہ نادانستہ اور دانستہ قتل کا حکم ایک ہے اور حضرت عمر نے اپنے عامل کیلئے حدود میں خط لکھا اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دانت توڑنے کے بارے میں لکھا۔ ابراہیم نخعی کا قول ہے کہ ایک قاضی کا دوسرے قاضی کے لئے خط لکھنا جائز ہے جبکہ وہ اُس کی مہر اور دستخط کو پہچانتا ہو۔ شعبی مہر لگے ہوئے خط کو جائز رکھتے جو قاضی کی طرف سے ہوتا اور حضرت ابن عمر سے بھی اسی طرح منقول ہے معاویہ بن عبدالکریم ثقفی کا قول ہے کہ میں عبدالملک بن یعلیٰ قاضی بصرہ ایاس بن معاویہ، حسن، ثمامہ، عبداللہ بن انس، بلال بن ابو بردہ، عبد اللہ بن بریدہ اسلمی، عامر بن عُبیدہ اور عباد بن منصور کے پاس حاضر ہوا ہوں کہ یہ حضرات گواہوں کے حاضر کیے بغیر قاضیوں کے خطوط کو جائز رکھتے تھے پھر اگر جس کے خلاف خط لکھا گیا،

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بْنِ مَنْصُوْرٍ يُجِيْزُوْنَ كُتُبَ الْقُضَاةِ بِغَيْرِ مَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ، فَإِنْ قَالَ الَّذِيْ جِيْءَ عَلَيْهِ بِالْكِتَابِ إِنَّهُ زُوْرٌ قِيْلَ لَهُ اذْهَبْ فَالْتَمِسِ الْمَخْرَجَ مِنْ ذٰلِكَ، وَأَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَلَى كِتَابِ الْقَاضِي الْبَيِّنَةَ ابْنُ أَبِيْ لَيْلَى وَسَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ. وَقَالَ لَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ جِئْتُ بِكِتَابٍ مِنْ مُوْسَى بْنِ أَنَسٍ قَاضِي الْبَصْرَةِ وَأَقَمْتُ عِنْدَهُ الْبَيِّنَةَ أَنَّ لِيْ عِنْدَ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا وَهُوَ بِالْكُوْفَةِ وَجِئْتُ بِهِ الْقَاسِمَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَأَجَازَهُ. وَكَرِهَ الْحَسَنُ وَأَبُوْ قِلَابَةَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّةٍ حَتّٰى يَعْلَمَ مَا فِيْهَا لِأَنَّهُ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّ فِيْهَا جَوْرًا. وَقَدْ كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ خَيْبَرَ: إِمَّا أَنْ تَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ. وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِيْ شَهَادَةٍ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: إِنْ عَرَفْتَهَا فَاشْهَدْ وَإِلَّا فَلَا تَشْهَدْ.

٢٠٣٣ - حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّوْمِ قَالُوْا إِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِهِ وَنَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ.

بَاب ١٥ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوْا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

وہ کہے کہ یہ خط جھوٹا ہے تو اُس سے کہا جائے گا کہ اس کا ثبوت لاؤ اور سب سے پہلا شخص جس نے قاضی کے خط کے باوجود گواہ طلب کیے وہ ابن ابی لیلیٰ اور سوار بن عبد اللہ ہے۔ ہم سے ابو نعیم نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن محرز نے بیان کیا کہ میں موسیٰ بن انس قاضیٔ بصرہ کی طرف سے خط لایا اور میں نے اُن کے ہاں گواہ قائم کیے کہ فلاں کے پاس جو کوفے میں رہتا ہے میرا اتنا مال ہے۔ پس میں وہ تحریر قاسم بن عبد الرحمٰن کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے جائز رکھی۔ امام حسن بصری اور ابو قلابہ نے وصیت کے گواہ بننے کو ناپسند کیا ہے جب تک یہ اچھی طرح معلوم نہ ہو کہ اُس میں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اُس میں ظلم روا رکھا گیا ہو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہلِ خیبر کے لیے خط لکھا کہ یا تو اپنے ساتھی کی دیت ادا کرو ورنہ لڑنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور زہری نے اُس عورت کی گواہی کے بارے میں کہا جو پردے کے پیچھے سے گواہی دے کہ اگر تم اُس کی آواز پہچانتے ہو تو گواہی دے دو ورنہ گواہی نہ دو۔

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیصر روم کے لیے خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو لوگ عرض گزار ہوئے کہ وہ خط نہیں پڑھتے مگر جو مہر لگا ہوا ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی تیار کروائی، گویا میں اس کی چمک اب بھی دیکھ رہا ہوں اور اس کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

آدمی فیصلہ کرنے کے قابل کب ہوتا ہے

حسن بصری کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکام سے عہد لیا ہے کہ خواہشات کی پیروی نہ کریں لوگوں سے نہ ڈریں اور اللہ کی آیتوں کو دنیاوی مال کے بدلے نہ بیچیں پھر انہوں نے یہ آیت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ثُمَّ قَرَأَ: يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ. وَقَرَأَ: إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا. اسْتُودِعُوا. مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ. وَقَرَأَ: وَدَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ. فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا. فَحَمِدَ سُلَيْمَانَ وَلَمْ يَلُمْ دَاوُدَ وَلَوْلَا مَا ذَكَرَ اللَّهُ مِنْ أَمْرِ هَذَيْنِ لَرَأَيْتُ أَنَّ الْقُضَاةَ هَلَكُوا فَإِنَّهُ أَثْنَى عَلَى هَذَا بِعِلْمِهِ وَعَذَرَ هَذَا بِاجْتِهَادِهِ. وَقَالَ مُزَاحِمُ بْنُ زُفَرَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ أَنْ يَكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا عَفِيفًا صَلِيبًا عَالِمًا سَئُولًا عَنِ الْعِلْمِ۔

پڑھی:۔ اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی۔ بیشک وہ جو اللہ کی راہ میں بھٹکتے ہیں اُن کے لئے سخت عذاب ہے، اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے (سورۂ ص، آیت ۲۶) اور یہ آیت پڑھی:۔ بیشک ہم نے توریت اتاری، اُس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس کے مطابق یہود کو حکم دیتے تھے ہمارے فرمانبردار نبی اور عالم اور فقیہہ کہ اُن سے کتاب اللہ کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اُس پر گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے قلیل قیمت نہ لو اور جو اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ کافر ہیں (سورۂ المائدہ، آیت ۴۴) اِستُحفِظُوا سے مراد ہے حفاظت چاہنا اور یہ آیت پڑھی:۔ اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب کھیتی کا ایک جھگڑا چکاتے تھے، جب رات کو اُس میں کچھ لوگوں کی چھوٹیں اور ہم اُن کے حکم کے وقت حاضر تھے۔ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور اُن دونوں کو حکومت اور علم عطا کیا (سورۂ الانبیاء، آیت ۷۸، ۷۹) پس حضرت سلیمان کی تعریف فرمائی اور حضرت داؤد کو ملامت نہیں کی اور اگر دونوں حضرات کا معاملہ یوں نہ ہوتا جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا تو تم دیکھتے کہ قاضی ہلاک ہو گئے ہوتے کیونکہ ان کی علم کے باعث تعریف کی گئی اور انہیں اجتہاد کی بدولت معذور رکھا گیا۔ مزاحم کا بیان ہے کہ ہم سے عمر بن عبد العزیز نے کہا کہ قاضی کے لئے پانچ باتیں ہیں، اگر ان میں سے ایک بات اُس کے اندر نہ ہو تو اتنا ہی معیوب ہے۔ وہ یہ ہیں:۔ فہم و فراست والا، بُردبار، پاک دامن، سخت اور علمی م

باب ۱۱۵۱ رِزْقِ الْحُكَّامِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا

وَكَانَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي يَأْخُذُ عَلَى الْقَضَاءِ أَجْرًا. وَقَالَتْ عَائِشَةُ يَأْكُلُ الْوَصِيُّ بِقَدْرِ عُمَالَتِهِ وَأَكَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

افسروں اور گورنروں کی تنخواہ

قاضی شُریح قضا کی اُجرت لیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ نے فرمایا کہ وصی اپنی محنت کے مطابق کھائے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نے کھایا۔

۲۰۳۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنُ أُخْتِ

حُویطب بن عبد العزّیٰ کا بیان ہے کہ انہیں عبد اللہ بن سعدی نے بتایا کہ جب وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

نَمِرٍ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا فَقُلْتُ بَلٰى، فَقَالَ عُمَرُ مَا تُرِيدُ إِلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَّأَعْبُدًا وَّأَنَا بِخَيْرٍ وَّأُرِيدُ أَنْ تَكُونَ عُمَالَتِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ قَالَ عُمَرُ لَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَإِلَّا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتّٰى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَّلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ ۔

خلافت میں اُن کے پاس حاضر ہوئے تھے تو حضرت عمر نے اُن سے فرمایا:- کیا مجھ سے یہ بیان نہیں کیا گیا کہ تم لوگوں کا کام کرتے ہو اور جب معاوضہ دیا جاتا ہے تو تم اُسے ناپسند کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ یہی بات ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں مال بھی رکھتا ہوں۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ میری اُجرت مسلمانوں پر خیرات ہوتی رہے۔ حضرت عمر نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو کیونکہ میں بھی ایسا ہی ارادہ رکھتا تھا جو تم رکھتے ہو۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ فلاں کو دے دیجئے کہ وہ مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہے۔ یہاں تک کہ آپ نے مجھے دوبارہ مال عطا فرمایا تو میں نے عرض کی کہ اسے کسی اور کو عطا فرما دیجئے جو مجھ سے بڑھ کر حاجت مند ہو۔ فرمایا کہ اسے لے لو اور مالدار بن کر خیرات کرو۔ اگر مال تمہارے پاس اس طریقے سے آئے کہ تم اُس کے منتظر اور سائل نہ ہو تو اُسے لے لو ورنہ اپنے دل کو اُس کے پیچھے نہ چلاؤ۔ زہری، سالم بن عبداللہ، عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمر کو فرماتے ہوئے سُنا:- نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھے مال عطا فرماتے ہیں تو میں عرض کرتا ہوں کہ اُسے دے دیجئے جو مجھ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ یہاں تک کہ مجھے دوسری دفعہ عطا فرمایا تو میں عرض گزار ہوا کہ اُسے مرحمت فرما دیجئے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے لے کر مالدار ہو جاؤ اور پھر خود خیرات کرو۔ پس جو مال تمہارے پاس اس طرح آئے کہ تم اُس کے منتظر یا سائل نہ ہو تو اُسے لے لو اور جو ایسا نہ ہو تو اُس کے پیچھے

باب ۱۱۵۲ مَنْ قَضٰى وَلَاعَنَ فِي الْمَسْجِدِ

وَلَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَضٰى شُرَيْحٌ وَالشَّعْبِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ فِي الْمَسْجِدِ. وَقَضٰى مَرْوَانُ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِالْيَمِينِ

جو مسجد میں فیصلہ کرے اور لعان بھی

حضرت عمر نے حضور کے منبر کے پاس لعان کیا۔ شریح، شعبی اور یحییٰ بن یعمر نے مسجد میں فیصلے کئے۔ مروان نے زید بن ثابت کو منبر کے پاس قسم کھانے کا حکم دیا۔ حسن بصری اور زرارہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَكَانَ الْحَسَنُ وَزُرَارَةُ بْنُ أَوْفٰى يَقْضِيَانِ فِي الرَّحَبَةِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ ۔

۲۰۳۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ۔

۲۰۳۶ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَهْلٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ ۔

بَابٌ ۱۱۵۳ مَنْ حَكَمَ فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حَدٍّ أَمَرَ أَنْ يُّخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُقَامَ وَقَالَ عُمَرُ أَخْرِجَاهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ نَّحْوُهُ ۔

۲۰۳۷ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ أَرْبَعًا قَالَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ ۔ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجْمِ ۔

بَابٌ ۱۱۵۴ مَوْعِظَةِ الْإِمَامِ لِلْخُصُوْمِ ۔

بن اوفی مسجد کے باہر میدان میں فیصلہ کیا کرتے تھے۔

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں دونوں لعان کرنے والوں کے پاس موجود تھا اور میری عمر اُس وقت پندرہ سال تھی۔ اُن کے درمیان تفریق کروا دی۔

ابن شہاب نے حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ہے۔ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے آدمی کو پائے تو کیا اُسے قتل کر دے؟ اُن دونوں کے درمیان مسجد کے اندر لعان کروایا گیا اور میں موجود تھا۔

جو مسجد میں حکم دے اور مسجد سے باہر حد قائم کرے

حضرت عمر نے فرمایا کہ اسے مسجد سے باہر لے جاؤ اور حضرت علی سے بھی ایسا ہی منقول ہے۔

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد میں تھے اور پکار کر کہا۔ یا رسول اللہ میں زنا کر بیٹھا ہوں آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ جب اُس نے چار مرتبہ اپنے اوپر گواہی دے لی تو آپ نے فرمایا۔ کیا تم پاگل ہو؟ عرض کی نہیں۔ فرمایا کہ اسے لے جا کر سنگسار کر دو۔ ابن شہاب کا بیان ہے کہ میں نے اُس شخص سے سُنا جس نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا فرمایا کہ میں بھی اُن لوگوں میں تھا جنہوں نے اُسے مقام مصلی پر سنگسار کیا۔ اس کو یونس، معمر، ابن جریج، زہری، ابو سلمہ، حضرت جابر نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے رجم کے بارے میں روایت کی۔

امام کا جھگڑنے والوں کو سمجھانا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢٠٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ ۔

بَابُ ١١٥١ الشَّهَادَةُ تَكُونُ عِنْدَ الْحَاكِمِ فِي وِلَايَتِهِ الْقَضَاءَ أَوْ قَبْلَ ذٰلِكَ لِلْخَصْمِ. وَقَالَ شُرَيْحٌ الْقَاضِي وَسَأَلَهُ إِنْسَانٌ الشَّهَادَةَ فَقَالَ: ائْتِ الْأَمِيرَ حَتّٰى أَشْهَدَ لَكَ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: لَوْ رَأَيْتَ رَجُلًا عَلَى حَدٍّ زِنًا أَوْ سَرِقَةٍ وَأَنْتَ أَمِيرٌ فَقَالَ شَهَادَتُكَ شَهَادَةُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ صَدَقْتَ، قَالَ عُمَرُ لَوْلَا أَنْ يَقُولَ النَّاسُ زَادَ عُمَرُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُ آيَةَ الرَّجْمِ بِيَدِي وَأَقَرَّ مَاعِزٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا أَرْبَعًا فَأَمَرَ بِرَجْمِهِ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدَ مَنْ حَضَرَهُ. وَقَالَ حَمَّادٌ إِذَا أَقَرَّ مَرَّةً عِنْدَ الْحَاكِمِ رُجِمَ. وَقَالَ الْحَكَمُ أَرْبَعًا ۔

٢٠٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ: مَنْ لَهُ بَيِّنَةٌ عَلَى قَتِيلٍ قَتَلَهُ فَلَهُ سَلَبُهُ، فَقُمْتُ لِأَلْتَمِسَ بَيِّنَةً عَلَى قَتِيلٍ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا يَشْهَدُ لِي فَجَلَسْتُ، ثُمَّ بَدَا لِي فَذَكَرْتُ أَمْرَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زینب بنتِ اُمِّ سلمہ نے حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک بشر ہوں اور تم اپنے جھگڑے میرے پاس لاتے ہو اور شاید تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو زیادہ چرب زبانی سے پیش کرے۔ پس میں اُس کی بات کو سننے کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ پس جس کو میں اُس کے بھائی کا حق فیصلہ کر کے دے دوں تو وہ اُسے نہ لے کیوں کہ وہ جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔

عہدہ قضا ملنے کے بعد یا پہلے قاضی نے حاکم کے سامنے ایک بات کی شہادت دی ہو تو کیا اُس کے مطابق فیصلہ کر سکتا ہے۔

قاضی شریح کا بیان ہے کہ ایک شخص نے اُن سے گواہی دینے کیلئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ تو بادشاہ کے پاس مقدمہ لے جا تاکہ میں تیری گواہی دوں۔ عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے کہا کہ اگر آپ کسی کو حد والا کام زنا یا چوری کرتے ہوئے دیکھیں اور آپ امیر ہوں۔ چنانچہ فرمایا کہ آپ کی گواہی پھر بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ایک ہو گی کہا کہ آپ سچ فرماتے ہیں حضرت عمر نے کہا کہ اگر لوگوں کے یہ کہنے کا ڈر نہ ہوتا کہ عمر نے اللہ کی کتاب میں اضافہ کر دیا تو میں رجم کی آیت کو اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا ماعز نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور چار مرتبہ زنا کا اقرار کیا تو آپ نے اُسے سنگسار کر دینے کا حکم فرمایا اور کسی سے یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حاضرین کو گواہ بنایا ہو حماد کا قول ہے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حنین کے روز فرمایا۔ جس کے پاس اُس کے مقتول کو قتل کرنے کی شہادت ہو تو اُس کا مال اسی کو ملے گا پس میں اپنے مقتول کا گواہ تلاش کرنے کے لئے کھڑا ہوا لیکن مجھے کوئی نہ ملا جو گواہی دے لہٰذا بیٹھ گیا پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کروں چنانچہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے ایک

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فقال رجل من جلسائه سلاح هذا القتيل الذي يذكر عندي قال فارضه منه، فقال ابو بكر كلا لا يعطه اصيبغ من قريش ويدع اسدا من اسد الله يقاتل عن الله ورسوله قال فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاداه الي فاشتريت منه خرافا فكان اول مال تاثلته . قال لي عبد الله عن الليث فقام النبي صلى الله عليه وسلم فاداه الي . وقال اهل الحجاز الحاكم لا يقضي بعلمه شهد بذلك في ولايته او قبلها . ولو اقر خصم عنده لاخر بحق في مجلس القضاء فانه لا يقضي عليه في قول بعضهم حتى يدعو بشاهدين فيحضرهما اقراره . وقال بعض اهل العراق ما سمع اوراه في مجلس القضاء قضى به وما كان في غيره لم يقض الا بشاهدين . وقال اخرون منهم بل يقضي به لانه مؤتمن وانما يراد من الشهادة معرفة الحق فعلمه اكثر من الشهادة وقال بعضهم يقضي بعلمه في الاموال ولا يقضي في غيرها . وقال القاسم لا ينبغي للحاكم ان يمضي قضاء بعلمه دون علم غيره مع ان علمه اكثر من شهادة غيره ، ولكن فيه تعرضا لتهمة نفسه عند المسلمين و ايقاعا لهم في الظنون . وقد كره النبي صلى الله عليه وسلم الظن فقال : انما هذه صفية ؛

٢٠٣٠ . حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا ابراهيم عن ابن شهاب عن علي بن حسين ان النبي صلى الله عليه وسلم اتته صفية بنت حيي فلما رجعت انطلق معها

نے کہا کہ جس مقتول کا میرے سامنے ذکر کیا جا رہا ہے اُس کے ہتھیار تو میرے پاس ہیں، لہٰذا انہیں مجھ سے راضی کر دیجیے۔ حضرت ابو بکر نے کہا کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ قریش کی ایک چڑیا کو مال دِلا دیا جائے اور اللہ کے شیروں میں سے ایک شیر کو محروم رکھا جائے جو اللہ اور اُس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اُس نے ہتھیار مجھے دے دیے۔ چنانچہ میں نے اُن سے باغ خریدا اور یہ پہلا مال ہے جو مجھے حاصل ہوا۔ مجھ سے عبداللہ نے لیث کے حوالے سے روایت بیان کی کہ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور مجھے ہتھیار دلائے۔ اہل حجاز کا قول ہے کہ حاکم اپنے علم پر فیصلہ نہ کرے خواہ وہ حاکم ہونے کے دوران یا پہلے اُس کا شاہد ہو اور اگر مخالف اُس کے پاس مجلس قضا میں دوسرے کے حق کا اقرار کرے تو بعض اہل حجاز کے نزدیک اس پر فیصلہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ دو گواہوں کو بلا کر اُن کی موجودگی میں اقرار نہ کروایا جائے اور بعض اہل عراق کا قول ہے کہ مجلس قضا میں جو سُنے یا دیکھے اُس پر فیصلہ کر دے اور دوسری جگہ پر بغیر دو گواہوں کے فیصلہ نہ کرے اور اُن میں سے دوسرے حضرات کا قول ہے کہ فیصلہ کر دے کیونکہ وہ امانت دار ہے کیونکہ شہادت سے مراد حق کا معلوم کرنا ہے جس کا علم ہو چکا بلکہ شہادت سے بھی زیادہ بعض حضرات کا قول ہے کہ مالی معاملات میں اپنے علم پر فیصلہ کر سکتا ہے دوسرے اُمور میں نہیں قاسم کا قول ہے کہ حاکم کے لئے یہ جائز نہیں کہ دوسرے معلوم کیے بغیر اپنے علم پر فیصلہ کرے ہاں جبکہ اُس کا علم شہادتوں سے بڑھ کر ہو لیکن اس میں اندیشہ ہے کہ مسلمانوں کے دل میں تہمت کا خیال پیدا ہو جائے اور اُن کے بدگمانی میں پڑنے کا خطرہ

ابن شہاب نے علی بن حسین (امام زین العابدین) سے روایت کی ہے کہ حضرت صفیہ بنت حیی ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آئیں جب واپس لوٹنے لگیں تو آپ اُن کے ساتھ چلے اِن کے پاس سے انصار کے دو شخص گزرے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَمَرَّ بِهِ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَعَاهُمَا فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ، قَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ. رَوَاهُ شُعَيْبٌ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَابْنُ أَبِيْ عَتِيْقٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ يَعْنِي ابْنَ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۱۵۶ أَمْرِ الْوَالِيْ إِذَا وَجَّهَ أَمِيْرَيْنِ إِلَى مَوْضِعٍ أَنْ يَتَطَاوَعَا وَلَا يَتَعَاصَيَا.

۲۰۴۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِيْ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا، وَتَطَاوَعَا. فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسٰى إِنَّهُ يُصْنَعُ بِأَرْضِنَا الْبِتْعُ فَقَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ. وَقَالَ النَّضْرُ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَيَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ وَوَكِيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ ۱۱۵۷ إِجَابَةِ الْحَاكِمِ الدَّعْوَةَ وَقَدْ أَجَابَ عُثْمَانُ عَبْدًا لِلْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ.

۲۰۴۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فُكُّوا الْعَانِيَ وَأَجِيْبُوا الدَّاعِيَ.

بَابُ ۱۱۵۸ هَدَايَا الْعُمَّالِ.

۲۰۴۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا أَبُوْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ أَسَدٍ يُقَالُ لَهُ

تو آپ نے دونوں کو بلا کر فرمایا کہ یہ صفیہ ہیں۔ دونوں نے کہا سبحان اللہ۔ آپ نے فرمایا کہ بیشک شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ اس کو شعیب، ابن مسافر، ابن ابوعتیق، اسحاق بن یحییٰ، زہری، علی بن حسین، حضرت صفیہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

والی نے دو آدمیوں کو ایک جگہ کا امیر بنایا تو انہیں ایک دوسرے کی ماننے اور جھگڑا نہ کرنے کا حکم دینا

ابوبردہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری اور اور حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: لوگوں پر آسانی کرنا، سختی نہ کرنا، انہیں خوش رکھنا متنفر نہ کرنا اور ایک دوسرے کی ماننا۔ حضرت ابوموسیٰ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے علاقے میں تبع نامی شراب تیار کی جاتی ہے۔ فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ نضر، ابوداؤد، یزید بن ہارون، وکیع، شعبہ، سعید، ابوبردہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

حاکم کا دعوت قبول کرنا

حضرت عثمان نے مغیرہ بن شعبہ کے غلام کی دعوت قبول کی تھی۔

ابووائل نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیدی کو چھڑاؤ اور دعوت کرنے والے کی دعوت کو قبول کرو۔

عمال کے تحفے

عروہ بن زبیر نے حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صدقات پر عامل مقرر فرمایا جو بنی اسد کا تھا اور اس کو ابن اللتبیہ کے نام سے پکارا جاتا تھا جب وہ واپس آیا تو کہا کہ یہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ابن الأتبية على صدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا أهدي لي. فقام النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر. قال سفيان أيضا فصعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: ما بال العامل نبعثه فيأتي يقول هذا لك وهذا لي فهلا جلس في بيت أبيه وأمه فينظر أيهدى له أم لا والذي نفسي بيده لا يأتي بشيء إلا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته إن كان بعيرا له رغاء أو بقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرتي إبطيه ألا هل بلغت ثلاثا. قال سفيان قصه علينا الزهري وزاد هشام عن أبيه عن أبي حميد قال: سمع أذناي وأبصرته عيني، وسلوا زيد بن ثابت فإنه سمعه معي ولم يقل الزهري سمع أذني. خوار صوت. والجؤار من تجأرون كصوت البقرة۔

باب ۱۱۵۹ استقضاء الموالي واستعمالهم۔

۲۰۴۴۔ حدثنا عثمان بن صالح حدثنا عبد الله بن وهب أخبرني ابن جريج أن نافعا أخبره أن ابن عمر رضي الله عنهما أخبره قال كان سالم مولى أبي حذيفة يؤم المهاجرين الأولين وأصحاب النبي صلى الله عليه وسلم في مسجد قباء فيهم أبو بكر وعمر وأبو سلمة وزيد وعامر بن ربيعة۔

باب ۱۱۶۰ العرفاء للناس۔

۲۰۴۵۔ حدثنا إسماعيل بن أبي أويس حدثني إسماعيل بن إبراهيم عن عمه موسى بن عقبة قال ابن شهاب حدثني عروة بن الزبير أن مروان بن الحكم والمسور بن مخرمة

آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے۔ سفیان نے یہ بھی کہا ہے کہ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ عامل کا کیا حال ہے ؟ ہم نے اُسے بھیجا تو آکر کہتا ہے کہ یہ مال آپ کیلئے ہے اور یہ میرے لئے ہے۔ بھلا اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھ رہتا اور انتظار کرتا کہ کوئی اُسے تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر کسی نے کوئی چیز رکھی تو وہ قیامت کے روز اُسے اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے حاضر بارگاہ الٰہیہ ہوگا۔ اگر وہ اونٹ ہوا تو بلبلا رہا ہوگا۔ گائے ہے تو ڈکرا رہی ہوگی اور بکری ہے تو ممیاتی ہوگی پھر آپ نے دست مبارک بلند فرمائے یہاں تک کہ ہم نے بغلوں کی سفیدی دیکھی اور تین مرتبہ فرمایا۔ کیا میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا ؟ سفیان کا بیان ہے کہ زہری نے ہم سے یہ واقعہ بیان کیا ہشام اُن کے والد حضرت ابو حمید نے کہا کہ میرے کانوں نے سُنا اور آنکھوں نے دیکھا اور حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ انہوں نے بھی اسے میرے ساتھ سُنا تھا۔ زہری سے یہ منقول نہیں کہ میرے کانوں نے سُنا۔ خوار بمعنی آواز یعنی ڈکرانا اور الجوار تجأرون سے ہے یعنی گائے جیسی آواز۔

غلاموں کو قاضی اور عامل بنانا

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتاتے ہوئے فرمایا کہ سالم مولے ابو حذیفہ مہاجرین اولین اور نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے دیگر اصحاب کی مسجد قبا میں امامت کا فریضہ ادا کیا کرتے تھے اور مقتدیوں میں حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت ابو سلمہ، حضرت زید اور حضرت عامر بن ربیعہ بھی ہوتے

لوگوں سے معروف آدمی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ انہیں مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالے عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے جب مسلمانوں سے ہوازن کے قیدیوں کو آزاد کرنے کے لئے کہا تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِيْنَ أَذِنَ لَهُمُ الْمُسْلِمُوْنَ فِيْ عِتْقِ سَبْيِ هَوَازِنَ: إِنِّيْ لَا أَدْرِيْ مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ فَرَجَعُوْا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرُوْهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ طَيَّبُوْا وَأَذِنُوْا ۔

بَاب ۱۱۶۱ مَا يُكْرَهُ مِنْ ثَنَاءِ السُّلْطَانِ وَإِذَا خَرَجَ قَالَ غَيْرَ ذٰلِكَ ۔

۲۰۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أُنَاسٌ لِابْنِ عُمَرَ إِنَّا نَدْخُلُ عَلٰى سُلْطَانِنَا فَنَقُوْلُ لَهُمْ خِلَافَ مَا نَتَكَلَّمُ إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمْ. قَالَ، كُنَّا نَعُدُّهَا نِفَاقًا ۔

۲۰۴۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَأْتِيْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ ۔

بَاب ۱۱۶۲ الْقَضَاءِ عَلَى الْغَائِبِ ۔

۲۰۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ هِنْدًا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ فَأَحْتَاجُ أَنْ آخُذَ مِنْ مَالِهِ، قَالَ، خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ ۔

بَاب ۱۱۶۳ مَنْ قُضِيَ لَهُ بِحَقِّ أَخِيْهِ فَلَا يَأْخُذْهُ فَإِنَّ قَضَاءَ الْحَاكِمِ لَا يُحِلُّ حَرَامًا وَلَا يُحَرِّمُ حَلَالًا ۔

فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم سے کس نے آزاد کر دئے اور کس نے آزاد نہیں کیے ہیں۔ پس تم جاؤ اور ہمارے پاس اپنے معروف لوگوں کو بھیجو جو تم سے بخوبی واقف ہوں۔ پس لوگ واپس لوٹ گئے اور اپنے سرکردہ حضرات سے بات کی تو وہ حضرات رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بتایا کہ لوگوں نے بطیب خاطر اجازت دی ہے۔

بادشاہ کے سامنے اُس کی تعریف کرنا اور جانے پر برائی کرنا مکروہ ہے۔

عاصم بن محمد نے محمد بن زید سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہا کہ جب ہم اپنے بادشاہ کے پاس جاتے ہیں تو کچھ کہتے ہیں اور جب اُن کے پاس سے آجاتے ہیں تو پہلی باتوں کے خلاف کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تو اسے نفاق شمار کرتے ہیں۔

عراک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تمام لوگوں سے بُرا دو غلہ آدمی ہے جو ان کے پاس آئے تو کچھ کہے اور اُن کے پاس جائے تو کچھ اور کہے۔

غائب کا فیصلہ

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ حضرت ہند نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہیں تو مجھے اُن کے مال میں سے لینے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ فرمایا کہ دستور کے مطابق اتنا مال لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہارے بچوں کے لیے کافی ہو جائے۔

جس کو قاضی نے اس کے بھائی کا حق دلایا تو وہ نہ لے کیونکہ حاکم حرام کو حلال اور حلال کو حرام نہیں کرسکتا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۰۴۹۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا إبراهيم بن سعد عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني عروة بن الزبير أن زينب ابنة أبي سلمة أخبرته أن أم سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أخبرتها عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه سمع خصومة بباب حجرته فخرج إليهم فقال: إنما أنا بشر وإنه يأتيني الخصم فلعل بعضكم أن يكون أبلغ من بعض فأحسب أنه صادق فأقضي له بذلك فمن قضيت له بحق مسلم فإنما هي قطعة من النار فليأخذها أو ليتركها۔

۲۰۵۰۔ حدثنا إسماعيل قال حدثني مالك عن ابن شهاب عن عروة بن الزبير عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم أنها قالت كان عتبة بن أبي وقاص عهد إلى أخيه سعد بن أبي وقاص أن ابن وليدة زمعة مني فاقبضه إليك، فلما كان عام الفتح أخذه سعد فقال ابن أخي قد كان عهد إلي فيه، فقام إليه عبد بن زمعة فقال أخي وابن وليدة أبي ولد على فراشه فتساوقا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد يا رسول الله ابن أخي كان عهد إلي فيه، وقال عبد بن زمعة: أخي وابن وليدة أبي ولد على فراشه، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هو لك يا عبد بن زمعة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الولد للفراش وللعاهر الحجر ثم قال لسودة بنت زمعة احتجبي منه لما رأى من شبهه بعتبة فما رآها حتى لقي الله تعالى۔

زینب بنت ابوسلمہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتی تھیں کہ آپ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو اُن کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ـ میں ایک بشر ہوں اور میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ اُن میں سے ایک فریق اپنا موقف بیان کرنے میں دوسرے سے زیادہ چرب زبان ہو اور میں اُسے سچا جان لوں اور اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ تو جس کو اس طرح میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ اب جو چاہے اُسے لے اور جو چاہے اُسے چھوڑ دے۔

عُروہ بن زُبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عُتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص سے عہد لیا کہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا مجھ سے ہے لہٰذا تم اُسے اپنی تحویل میں لے لینا۔ فتح مکہ کے سال حضرت سعد نے اُسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے جس کے بارے میں مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ پس حضرت عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی اور میرے والد کی لونڈی کا بیٹا ہے جو اُن کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ پس دونوں حضرات اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ میرا بھتیجا ہے اور اس کے متعلق مجھ سے عہد لیا گیا ہے۔ حضرت عبد بن زمعہ نے کہا کہ میرا بھائی اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اُن کے بستر پر ہی پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عبد بن زمعہ! یہ تمہارا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچہ اسی کا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کے لئے پتھر ہیں۔ پھر حضرت سودہ بنت زمعہ سے فرمایا کہ اس لڑکے سے پردہ کرنا کیونکہ یہ عُتبہ سے مشابہت رکھتا ہے۔ چنانچہ اُس لڑکے نے انہیں نہیں دیکھا یہاں تک کہ اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۱۶۴ الحُكْمِ فِي الْبِئْرِ وَنَحْوِهَا

۲۰۵۱۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِفُ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ مَالًا وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ فَجَاءَ الْأَشْعَثُ وَعَبْدُ اللَّهِ يُحَدِّثُهُمْ فَقَالَ فِيَّ نَزَلَتْ وَفِي رَجُلٍ خَاصَمْتُهُ فِي بِئْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا. قَالَ فَلْيَحْلِفْ. قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ فَنَزَلَتْ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ الْآيَةَ.

باب ۱۱۶۵ الْقَضَاءِ فِي كَثِيرِ الْمَالِ وَقَلِيلِهِ

وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ سَوَاءٌ.

۲۰۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَبَةَ خِصَامٍ عِنْدَ بَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضًا أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ أَقْضِي لَهُ بِذَلِكَ وَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَدَعْهَا.

باب ۱۱۶۶ بَيْعِ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ أَمْوَالَهُمْ وَضِيَاعَهُمْ

وَقَدْ بَاعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نُعَيْمِ بْنِ النَّحَّامِ.

کنوئیں وغیرہ کا حکم

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جو دوسرے کا مال ہڑپ کرنے کے لئے قسم کھائے اور جو اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہوگا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:۔ بیشک جو لوگ اللہ کے عہد کو بیچتے ہیں.... (سورۂ آل عمران، آیت ۷۷)۔ پس حضرت اشعث بن قیس آ گئے اور حضرت عبداللہ بن مسعود یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے کہا کہ یہ تو میرے متعلق نازل ہوئی ہے اور میرا ہی ایک شخص سے کنوئیں کے بارے میں جھگڑا ہوا تھا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ میں عرض گزار ہوا کہ نہیں فرمایا تو وہ قسم کھائے گا میں نے عرض کی کہ وہ تو قسم کھا جائے گا پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ بیشک جو اللہ کے عہد

[illegible]

تھوڑے یا زیادہ مال کا فیصلہ کرنا

ابن عیینہ نے ابن شبرمہ سے روایت کی ہے کہ تھوڑے اور زیادہ مال کا فیصلہ کرنا ایک جیسا ہے۔

زینب بنت ابو سلمہ کا بیان ہے کہ اُن کی والدہ ماجدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے دروازے کے باہر جھگڑے کی آواز سُنی تو آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ میں ایک بشر ہوں، میرے پاس دونوں فریق آتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ایک دوسرے سے زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو۔ چنانچہ میں اُسے سچا سمجھ کر اُس کے کہنے کے مطابق فیصلہ کر دوں تو جس کو میں نے دوسرے مسلمان کا حق دلا دیا وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے اب چاہے اُسے لے یا چھوڑ دے۔

امام کا لوگوں کے مال اور جائداد کو فروخت کرنا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نعیم بن نحام کی طرف سے مال بیچا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۰۵۳۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَعْتَقَ غُلَامًا عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ ثُمَّ أَرْسَلَ بِثَمَنِهِ إِلَيْهِ۔

بَاب ۱۱۶۷ مَنْ لَمْ يَكْتَرِثْ بِطَعْنِ مَنْ لَا يَعْلَمُ فِي الْأُمَرَاءِ حَدِيثًا۔

۲۰۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطُعِنَ فِي إِمَارَتِهِ وَقَالَ إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

بَاب ۱۱۶۸ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ وَهُوَ الدَّائِمُ فِي الْخُصُومَةِ. لُدًّا: عُوجًا۔

۲۰۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

بَاب ۱۱۶۹ إِذَا قَضَى الْحَاكِمُ بِجَوْرٍ أَوْ خِلَافِ أَهْلِ الْعِلْمِ فَهُوَ رَدٌّ۔

۲۰۵۶۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدًا

عطاء بن ابی رباح نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو مُدبّر کر دیا اور اس کے سوا اُس کے پاس اور مال نہیں ہے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا اور اس کی قیمت اُس صحابی کیلئے بھیج دی۔

جو اُمراء کے بارے میں لاعلمی کے تحت بات کرے کو طعن شمار نہیں کرتا

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اُس کا امیر حضرت اسامہ بن زید کو مقرر فرمایا پس اُن کی امارت پر طعنہ زنی کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ تم اُس کی امارت پر کیا طعن کرتے ہو بلکہ تم تو اس سے پہلے اُس کے والد ماجد کی امارت پر بھی طعن کرتے تھے حالانکہ خدا کی قسم وہ امارت کے لئے موزوں آدمی تھا اور وہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے تھا اور اُس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے پیارے آدمیوں سے ہے۔

بہت زیادہ جھگڑنے والا

لُدًّا سے مراد ہے جھگڑالو، اوندھی کھوپڑی والا

ابن ابی ملیکہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو جھگڑالو ہو (یعنی بات بات پر ہر کسی کے ساتھ جھگڑتا پھرے)۔

جب حاکم ظالمانہ یا اہل علم کے خلاف فیصلہ دے تو وہ رد کیا جائے۔

سالم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد کو روانہ کیا۔ نعیم، عبداللہ، معمر، زہری، سالم بن عبداللہ نے اپنے والد

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ح وَحَدَّثَنِي نُعَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَقَالُوا صَبَأْنَا صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَأَمَرَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا أَنْ يَقْتُلَ أَسِيرَهُ، فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَرَّتَيْنِ ۔

بَابُ ۱۱ الْإِمَامُ يَأْتِي قَوْمًا فَيُصْلِحُ بَيْنَهُمْ ۔

۲۰۵۷ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرٍو فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَأَقَامَ وَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فِي الصَّلَاةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتَّى يَفْرُغَ، فَلَمَّا رَأَى التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَلَيْهِ الْتَفَتَ فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِ امْضِهْ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللهَ عَلَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرَى، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ماجد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا تو وہ لوگ اچھی طرح نہیں کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے بلکہ انہوں نے کہا، ہم پھر گئے، ہم دین سے پھر گئے۔ چنانچہ حضرت خالد لوگوں کو قتل اور قید کرنے لگے اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس قیدی بھیجا اور حکم دیا کہ ہر ایک اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ پس میں نے کہا کہ خدا کی قسم، میں تو اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرے ساتھیوں میں سے بھی کسی نے اپنے قیدی کو قتل نہ کیا۔ پس ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ نے دو مرتبہ یہ کہا۔ اے اللہ! میں اس سے بری ہوں جو خالد نے کیا ہے۔

امام کا کسی قوم کے پاس آکر اُن کی صلح کروانا

ابو حازم مدینی کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بنی عمرو کے درمیان لڑائی ہو گئی۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا پتہ لگا تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھی اور پھر صلح کروانے کے لئے اُن کے پاس تشریف لے گئے۔ جب نماز عصر کا وقت ہو گیا تو حضرت بلال نے اذان کہی اور اقامت پڑھی اور حضرت ابوبکر سے کہا گیا تو یہ نماز پڑھانے کیلئے آگے ہوئے اور جب حضرت ابوبکر نماز پڑھا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی تشریف لے آئے۔ لوگوں پر یہ بات گراں گزری یہاں تک کہ آپ حضرت ابوبکر کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور پھر اُس صف میں چلے گئے جو اُن کے نزدیک تھی۔ راوی کا بیان ہے کہ لوگوں نے تالیاں بجائیں لیکن حضرت ابوبکر جب نماز پڑھتے تو فارغ ہونے تک کسی طرف توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ تالیاں بجانا بند نہیں کرتے تو انہوں نے ادھر اُدھر توجہ کی اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے پیچھے دیکھا مگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ نماز جاری رکھیں اور اشارہ ہاتھ سے کیا چنانچہ حضرت ابوبکر تھوڑی دیر ٹھہرے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ گئے جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وسلم بالناس، فلما قضى صلاته قال: يا أبا بكر ما منعك إذ أومأت إليك أن لا تكون مضيت قال لم يكن لابن أبي قحافة أن يؤم النبي صلى الله عليه وسلم، وقال للقوم إذا نابكم أمر فليسبح الرجال وليصفح النساء۔

باب يستحب للكاتب أن يكون أمينا عاقلا۔

٢٠٥٨- حدثنا محمد بن عبيد الله أبو ثابت حدثنا إبراهيم بن سعد عن ابن شهاب عن عبيد الله بن السباق عن زيد بن ثابت قال بعث إلي أبو بكر لمقتل أهل اليمامة وعنده عمر فقال أبو بكر إن عمر أتاني فقال: إن القتل قد استحر يوم اليمامة بقراء القرآن وإني أخشى أن يستحر القتل بقراء القرآن في المواطن كلها فيذهب قرآن كثير، وإني أرى أن تأمر بجمع القرآن، قلت كيف أفعل شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ فقال عمر: هو والله خير، فلم يزل عمر يراجعني في ذلك حتى شرح الله صدري للذي شرح له صدر عمر، ورأيت في ذلك الذي رأى عمر، قال زيد قال أبو بكر: وإنك رجل شاب عاقل لا نتهمك، قد كنت تكتب الوحي لرسول الله صلى الله عليه وسلم فتتبع القرآن فاجمعه، قال زيد: فوالله لو كلفني نقل جبل من الجبال ما كان بأثقل علي مما كلفني من جمع القرآن، قلت كيف تفعلان شيئا لم يفعله رسول الله صلى الله عليه وسلم؟ قال أبو بكر هو والله خير، فلم يزل يحث مراجعتي حتى شرح الله صدري للذي شرح الله له صدر أبي بكر وعمر، ورأيت في ذلك الذي رأيا، فتتبعت

علیہ وسلم نے یہ بات دیکھی تو آگے بڑھ گئے اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تو نماز جاری رکھنے سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ عرض گزار ہوئے کہ ابن ابی قحافہ کی یہ مجال نہیں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

کاتب کے لیے مستحب ہے کہ امانت دار اور عاقل ہو

عبید اللہ بن سباق کا بیان ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مقتل یمامہ کے باعث حضرت ابوبکر نے مجھے بلایا اور ان کے پاس حضرت عمر بھی تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میرے پاس حضرت عمر آ کر کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے قاری شہید ہو گئے اور مجھے ڈر ہے کہ دیگر تمام مقامات پر قرآن کریم کے قاری اسی طرح شہید ہوتے رہے تو قرآن کریم کا اکثر حصہ ضائع ہو جائے گا لہٰذا میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کریم کو جمع کرنے کا حکم دیں میں نے جواب دیا کہ میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا چنانچہ عمر نے کہا، لیکن خدا کی قسم وہ بہتر ہے چنانچہ حضرت عمر اس کے متعلق برابر اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے میرا بھی سینہ کھول دیا جس کے لئے حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا اور میرا نظریہ بھی (وہی) ہو گیا جو حضرت عمر کا تھا۔ حضرت زید کا بیان ہے کہ حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ تم نوجوان اور عقلمند آدمی ہو نیز تم پر لوگ کسی قسم کا الزام بھی عائد نہیں کرتے اور تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وحی بھی لکھتے رہے ہو۔ لہٰذا تلاش کر کے تم ہی قرآن کریم کو جمع کرو حضرت زید فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیا جاتا تو وہ بھی مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا قرآن کریم کا جمع کرنا میں عرض گزار ہوا کہ آپ دونوں وہ کام کیوں کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ نے نہیں کیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا، خدا کی قسم یہ بہتر ہے چنانچہ وہ برابر مجھے اس پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الْعُسُبِ وَالرِّقَاعِ وَاللِّخَافِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ، فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنْفُسِكُمْ إِلَى آخِرِهَا مَعَ خُزَيْمَةَ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَأَلْحَقْتُهَا فِي سُورَتِهَا، وَكَانَتِ الصُّحُفُ عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ عِنْدَ عُمَرَ حَيَاتَهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ عِنْدَ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ اللِّخَافُ يَعْنِي الْخَزَفَ۔

اس کے لیے میرا سینہ بھی اسی طرح کھول دیا جیسے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے سینے کھولے تھے اور میری بھی وہی رائے ہوگئی جو اُن دونوں حضرات کی تھی چنانچہ میں نے قرآن آیات کو تلاش کرنا شروع کر دیا اور میں نے کھجور کے پتوں، کھالوں، ٹھیکریوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرنا شروع کر دیا چنانچہ مجھے سورۂ التوبہ کی آخری آیت لقد جاءکم رسول من انفسکم سے آخر تک حضرت خزیمہ یا حضرت ابوخزیمہ سے ملی تو میں نے اُسے اسی سورت میں لگا دیا چنانچہ قرآن کریم کا یہ جمع شدہ نسخہ اُن کی زندگی میں حضرت ابوبکر کے پاس رہا یہاں تک کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا۔ پھر زندگی بھر حضرت عمر کے پاس رہا جب انہیں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس بلا لیا تو ۲۰۵۸۔ حضرت حفصہ بنت عمر کے پاس رہا۔ محمد بن عبیداللہ کا بیان ہے کہ لخاف سے مراد ٹھیکریاں ہیں۔

ف: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر قرآن مجید ایک جگہ جمع کروایا۔ حالانکہ یہ کام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہیں کیا تھا۔ جن حضرات کو مسلمانوں کے کتنے ہی کام شرک اور بدعت نظر آتے ہیں اور بات بات پر مسلمانوں کو شرک و بدعت کی سوغات دیتے رہتے ہیں، وہ اگر شرک و بدعت کی تعریف کسی صاحب نظر سے معلوم کر لیں یا نجدیت کی عینک اتار کر کتب دینیہ کو دیکھیں گے تو صورت حال کچھ اور ہی نظر آئے گی۔ بعض حضرات خیر القرون وغیرہ کی بدعت میں چکر لگاتے ہیں تو انہیں بھی نظر آجائے گا کہ اگر صرف قرآن مجید ہی کو دیکھیں گے تو خیر القرون تو رہا ایک طرف اس پر آج تک کام ہوتا آرہا ہے اور اسے یہ حضرات بھی جائز سمجھتے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ قرآن کریم پر قیامت تک کام ہوتا رہے گا۔ کیا اس سارے کام کو بدعت قرار دیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں ——— ہر نیا کام بدعت نہیں بلکہ بدعت وہ نیا کام ہے جس کے کرنے سے کوئی سنت مٹتی ہو۔ ایسا فعل سنت کی مخالفت کے باعث مذموم اور بدعت قرار پاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

باب ۱۱۷۲ كِتَابُ الْحَاكِمِ إِلَى عُمَّالِهِ وَالْقَاضِي إِلَى أُمَنَائِهِ؛

حاکم کا اپنے عاملوں، قاضیوں امینوں کے لئے خط لکھنا

۲۰۵۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى ح حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي لَيْلَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ هُوَ وَرِجَالٌ مِّنْ كُبَرَاءِ قَوْمِهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَّمُحَيِّصَةَ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ أَصَابَهُمْ فَأُخْبِرَ مُحَيِّصَةُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ قُتِلَ وَطُرِحَ فِي فَقِيرٍ أَوْ عَيْنٍ فَأَتَى يَهُودَ فَقَالَ أَنْتُمْ وَاللهِ قَتَلْتُمُوهُ قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ

عبداللہ بن یوسف، مالک، ابو لیلیٰ ۔ اسمٰعیل، مالک، ابو لیلیٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمن بن سہل نے سہل بن ابو حثمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے اور اُن کی قوم کے بڑے بڑے لوگوں نے بتایا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بھوک سے تنگ آکر خیبر کی طرف گئے تو عبداللہ کو کسی نے قتل کر کے گڑھے یا چشمے میں پھینک دیا پس یہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہا کہ خدا کی قسم تم نے اُسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ہم نے قتل نہیں کیا پھر یہ چلے آئے اور اپنی قوم میں پہنچے پس اُن سے ذکر کیا نیز وہ اور اُن کے بھائی حویصہ جو اُن سے بڑے تھے اور عبدالرحمن بن سہل عرض کرنے کیلئے گئے اور وہی ہیں

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَاللهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى قَوْمِهِ فَذَكَرَ لَهُمْ وَأَقْبَلَ هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِي كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ: كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ وَإِمَّا أَنْ يُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ بِهِ فَكُتِبَ مَا قَتَلْنَاهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَمُحَيِّصَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَتَحْلِفُونَ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ؟ قَالُوا لَا قَالَ: أَفَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُودُ؟ قَالُوا لَيْسُوا بِمُسْلِمِينَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتَّى أُدْخِلَتِ الدَّارَ. قَالَ سَهْلٌ فَرَكَضَتْنِي مِنْهَا نَاقَةٌ.

بَاب ۱۱۷۳ هَلْ يَجُوزُ لِلْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ رَجُلًا وَحْدَهُ لِلنَّظَرِ فِي الْأُمُورِ

۲۰۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ صَدَقَ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَقَالُوا لِي عَلَى ابْنِكَ الرَّجْمُ فَفَدَيْتُ ابْنِي مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَقَالُوا إِنَّمَا عَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ

وہ جو خیبر گئے تھے چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مُحیصہ سے فرمایا کہ بڑے کو بات کرنے دو چنانچہ حُویصہ نے بات کی اور پھر مُحیصہ نے پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یا تو دیت ادا کریں گے یا لڑائی کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُن کے لئے مکتوب گرامی ارسال فرمایا انہوں نے جواب میں لکھا کہ ہم نے اُسے قتل نہیں کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حُویصہ، مُحیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا کیا تم قسم کھا کر اپنے ساتھی کے خون کے مستحق بننے کے لئے تیار ہو؟ انہوں نے انکار کیا۔ فرمایا کہ پھر یہودی تمہیں قسم دیں گے عرض گزار ہوئے وہ تو مسلمان نہیں ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت کی سَو اُونٹنیاں ادا کر دیں، یہاں تک کہ اُن کے گھر میں داخل کر دی گئیں۔ حضرت سہل فرماتے ہیں کہ اُن میں سے ایک اُونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

کیا حاکم کے لئے جائز ہے کہ حالات معلوم کرنے کے ایک ہی آدمی روانہ کرے

عُبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرما دیجئے۔ اُس کے فریق مخالف نے کہا کہ اس نے درست کہا ہے، واقعی ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق فرمائیے اور اسے۔ اعرابی نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا چنانچہ اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا لوگوں نے کہا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سَو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہلِ علم سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا۔ نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ - لِرَجُلٍ - فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا ؛

بَابٌ ۱۱۷۴ تَرْجَمَةِ الْحُكَّامِ وَهَلْ يَجُوزُ تَرْجُمَانٌ وَاحِدٌ. وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَتَعَلَّمَ كِتَابَ الْيَهُودِ حَتَّى كَتَبْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُتُبَهُ وَأَقْرَأْتُهُ كُتُبَهُمْ إِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ عُمَرُ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعُثْمَانُ مَاذَا تَقُولُ هٰذِهِ ؟ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَاطِبٍ فَقُلْتُ، تُخْبِرُكَ بِصَاحِبِهِمَا الَّذِي صَنَعَ بِهِمَا. وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَا بُدَّ لِلْحَاكِمِ مِنْ مُتَرْجِمَيْنِ ؛

۲۰۶۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هٰذَا فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ ؛

بَابٌ ۱۱۷۵ مُحَاسَبَةِ الْإِمَامِ عُمَّالَهُ ؛

۲۰۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ ابْنَ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہارا فیصلہ ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لئے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور

حکام کے ترجمان اور کیا ایک ترجمان رکھنا جائز ہے۔

خارجہ بن زید بن ثابت نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ یہود کی کتابت سیکھیں، یہاں تک کہ وہ آپ کے خطوط لکھنے اور آپ کے نام آنے والے خطوط کو پڑھ کر سنانے لگے حضرت عمر نے فرمایا جب کہ اُن کے پاس حضرت علی، حضرت عبد الرحمٰن اور حضرت عثمان بھی بیٹھے کہ یہ عورت کیا کہتی ہے!

حضرت عبد الرحمٰن بن حاطب کا بیان ہے کہ میں نے کہا کہ یہ آپ کو اپنے ساتھی کے متعلق بتا رہی ہے جس نے اس کے ساتھ بُرا فعل کیا ہے ابو جمرہ کا بیان ہے کہ میں ابن عباس اور لوگوں کے درمیان ترجمانی کیا کرتا تھا بعض لوگوں کا قول ہے کہ حاکم کے لئے اس کے سوا چارہ کار نہیں کہ اُس کے پاس دو مترجم ہوں۔

عُبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ انہیں حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے قریش کے کچھ لوگوں کے ساتھ مجھے بھی بلا بھیجا۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں اس (ابو سفیان) سے پوچھنے والا ہوں اگر یہ جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کر دینا پھر باقی حدیث بیان کی۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ ان سے کہو کہ جو تم نے کہا ہے اگر وہ سچ ہے تو وہ میرے دونوں قدموں کے نیچے کی زمین کا بھی مالک ہو جائے گا۔

امام کا اپنے عمّال کا محاسبہ کرنا

حضرت ابو حُمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابن اُتبیہ کو بنی سُلیم کے صدقات کا عامل بنایا تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس آیا اور اُس سے حساب لیا گیا تو کہا۔ یہ مال آپ کا ہے اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وحاسبه قال هذا الذي لكم وهذه هدية أهديت لي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا جلست في بيت أبيك وبيت أمك حتى تأتيك هديتك إن كنت صادقا، ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فخطب الناس وحمد الله وأثنى عليه ثم قال: أما بعد فإني أستعمل رجالا منكم على أمور مما ولاني الله فيأتي أحدكم فيقول هذا لكم وهذه هدية أهديت لي فهلا جلس في بيت أبيه وبيت أمه حتى تأتيه هديته إن كان صادقا فوالله لا يأخذ أحدكم منها شيئا، قال هشام بغير حقه إلا جاء الله يحمله يوم القيامة ألا فلأعرفن ما جاء الله رجل ببعير له رغاء أو ببقرة لها خوار أو شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأيت بياض إبطيه ألا هل بلغت؟

باب ۱۱۷۶ بطانة الإمام وأهل مشورته. البطانة: الدخلاء:

۲۰۶۳۔ حدثنا أصبغ أخبرنا ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن أبي سلمة عن أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له بطانتان بطانة تأمره بالمعروف وتحضه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحضه عليه، فالمعصوم من عصم الله تعالى. وقال سليمان عن يحيى أخبرني ابن شهاب بهذا. وعن ابن أبي عتيق وموسى عن ابن شهاب مثله وقال شعيب عن الزهري حدثني أبو سلمة عن أبي سعيد

اور یہ مجھے ہدیہ کے طور پر دیا گیا ہے چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھلا تم اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھے رہے یہاں تک کہ تمہارا ہدیہ تمہارے پاس آجاتا اگر تم سچے ہو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:۔ اما بعد میں تم میں سے بعض لوگوں کو ایسے اُمور کا عامل بناتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے مالک بنایا ہے پس تم میں سے ایک آکر کہتا ہے کہ یہ آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔ بھلا وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا یہاں تک کہ اگر وہ سچا ہے تو ہدیہ اس کے پاس آجاتا خدا کی قسم، تم میں سے کوئی اس مال سے کوئی چیز نہیں لیتا۔ ہشام کا بیان ہے کہ بغیر حق کے مگر قیامت کے روز اُسے اٹھائے ہوئے بارگاہ الٰہیہ میں حاضر ہو گا۔ اونٹ بلبلاتا ہو گا۔ گائے ڈکراتی ہو گی اور بکری ممیاتی ہو گی پھر آپ نے اپنے دست مبارک اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی (اور فرمایا) بتاؤ کیا میں نے خدا کا پیغام پہنچا دیا۔

امام کے رازدار اور مُشیر معاملات میں دخل رکھنے والے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا اور نہ کسی کو خلافت دی گئی مگر اس کے دو مشیر تھے ایک مشیر اُسے اچھی باتوں کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا جبکہ دوسرا مشیر اُسے شر کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا لہٰذا معصوم وہی ہے جس کو اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔ سلیمان، یحییٰ، ابن شہاب نے اسی طرح روایت کی ہے ــــ ابن ابی عتیق، موسیٰ نے ابن شہاب سے اسی طرح روایت کی ہے۔ شعیب، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ کا قول روایت کیا ہے ــــ اوزاعی، معاویہ بن سلام، زہری، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَوْلَهُ. وَقَالَ الْأَوْزَاعِيُّ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حُسَيْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَوْلَهُ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي صَفْوَانُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابٌ كَيْفَ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ.

۲۰۶۳ - **حَدَّثَنَا** إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ، وَأَنْ نَقُومَ أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ.

۲۰۶۵ - **حَدَّثَنَا** عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ، فَأَجَابُوا ؎

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا
عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدًا

۲۰۶۶ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ.

۲۰۶۷ - **حَدَّثَنَا** مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ

تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اس کی روایت کی ہے ــــــ ابن ابو حسین اور سعید بن زیادہ، ابوسلمہ نے حضرت ابوسعید خدری کا قول روایت کیا ہے ــــــ عبید اللہ بن ابو جعفر، صفوان، ابوسلمہ، حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

امام سے لوگ کس طرح بیعت کریں

ولید بن عبادہ کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہر بات سنیں گے اور اطاعت کریں گے خواہ خوشی ہو یا غمی اور حاکم سے حکومت کے لئے نہیں لڑیں گے اور حق پر قائم رہیں گے یا حق بات کہیں گے خواہ کسی بھی جگہ پر ہوں اور خدا کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

حمید نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سردیوں میں صبح کے وقت باہر نکلے جب کہ مہاجرین اور انصار خندق کھود رہے تھے چنانچہ آپ نے کہا:- اے اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما دے۔ پس لوگوں نے جواب دیا:-

بک گئے ہیں ہم محمد مصطفیٰ کے ہاتھ پر
دم بدم عزم جہاد اپنا رہے گا عمر بھر

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے ہم آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرتے تو آپ فرماتے: جہاں تک تمہاری استطاعت ہو۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

سفيان حدثنا عبد الله بن دينار قال شهدت ابن عمر حيث اجتمع الناس على عبد الملك قال كتب اني اقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك امير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله ما استطعت وان بني قد اقروا بمثل ذلك۔

٢٠٦٨۔ حدثنا يعقوب بن ابراهيم حدثنا هشيم اخبرنا سيار عن الشعبي عن جرير بن عبد الله قال بايعت النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فلقنني فيما استطعت والنصح لكل مسلم۔

٢٠٦٩۔ حدثنا عمرو بن علي حدثنا يحيى عن سفيان قال حدثني عبد الله بن دينار قال لما بايع الناس عبد الملك كتب اليه عبد الله بن عمر الى عبد الله عبد الملك امير المؤمنين اني اقر بالسمع والطاعة لعبد الله عبد الملك امير المؤمنين على سنة الله وسنة رسوله فيما استطعت وان بني قد اقروا بذلك۔

٢٠٧٠۔ حدثنا عبد الله بن مسلمة حدثنا حاتم عن يزيد قال قلت لسلمة على اي شيء بايعتم النبي صلى الله عليه وسلم يوم الحديبية قال على الموت۔

٢٠٧١۔ حدثنا عبد الله بن محمد بن اسماء حدثنا جويرية عن مالك عن الزهري ان حميد بن عبد الرحمن اخبره ان المسور بن مخرمة اخبره ان الرهط الذين ولاهم عمر اجتمعوا فتشاوروا فقال لهم عبد الرحمن لست بالذي انافسكم على هذا الامر ولكنكم ان شئتم اخترت لكم منكم فجعلوا ذلك الى عبد الرحمن

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود تھا جب لوگ عبد الملک کے پاس جمع ہوئے تھے راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر نے لکھا کہ میں اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں۔ اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکوں نے بھی ایسا ہی اقرار کیا ہے۔

شعبی کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی پس آپ نے مجھے تلقین فرمائی کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے مسلمانوں کی خیر خواہی کرتا رہوں۔

عبد اللہ بن دینار کا بیان ہے کہ لوگوں نے عبد الملک سے بیعت کی تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن کے لئے لکھا:۔ اللہ کے بندے عبد الملک امیر المومنین کی بات سننے اور اطاعت کرنے کا اقرار کرتا ہوں اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے کے مطابق جہاں تک مجھ سے ہو سکا اور میرے لڑکے اسی بات کا اقرار کرتے ہیں۔

یزید بن ابو عُبید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ مقام حدیبیہ پر آپ حضرات نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ فرمایا کہ موت پر۔

حُمید بن عبد الرحمن کا بیان ہے کہ انہیں حضرت مسوّر بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ جن لوگوں کو حضرت عمر نے خلافت کے فیصلے کا اختیار دیا تھا وہ مشورے کے لئے جمع ہوئے حضرت عبد الرحمن نے کہا مجھے تو خلافت کی آرزو ہے نہیں اگر آپ چاہیں تو میں آپ میں سے ایک کا انتخاب کر دوں چنانچہ باقی تمام حضرات نے یہ معاملہ حضرت عبد الرحمن کے سپرد کر دیا چنانچہ جب حضرت عبد الرحمن کو اختیار دے دیا گیا تو تمام لوگوں کا رجحان حضرت عبد الرحمن

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فلما ولوا عبد الرحمن أمرهم فمال الناس على عبد الرحمن حتى ما أرى أحدا من الناس يتبع أولئك الرهط ولا يطأ عقبه، ومال الناس على عبد الرحمن يشاورونه تلك الليالي حتى إذا كانت الليلة التي أصبحنا منها فبايعنا عثمان قال المسور طرقني عبد الرحمن بعد هجع من الليل فضرب الباب حتى استيقظت، فقال أراك نائما فوالله ما اكتحلت هذه الليلة بكبير نوم انطلق فادع الزبير وسعدا فدعوتهما له فشاورهما ثم دعاني فقال ادع لي عليا فدعوته فناجاه حتى ابهار الليل، ثم قام علي من عنده وهو على طمع وقد كان عبد الرحمن يخشى من علي شيئا، ثم قال ادع لي عثمان فدعوته فناجاه حتى فرق بينهما المؤذن بالصبح، فلما صلى للناس الصبح واجتمع أولئك الرهط عند المنبر فأرسل إلى من كان حاضرا من المهاجرين والأنصار، وأرسل إلى أمراء الأجناد وكانوا وافوا تلك الحجة مع عمر فلما اجتمعوا تشهد عبد الرحمن ثم قال: أما بعد يا علي إني قد نظرت في أمر الناس فلم أرهم يعدلون بعثمان فلا تجعلن على نفسك سبيلا، فقال أبايعك على سنة الله ورسوله والخليفتين من بعده فبايعه عبد الرحمن وبايعه الناس المهاجرون والأنصار وأمراء الأجناد والمسلمون.

باب ۱۱۴۸ من بايع مرتين

۲۰۷۳- حدثنا أبو عاصم عن يزيد بن أبي عبيد عن سلمة قال: بايعنا النبي صلى الله عليه وسلم تحت الشجرة فقال لي: يا سلمة

کی طرف ہوگیا، یہاں تک کہ باقی حضرات میں سے کسی کے پاس ایک آدمی بھی نظر نہیں آتا تھا۔ لوگ اُن دنوں حضرت عبدالرحمٰن سے مشورہ کرتے رہے یہاں تک کہ جب وہ رات آئی جس کی صبح کو ہم نے حضرت عثمان سے بیعت کی۔ حضرت مسور فرماتے ہیں کہ اُس رات حضرت عبدالرحمٰن نے زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا یہاں تک کہ میں جاگ اٹھا۔ فرمایا کہ میں تمہیں سوتے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ خدا کی قسم ان راتوں میں مجھے تو آنکھ جھپکنے کی بھی فرصت نہیں ملی جاکر حضرت زبیر اور حضرت سعد کو بلا لاؤ۔ پس میں وہ دونوں حضرات کو بلا لایا تو آپ نے دونوں حضرات سے مشورہ کیا۔ پھر مجھے بلا کر فرمایا کہ حضرت علی کو بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا، وہ آئے یہاں تک کہ کافی رات گزر گئی تک حضرت عبدالرحمٰن اُن سے سرگوشی کرتے رہے پھر حضرت علی اُن کے پاس سے چلے گئے اور وہ خلافت کی تمنا رکھتے تھے لیکن حضرت عبدالرحمٰن کو حضرت علی کے خلیفہ نامزد کرنے میں خطرہ نظر آتا تھا پھر مجھ سے فرمایا کہ حضرت عثمان کو میرے پاس بلا لاؤ۔ چنانچہ میں نے انہیں بلایا وہ آگئے یہاں تک کہ اُن دونوں کو صبح کے وقت مؤذن نے جدا کیا۔ جب لوگوں کو صبح کی نماز پڑھا دی گئی اور یہ حضرات منبر کے پاس جمع ہوگئے تو مہاجرین وانصار میں سے جو حضرات موجود تھے انہیں بلا لیا گیا اور فوجوں کے سپہ سالاروں کو بھی بلا لیا گیا جو گزشتہ حج کے موقع پر حضرت عمر کے ساتھ تھے جب سارے جمع ہوگئے تو حضرت عبدالرحمٰن نے تشہد پڑھا پھر کہا۔ اما بعد، اے علی! میں نے لوگوں کو اچھی طرح دیکھا تو نظر آیا کہ اکثریت عثمان کو ترجیح دیتی ہے لہٰذا آپ اپنے دل میں کسی قسم کا میل نہ لانا، چنانچہ حضرت علی نے کہا: میں آپ سے اللہ اور اُس کے رسول کے طریقے پر اور اُن کے بعد والے دونوں خلفاء کے طریقے پر بیعت کرتا ہوں۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن نے بیعت کی اور دیگر لوگوں نے خواہ وہ مہاجرین تھے یا انصار، فوجوں کے سپہ سالار تھے یا عام مسلمان۔

جو دو دفعہ بیعت کرے۔

یزید بن ابو عبید کا بیان ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: ہم نے نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے درخت کے نیچے بیعت کی چنانچہ حضور نے مجھ سے فرمایا: اے سلمہ!

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الاَتُبَايِعُ؟ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ بَايَعْتُ فِي الْأَوَّلِ قَالَ وَفِي الثَّانِيْ ٭

بَاب ۱۱۷۹ بَيْعَةِ الْاَعْرَابِ ٭

۲۰۷۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَهُ وَعْكٌ فَقَالَ، اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى، فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِيْ خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا ٭

بَاب ۱۱۸۰ بَيْعَةِ الصَّغِيْرِ ٭

۲۰۷۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ هُوَ ابْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَقِيْلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَتْ بِهِ اُمُّهُ زَيْنَبُ ابْنَةُ حُمَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ صَغِيْرٌ، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ، وَكَانَ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيْعِ اَهْلِهِ ٭

بَاب ۱۱۸۱ مَنْ بَايَعَ ثُمَّ اسْتَقَالَ الْبَيْعَةَ ٭

۲۰۷۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى الْاَعْرَابِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ، فَاَبٰى رَسُوْلُ

کیا تم بیعت نہیں کرتے۔ میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! میں تو پہلے بھی بیعت کر چکا ہوں، فرمایا کہ دوبارہ کر لو۔

دیہاتیوں کی بیعت

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ پس انہیں بخار آنے لگا تو اُس نے کہا: "میری بیعت واپس کر دیجئے" چنانچہ آپ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر واپس آیا اور کہا۔ میری بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا۔ پھر باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مدینہ منورہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتا اور پاکیزگی کو رہنے دیتا ہے۔

لڑکوں کی بیعت

ابو عقیل زہرہ بن معبد نے اپنے جدِ امجد حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے جنہوں نے نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا مبارک زمانہ پایا تھا اُن کی والدہ محترمہ حضرت زینب بنت حُمید انہیں لے کر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! اسے بیعت کیجئے چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے چنانچہ اُن کے سر پہ دستِ کرم پھیرا اور اُن کے لئے دعا کی اور یہ تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی بکری کی قربانی دیا کرتے تھے۔

جو بیعت کر کے واپس کرنا چاہے۔

محمد بن المنکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت کی کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی۔ چنانچہ اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا تو اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکار فرمایا وہ پھر آیا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم، ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى، ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى فخرج الأعرابي، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إنما المدينة كالكير تنفي خبثها وينصع طيبها.

باب ١١٨٢ من بايع رجلا لا يبايعه إلا للدنيا.

٢٠٧٦ - حدثنا عبدان عن أبي حمزة عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم: رجل على فضل ماء بالطريق يمنع منه ابن السبيل، ورجل بايع إماما لا يبايعه إلا لدنياه إن أعطاه ما يريد وفى له وإلا لم يف له، ورجل يبايع رجلا بسلعة بعد العصر فحلف بالله لقد أعطي بها كذا وكذا فصدقه فأخذها ولم يعط بها.

باب ١١٨٣ بيعة النساء، رواه ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم.

٢٠٧٧ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وقال الليث حدثني يونس عن ابن شهاب أخبرني أبو إدريس الخولاني أنه سمع عبادة بن الصامت يقول قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في مجلس: تبايعوني على أن لا تشركوا بالله شيئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا أولادكم ولا تأتوا ببهتان تفترونه بين أيديكم وأرجلكم ولا تعصوا في معروف، فمن وفى منكم فأجره على الله ومن أصاب من ذلك شيئا فعوقب في الدنيا

اور عرض کی کہ میری بیعت واپس کر دیجئے تو آپ نے انکار فرما دیا پھر اعرابی باہر نکل گیا تو رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو نکالتی اور پاکیزگی کو رہنے دیتی ہے۔

جس نے صرف دنیاوی غرض سے بیعت کی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اُن سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کریگا اور اُن کیلئے دردناک عذاب ہوگا ایک وہ جس کے پاس راستے کے نزدیک زائد پانی ہو اور وہ اُسے مسافروں کو نہ پینے دے۔ دوسرا وہ آدمی جس نے امام سے محض دنیاوی غرض کے لئے بیعت کی ہو۔ اگر امام اُس کی غرض کے مطابق مال دنیا دے تو یہ وعدہ پورا کرے ورنہ عہد توڑ دے۔ تیسرا وہ آدمی جو عصر کے بعد اپنا مال خدا کی قسم کھا کر بیچے کہ اسے اتنی قیمت تو مل رہی ہے۔ چنانچہ گاہک اُسے سچا سمجھ کر خرید لیتا ہے حالانکہ اُسے وہ قیمت نہیں مل رہی تھی۔

عورتوں کی بیعت ۔ اس بارے میں ابن عباس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔

ابو ادریس خولانی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اُس مجلس میں فرمایا جس میں ہم نے بیعت کی کہ تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، چوری نہ کرنا، زنا نہ کرنا، اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا، جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہ لگانا اور نیک کاموں میں نافرمانی نہ کرنا۔ جو تم میں سے یہ وعدہ پورا کرے گا اُس کا اجر اللہ کے پاس ہے اور جو ان میں سے کسی گناہ کا مرتکب ہوا، پھر اُسے دنیا میں سزا دی گئی تو وہ اُس کے لئے کفارہ ہو جائے گی۔ جو ان میں سے کسی فعل کا مرتکب ہوا، پھر اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ۔

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهَذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا. قَالَتْ وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا۔

٢٠٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ عَلَيَّ أَنْ لَا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَنَهَانَا عَنِ النِّيَاحَةِ فَقَبَضَتِ امْرَأَةٌ مِنَّا يَدَهَا فَقَالَتْ، فُلَانَةُ أَسْعَدَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَجْزِيَهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا، فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ، فَمَا وَفَتِ امْرَأَةٌ إِلَّا أُمُّ سُلَيْمٍ وَأُمُّ الْعَلَاءِ وَابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةُ مُعَاذٍ أَوِ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةُ مُعَاذٍ۔

بَاب ۱۱۸۳ مَنْ نَكَثَ بَيْعَةً. وَقَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الَّذِينَ يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَى نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَى بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا۔

٢٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَايِعْنِي عَلَى الْإِسْلَامِ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، ثُمَّ جَاءَ الْغَدَ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي، فَأَبَى فَلَمَّا وَلَّى قَالَ

نے اس پر پردہ ڈالے رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو معاف فرما دے۔ پس ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے یہ آیت پڑھ کر بیعت لیا کرتے۔ "اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا" (سورۃ الممتحنہ، آیت ۱۲) وہ فرماتی ہیں کہ اپنی لونڈیوں کے سوا رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا۔

حفصہ بنت سیرین کا بیان ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے یہ آیت پڑھی۔ "اور تم اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہرانا"۔ اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ ہم میں سے ایک عورت نے اپنا ہاتھ روک لیا اور عرض گزار ہوئی کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی اور میں اس کا بدلہ اتارنا چاہتی ہوں۔ آپ نے کچھ نہ فرمایا وہ چلی گئی اور پھر لوٹ کر آئی۔ یہ باتیں ام سلیم، ام العلاء، ابو سبرہ کی صاحبزادی اور معاذ کی بیوی کے سوا دیگر عورتوں سے پوری طرح نبھائی نہ جا سکیں۔

جو بیعت توڑ دے۔ ارشاد ربانی ہے "وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں تو وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بُرے کو عہد توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا" (سورۃ الفتح، آیت ۱۰)۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے اسلام پر بیعت کر لیجئے چنانچہ آپ نے اسے اسلام پر بیعت کر لیا۔ دوسرے روز بخار کی حالت میں آیا اور کہنے لگا، بیعت واپس کر دیجئے آپ نے انکار فرمایا جب وہ چلا گیا تو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

المدینة کالکیر تنفی خبثها و ینصع طیبها ۔

باب ۱۱۸۵ الاستخلاف

۲۰۸۱ ـ حدثنا یحیی بن یحیی اخبرنا
سلیمان بن بلال عن یحیی بن سعید سمعت
القاسم بن محمد قال قالت عائشة رضی الله عنها
وارأساه، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ذاك لو كان وانا حی فاستغفر لك وادعو لك
فقالت عائشة: واثكلیاه، والله انی لاظنك
تحب موتی، ولو كان ذاك لظللت آخر یومك
معرسا ببعض ازواجك. فقال النبی صلی الله
علیه وسلم: بل انا وارأساه لقد هممت او اردت
ان ارسل الی ابی بكر وابنه فاعهد ان یقول
القائلون او یتمنی المتمنون ثم قلت یابی الله
ویدفع المؤمنون او یدفع الله ویابی المؤمنون ۔

۲۰۸۲ ـ حدثنا محمد بن یوسف اخبرنا
سفیان عن هشام بن عروة عن ابیه عن عبدالله
بن عمر رضی الله عنهما قال، قیل لعمر الا
تستخلف؟ قال: ان استخلف فقد استخلف
من هو خیر منی ابوبكر، وان اترك فقد ترك
من هو خیر منی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فاثنوا علیه فقال، راغب راهب وددت
انی نجوت منها كفافا لا لی ولا علی لا
اتحملها حیا ومیتا ۔

۲۰۸۳ ـ حدثنا ابراهیم بن موسی اخبرنا
هشام عن معمر عن الزهری اخبرنی انس بن
مالك رضی الله عنه انه سمع خطبة عمر
الآخرة حین جلس علی المنبر وذلك الغد
من یوم توفی النبی صلی الله علیه وسلم
فتشهد وابوبكر صامت لا یتكلم قال: كنت

آپ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو گندگی کو دور کرتی اور پاکیزگی کو نکھارتی ہے

خلیفہ مقرر کرنا ۔

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے کہا۔ ہائے سر پھٹا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ اگر تم مر جاؤ اور میں زندہ رہا تو تمہاری بخشش کے لئے دعا
کروں گا۔ حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں کہ اگر میری ماں مجھ کو گم کر بیٹھے۔ خدا
کی قسم میرا خیال ہے کہ آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہوا
تو اسی روز شام کو آپ اپنی کسی دوسری بیوی سے دل بہلانے بیٹھ جائیں
گے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلکہ میں ہائے سر پھٹا کہوں گا۔
بیشک میں نے تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ ابوبکر اور ان کے صاحبزادے کو
بلا کر خلافت کا عہد یوں تاکہ کہنے والے کہتے رہیں اور تمنا
کرنے والے تمنا کرتے پھریں۔ پھر میں نے دل میں کہا کہ اللہ تعالیٰ
ایسے نہیں ہونے دے گا اور مسلمان اس میں رکاوٹ ڈالیں گے یا اللہ تعالیٰ
رکاوٹ ڈالے گا اور مسلمان نہیں مانیں گے ۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
فرمایا کہ حضرت عمر سے کہا گیا۔ آپ اپنا جانشین کیوں مقرر نہیں فرماتے؟
فرمایا کہ اگر میں خلیفہ مقرر کر دوں تو حضرت ابوبکر جو مجھ سے بہتر تھے وہ
خلیفہ مقرر کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو مجھ سے جو بہتر تھے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔
پھر لوگ ان کی تعریف کرنے لگے تو فرمایا کہ یہ رغبت و ڈر سے
ہے۔ میں تو چاہتا ہوں کہ اس معاملے میں برابری کی سطح
پر چھٹکارا پا جاؤں، نہ ثواب ملے نہ عذاب۔ اپنی زندگی
میں یا بعد وفات کیوں اس ذمہ داری کا بوجھ اٹھاؤں؟

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ
نے بتایا کہ انہوں نے حضرت عمر کا دوسرا خطبہ سنا جب وہ منبر پر بیٹھے
اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا دوسرا دن تھا۔ پس انہوں
نے تشہد پڑھا اور حضرت ابوبکر خاموش تھے کوئی کلام نہیں کرتے
تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ہم لوگوں زندہ رہیں گے اور ہمارے بعد وفات پائیں گے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَجُوْا أَنْ يَعِيْشَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
حَتّٰى يَدْبُرَنَا، يُرِيْدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ آخِرَهُمْ.
فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ
فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُوْرًا
تَهْتَدُوْنَ بِهِ هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِيْنَ
بِأُمُوْرِكُمْ فَقُوْمُوْا فَبَايِعُوْهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ
مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِيْ سَقِيْفَةِ بَنِيْ
سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ
قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُوْلُ
لِأَبِيْ بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ اِصْعَدِ الْمِنْبَرَ، فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ
حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً ؛

۲۰۸۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ
بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: أَتَتِ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ
فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ
قَالَ: إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ أَبَا بَكْرٍ؛

۲۰۸۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ
سُفْيَانَ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ
بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِوَفْدِ
بُزَاخَةَ: تَتْبَعُوْنَ أَذْنَابَ الْإِبِلِ حَتّٰى يُرِيَ
اللّٰهُ خَلِيْفَةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
الْمُهَاجِرِيْنَ أَمْرًا يَعْذِرُوْنَكُمْ بِهٖ ؛

بَابٌ ۱۱۸۶

۲۰۸۶۔ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا
غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ سَمِعْتُ

اب جبکہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ایک نور رکھا ہوا ہے جس سے تم ہدایت پاتے ہو یعنی وہ راستہ جس پر اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو چلایا بیشک حضرت ابوبکر ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور دو میں سے دوسرے ہیں۔ پس یہ مسلمانوں کے معاملات کو سنبھالنے کے زیادہ مستحق ہیں۔ پس کھڑے ہو جاؤ اور ان سے بیعت کرو۔ اور ایک جماعت اس سے پہلے سقیفہ بنی ساعدہ میں بیعت کر چکی تھی لیکن عام بیعت منبر پر ہوئی۔ زہری کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک نے حضرت عمر کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ منبر پر آ جائیے۔ وہ برابر یہی کہتے رہے، یہاں تک وہ منبر پر آئے اور پھر تمام لوگوں نے بیعت کر لی۔

محمد بن جبیر بن مطعم کا بیان ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کسی بارے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ پھر آپ نے اُسے دوبارہ آنے کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں؟ گویا اس کی مراد وفات سے تھی۔ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آ جانا۔

طارق بن شہاب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے بزاخہ کے وفد سے فرمایا۔ تم اونٹوں کی دم پکڑے رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسی بات سمجھا دے کہ وہ تمہیں معذور شمار کریں۔

قریش سے بارہ امیر ہوں گے۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ امیر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

جابر بن سمرة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: يكون اثنا عشر أميرا، فقال كلمة لم أسمعها، فقال أبي إنه قال: كلهم من قريش.

(بادشاہ) بارہ ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے ایک لفظ فرمایا جو میں سن نہ سکا۔ میرے والد ماجد نے بتایا کہ آپ نے فرمایا، سب قریش سے ہوں گے۔

باب ۱۱۸۶ إخراج الخصوم وأهل الريب من البيوت بعد المعرفة، وقد أخرج عمر أخت أبي بكر حين ناحت.

دشمنوں اور مشکوک لوگوں کا علم ہونے پر انہیں گھروں سے نکال دینا۔

حضرت عمر نے حضرت ابوبکر کی بہن کو نوحہ کرنے پر نکال دیا تھا۔

۲۰۸۷ - حدثنا إسماعيل حدثني مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: والذي نفسي بيده لقد هممت أن آمر بحطب يحتطب ثم آمر بالصلاة فيؤذن لها، ثم آمر رجلا فيؤم الناس، ثم أخالف إلى رجال فأحرق عليهم بيوتهم، والذي نفسي بيده لو يعلم أحدكم أنه يجد عرقا سمينا أو مرماتين حسنتين لشهد العشاء.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ لوگوں کو ایندھن اکٹھا کرنے کا حکم دوں، پھر نماز کے لئے کہوں چنانچہ اذان کہی جائے پھر ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے۔ پھر نماز سے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کو ان کے گھروں میں جلا دوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر تم میں سے کسی کو معلوم ہو کہ ایک بڑی کی ہڈی مل جائے گی یا بکری کا درمیانی گوشت ہی مل جائے گا تو وہ نماز عشاء میں شریک ہو جائے۔

باب ۱۱۸۷ هل للإمام أن يمنع المجرمين وأهل المعصية من الكلام معه والزيارة ونحوه.

کیا امام کو حق ہے کہ مجرموں اور خطا کاروں کو بات کرنے اور اپنے پاس آنے سے روک دے۔

۲۰۸۸ - حدثني يحيى بن بكير حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن عبد الرحمن بن عبد الله بن كعب بن مالك أن عبد الله بن كعب بن مالك، وكان قائد كعب من بنيه حين عمي، قال سمعت كعب بن مالك قال لما تخلف عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فذكر حديثه، ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلمين عن كلامنا، فلبثنا على ذلك خمسين ليلة، وآذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بتوبة الله علينا.

عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک کا بیان ہے کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک، جو حضرت کعب کے بیٹوں سے انہیں راستہ بتاتے جبکہ وہ نابینا ہو گئے تھے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جب میں غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گیا۔ پھر باقی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ہمارے ساتھ کلام کرنے سے منع فرما دیا۔ پچاس روز تک ہم اسی حالت میں رہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری توبہ قبول فرمالی ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

كتاب التمني

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ۱۱۸۹ ما جاء في التمني، ومن تمنى الشهادة۔

۲۰۸۹- حدثنا سعيد بن عفير حدثني الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب عن أبي سلمة وسعيد بن المسيب أن أبا هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: والذي نفسي بيده لولا أن رجالا يكرهون أن يتخلفوا بعدي ولا أجد ما أحملهم ما تخلفت لوددت أني أقتل في سبيل الله، ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل۔

۲۰۹۰- حدثنا عبد الله بن يوسف أخبرنا مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده وددت أني لأقاتل في سبيل الله فأقتل، ثم أحيا ثم أقتل، ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا ثم أقتل ثم أحيا فكان أبو هريرة يقولهن ثلاثا أشهد بالله۔

باب ۱۱۹۰ تمني الخير وقول النبي صلى الله عليه وسلم: لو كان لي أحد ذهبا۔

۲۰۹۱- حدثنا إسحاق بن نصر حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن همام سمع أبا هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لو كان عندي أحد ذهبا لأحببت أن لا يأتي ثلاث وعندي منه دينار ليس شيء أرصده في

تمناؤں کا بیان

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

تمنا کرنے کے بارے میں اور شہادت کی تمنا کرنا۔

ابو سلمہ اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر لوگ میرے بعد مجھ سے پیچھے رہ جانے کو ناپسند کرتے اور میں انہیں سواریاں نہ دے سکوں اور پیچھے رہ جاؤں۔ حالانکہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تو یہ چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں لڑتا رہوں اور قتل کر دیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کر دیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں۔ حضرت ابوہریرہ اللہ کو گواہ بنا کر ان کلمات کو تین مرتبہ دہراتے۔

بھلائی کی تمنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کہ اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر سونا ہوتا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میرے پاس کوہ احد کے برابر بھی سونا ہو تو میں چاہتا ہوں کہ تین دن بھی میرے پاس نہ گزریں مگر ان دینار میں سے میرے پاس کچھ نہ ہو سوائے اس کے جو میں قرض کی ادائیگی کے لئے رکھ لوں، جبکہ اسے

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

دَيْنٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ يَقْبَلُهُ ؎

بَابٌ ۱۱۹۱ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ ؎

۲۰۹۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ وَلَحَلَلْتُ مَعَ النَّاسِ حِينَ حَلُّوا ؎

۲۰۹۳۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَبَّيْنَا بِالْحَجِّ وَقَدِمْنَا مَكَّةَ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَطُوفَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَلْنَحِلَّ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِنَّا هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةَ: وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَحَلَلْتُ. قَالَ وَلَقِيَهُ سُرَاقَةُ وَهُوَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَنَا هٰذِهِ خَاصَّةً؟ قَالَ لَا بَلْ لِأَبَدٍ؛ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَنْسُكَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَا تَطُوفُ وَلَا تُصَلِّي حَتَّى تَطْهُرَ، فَلَمَّا نَزَلُوا الْبَطْحَاءَ قَالَتْ

قبول کرنے والے مجھے مل جائیں۔

حضور کا فرمانا کہ مجھے اپنے متعلق پہلے معلوم ہوتا جس کا بعد میں علم ہوا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنا معاملہ پہلے معلوم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوا تو میں قربانی نہ لاتا اور لوگوں کے ساتھ ہی احرام کھول دیتا جبکہ دوسرے لوگوں نے کھولے تھے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جبکہ ہم نے حج کا احرام باندھا اور ۴ ذی الحجہ کو ہم مکہ مکرمہ پہنچے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کریں اور اسے عمرہ بنالیں ماسوائے اُن کے جن کے پاس قربانی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہم میں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ کے سوا اور کسی کے پاس قربانی نہ تھی۔ حضرت علی یمن سے آگئے اور اُن کے پاس قربانی تھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے اُس چیز کی نیت کی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ لوگ کہنے لگے کہ کیا ہم منیٰ اس حالت میں جائیں کہ ہم میں سے کسی کی شرمگاہ ٹپک رہی ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اپنے معاملے کا مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میں ہدی نہ لاتا تو لوگوں کے ساتھ احرام کھول دیتا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت سراقہ جب جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار رہے تھے تو ملے اور عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص ہمارے لئے ہے؟ فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لئے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ مکہ مکرمہ پہنچنے پر حضرت عائشہ حائضہ تھیں، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ حج کے تمام مناسک ادا کریں سوائے طواف کرنے اور نماز پڑھنے کے یہاں تک کہ پاک ہو جائیں۔ جب بطحاء میں اترے تو حضرت عائشہ عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آپ حج

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَ ثُمَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنْ يَنْطَلِقَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ عُمْرَةً فِي ذِي الْحِجَّةِ بَعْدَ أَيَّامِ الْحَجِّ۔

باب ۱۱۹۲ قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْتَ كَذَا وَكَذَا

۲۰۹۴۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ: أَرِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ مَنْ هٰذَا؟ قِيلَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ أَحْرُسُكَ، فَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَمِعْنَا غَطِيطَهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ وَقَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ بِلَالٌ ؎

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۱۹۳ تَمَنِّي الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

۲۰۹۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ فَيَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ؛ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بِهٰذَا۔

باب ۱۱۹۴ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنِّي - وَلَا

اور عمرہ کرکے اور میں صرف حج کرکے واپس ہو جاؤں گی؟ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضور نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق کو حکم دیا کہ اُن کے ساتھ تنعیم تک جائیں چنانچہ حضرت صدیقہ نے ذی الحجہ کے اندر ایامِ حج کے بعد عمرہ بھی کر لیا۔

حضور کا فرمانا، کاش! یوں ہوتا۔

عبداللہ بن عامر بن ربیعہ کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ ایک رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نیند نہ آئی تو فرمایا۔ کاش! آج رات میرے ساتھیوں میں سے کوئی نیک آدمی میری نگرانی کرے۔ اسی دوران ہم نے ہتھیاروں کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا۔ کون ہے؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! سعد بن ابی وقاص پہرہ دینے کے لئے حاضر ہوا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے، یہاں تک کہ ہم نے آپ کے خراٹوں کی آواز سنی۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ نے بتایا کہ حضرت بلال نے کہا۔

کاش کہ پھر اپنی وادی میں گزاروں ایک شب
ہوں نباتاتِ جلیل، اذخر کا نظارہ عجب

پس میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔

قرآن کریم اور علم کی تمنا کرنا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد جائز نہیں مگر دو باتوں میں کسی آدمی کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا علم دیا تو وہ اُسے رات دن پڑھتا ہے۔ دوسرا کہے کہ کاش! جو چیز اسے دی گئی ہے وہ مجھے بھی دی جاتی تو میں ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا۔ پس وہ اُسے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے۔ پس یہ کہے کہ اگر مجھے بھی اس طرح کا مال دیا جاتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جو یہ کرتا ہے۔ قتیبہ نے بھی جریر سے اس کو روایت کیا ہے۔

کیسی تمنا مکروہ ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۔

اور اس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لئے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لئے اُن کی کمائی سے حصہ اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۳۲)۔

۲۰۹۶۔ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ ۔

نضر بن انس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ کاش! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا "موت کی تمنا نہ کیا کرو"۔ ورنہ ضرور میں موت کی تمنا کرتا۔

۲۰۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ قَالَ اَتَيْنَا خَبَّابَ ابْنَ الْاَرَتِّ نَعُوْدُهٗ وَقَدِ اكْتَوٰى سَبْعًا فَقَالَ: لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَنْ نَّدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهٖ ۔

قیس کا بیان ہے کہ ہم حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے جبکہ انہوں نے سات داغ لگوائے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اس کی دعا کرتا۔

۲۰۹۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اسْمُهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَزْهَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ اِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ يَزْدَادُ وَاِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهٗ يَسْتَعْتِبُ ۔

زہری نے حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جن کا اسم گرامی سعد بن عبید مولیٰ عبد الرحمٰن بن ازہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو ہو سکتا ہے کہ اور نیکیاں کرے اور اگر بُرا ہے تو ہو سکتا ہے کہ شاید توبہ کر لے۔

بَابُ ۱۱۹۵ قَوْلِ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا ۔

یہ کہنا کہ خدا نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

۲۰۹۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ يَوْمَ الْاَحْزَابِ، وَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهٖ يَقُوْلُ: لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا نَحْنُ وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا، اِنَّ الْاُلٰى ۔ وَرُبَّمَا قَالَ الْمَلَا ۔ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا، اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ جنگ احزاب کے وقت مٹی ڈھونڈتے رہے۔ میں نے دیکھا کہ مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو ڈھانپ لیا تھا۔ آپ کی زبان حق ترجمان پر یہ الفاظ تھے۔ تو ہدایت گر نہ فرماتا مرے پروردگار۔ ہم نماز و روزہ کے ذریعے کہاں پاتے قرار۔ ہم پہ نازل کر سکینہ اے خدائے ذو المنن۔ دشمنانِ دین کرتے سرکشی ہیں بار بار۔ حق سے وہ ہم کو ہٹانا چاہتے ہیں نابکار۔ لفظ اَبَیْنَا کے وقت آپ آواز بلند فرما

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَيْمَنَا، يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ

بَابُ ۱۱۹۶ كَرَاهِيَةِ التَّمَنِّي لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَرَوَاهُ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۰۰ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ

لیجئے۔

دشمنوں سے مقابلے کی آرزو کرنا مکروہ ہے۔

اس کو اعرج، حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ابو النضر جو عمر بن عبید کے آزاد کردہ غلام اور کاتب تھے، ان کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے خط لکھا جب انہوں نے پڑھا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ دشمن سے مقابلہ ہونے کی آرزو نہ کیا کرو بلکہ اللہ تعالٰے سے عافیت مانگا کرو۔

بَابُ ۱۱۹۷ مَا يَجُوزُ مِنَ اللَّوْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةً

۲۱۰۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ؟ قَالَ لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ

۲۱۰۲ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعِشَاءِ فَخَرَجَ عُمَرُ فَقَالَ: الصَّلَاةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ، فَخَرَجَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ وَقَالَ سُفْيَانُ أَيْضًا عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالصَّلَاةِ هَذِهِ السَّاعَةَ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ

اگر کا استعمال کہاں جائز ہے۔

اگر میرا تم پر بس چلتا (آیت)

قاسم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لعان کرنے والوں کا ذکر فرمایا تو حضرت عبداللہ بن شداد نے کہا کہ کیا یہ وہی عورت ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں بغیر گواہوں کے کسی کو سنگسار کرتا تو اسے کرتا۔ فرمایا کہ یہ نہیں بلکہ وہ تو علانیہ برا کام کیا کرتی تھی۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ عطاء بن ابی رباح نے فرمایا کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز کے لئے دیر کردی چنانچہ حضرت عمر باہر نکلے اور عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! نماز، عورتیں اور بچے سونے لگے ہیں چنانچہ آپ باہر تشریف لائے اور سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ فرمایا کہ اگر میں اپنی امت کی یا لوگوں کی تنگی کا خیال نہ کرتا۔ سفیان راوی نے بھی ایسا ہی کہا کہ اگر اپنی امت کا خیال نہ ہوتا تو انہیں اسی وقت نماز پڑھنے کا حکم دیتا۔ ابن جریج، عطاء سے ابن عباس سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں اتنی دیر کردی کہ عورتیں اور بچے سونے لگے۔ پھر آپ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

النساء والولدان، فخرج وهو يمسح الماء عن شقه يقول إنه للوقت لولا أن أشق على أمتي، وقال عمرو حدثنا عطاء ليس فيه ابن عباس أما عمرو فقال رأسه يقطر وقال ابن جريج يمسح الماء عن شقه، وقال عمرو لولا أن أشق على أمتي، وقال ابن جريج إنه للوقت لولا أن أشق على أمتي. وقال إبراهيم بن المنذر حدثنا معن حدثني محمد بن مسلم عن عمرو عن عطاء عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

باہر تشریف لائے اور مبارک کنپٹیوں سے پانی پونچھ رہے تھے اور فرما رہے تھے۔ وقت یہی ہے، اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ عمرو بن دینار نے عطاء سے روایت کی لیکن اس سند میں حضرت ابن عباس نہیں ہیں۔ چنانچہ عمرو بن دینار نے کہا، آپ کے سر مبارک سے قطرے ٹپک رہے تھے۔ ابن جریج کا بیان ہے کہ وقت یہی ہے اور اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا۔ ابن المنذر، معن، محمد بن مسلم، عمرو بن دینار، عطاء بن ابی رباح، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔

۲۱۰۳۔ حدثنا يحيى بن بكير حدثنا الليث عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن سمعت أبا هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال، لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك۔

عبدالرحمٰن اعرج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر مجھے اپنی امت کی تنگی کا خیال نہ ہوتا تو انہیں ضرور مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

۲۱۰۴۔ حدثنا عياش بن الوليد حدثنا عبد الأعلى حدثنا حميد عن ثابت عن أنس رضي الله عنه قال واصل النبي صلى الله عليه وسلم آخر الشهر وواصل أناس من الناس فبلغ النبي صلى الله عليه وسلم فقال، لو مد بي الشهر لواصلت وصالا يدع المتعمقون تعمقهم، إني لست مثلكم إني أظل يطعمني ربي ويسقيني. تابعه سليمان بن مغيرة عن ثابت عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم۔

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینے کے آخر میں وصال کے روزے رکھے اور بعض لوگوں نے بھی وصال کے روزے رکھے۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا اگر یہ رمضان کا مہینہ میرے لئے اور لمبا ہو جاتا تو میں وصال کے روزے اور رکھتا تاکہ میری ریس کرنے والے ریس کرنا چھوڑ دیتے کیونکہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں مجھے تو میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔ اسی طرح سفیان بن مغیرہ، ثابت، حضرت انس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۰۵۔ حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وقال الليث حدثني عبد الرحمن بن خالد عن ابن شهاب أن سعيد بن المسيب أخبره أن أبا هريرة قال، نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال، قالوا فإنك

سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وصال کے روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ فرمایا کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ مجھے تو میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب لوگ باز نہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

نُوَاصِلُ، قَالَ أَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ. فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ۔

آئے تو آپ نے ایک روزے کے ساتھ دوسرا ملانا شروع کر دیا۔ پھر جب چاند دیکھا تو فرمایا کہ یہ کچھ ٹھہر کر نظر آتا تو میں زیادہ روزے رکھتا۔ گویا یہ اُن کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ف: اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں وصال کے روزوں کا ذکر ہے۔ یعنی روزہ رکھنے کے بعد اُسے افطار کیے بغیر اور سحری کھائے بغیر آگے روزے رکھتے چلے جانا۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گاہے بگاہے ایسا روزہ رکھ لیا کرتے تھے اور آپ نے از راہ شفقت صحابۂ کرام کو روک دیا تھا کہ مجھے دیکھ کر تم وصال کا روزہ نہ رکھا کرو۔ ایک دفعہ جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال رکھا تو آپ کو دیکھ کر بعض صحابۂ کرام نے بھی رکھ لیا کہ یہ شیوۂ غلامی نہیں کہ شفقت دیکھ کر آقا کی پیروی نہ کی جائے۔ شام کو چاند نظر آ گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند نظر نہ آتا تو میں یہ روزہ رکھتا چلا جاتا۔ یہ انہیں روکنے کی غرض سے تنبیہ کے طور پر فرمایا تھا اور اس روکنے کی دو وجہ بتائیں۔ پہلی یہ کہ تم میں میرے جیسا کون ہے؟ یعنی نہ تم میرے جیسے ہو اور نہ میں تمہارے جیسا ہوں۔ لہٰذا ایسے کاموں میں تمہیں میری ریس نہیں کرنی چاہیے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو مجھے تو میرا رب کھلا پلا دیتا ہے۔ یہ اللہ جل جلالہٗ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنے محبوب کو کس طرح کھلاتا پلاتا تھا یا اُس کا محبوب ہی جانے کہ انہیں کس طرح کھلایا پلایا جاتا تھا۔ معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام بھی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثل نہیں تھے لہٰذا آج جو لوگ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے ہی جیسے بشر بتاتے پھرتے ہیں۔ وہ زبردست بھول میں ہیں اور ان حضرات کے ایسے خیالات شانِ رسالت سے بے خبری کے باعث ہیں۔

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ، قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ۔

اسود بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حطیم بھی خانہ کعبہ میں ہے؟ فرمایا کہ ہاں۔ میں عرض گزار ہوئی کہ لوگوں کو کیا ہوا جو اسے بیت اللہ میں شامل نہ کیا؟ فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس خرچ کی کمی تھی۔ میں نے عرض کی کہ دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا گیا؟ فرمایا کہ یہ اس لئے کیا کہ جس کو چاہیں داخل ہونے دیں اور جس کو چاہیں روک دیں۔ اگر تمہاری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا جس کے باعث مجھے ڈر ہے کہ ان کے دل ناپسند کریں گے ورنہ میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین سے ملا کر رکھتا۔

٢١٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔ اگر سب لوگ ایک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَ الْأَنْصَارِ.

وادی میں چلیں اور انصار دوسری وادی یا گھاٹی میں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلتا۔

۲۱۰۸- حَدَّثَنَا مُوسٰى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ وَشِعْبَهَا. تَابَعَهُ أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشِّعْبِ.

عبادہ تمیم نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک فرد ہوتا۔ اگر لوگ کسی وادی یا گھاٹی سے چلتے تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی سے چلتا۔ اسی طرح ابو التیاح نے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گھاٹی کے متعلق روایت کی ہے۔

كِتَابُ أَخْبَارِ الْآحَادِ

بَابُ ۱۱۹۸ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الْوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الْأَذَانِ وَالصَّلٰوةِ وَالصَّوْمِ وَالْفَرَائِضِ وَالْأَحْكَامِ

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ وَيُسَمَّى الرَّجُلُ طَائِفَةً لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا، فَلَوِ اقْتَتَلَ رَجُلَانِ دَخَلَ فِي مَعْنَى الْآيَةِ. لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا. وَكَيْفَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَرَاءَهُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ فَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِنْهُمْ رُدَّ إِلَى السُّنَّةِ.

اکیلی خبروں کا بیان

اذان، نماز، روزہ، فرائض اور احکام میں، ارشاد ربانی ہے: "تو کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں" (سورۃ التوبہ، آیت ۱۲۲) اور ایک آدمی پر بھی جماعت کا اطلاق ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑیں" (سورۃ الحجرات، آیت ۹) اگر دو آدمی بھی لڑ پڑیں تو وہ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو" (سورۃ الحجرات، آیت ۶) اور جس طرح کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یکے بعد دیگرے امیر روانہ فرمائے تاکہ ایک سے اگر بھول چوک ہو جائے تو دوسرا اسے سنت کی طرف پھیر دے۔

۲۱۰۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابو قلابہ کا بیان ہے کہ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم چند ہم عمر نوجوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیس روز تک آپ کے پاس ٹھہرے رہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بڑے نرم دل تھے جب آپ نے محسوس فرمایا کہ ہم اپنے گھر والوں کے پاس جانے کے خواہش مند ہیں تو دریافت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وسلم رفيقا، فلما ظن انا قد اشتهينا اهلنا او قد اشتقنا سالنا عمن تركنا بعدنا فاخبرناه قال ارجعوا الى اهليكم فاقيموا فيهم وعلموهم ومروهم، وذكر اشياء احفظها او لا احفظها، وصلوا كما رايتموني اصلي فاذا حضرت الصلوٰة فليؤذن لكم احدكم وليؤمكم اكبركم۔

فرمایا کہ ہم نے کن لوگوں کو پیچھے چھوڑا ہے۔ چنانچہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔ فرمایا کہ اپنے گھر والوں کی طرف چلے جاؤ اور ان میں جا کر رہو۔ انہیں دین سکھاؤ اور اس پر عمل کرنے کا حکم دینا۔ پھر کئی باتیں فرمائیں جن سے کچھ یاد رہیں اور کچھ یاد نہ رہیں فرمایا کہ اسی طرح نماز پڑھنا جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک آدمی اذان کہے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو اسے چاہیے کہ تمہاری امامت کرے۔

٢١١٠۔ حدثنا مسدد عن يحيى عن التيمي عن ابي عثمان عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا يمنعن احدكم اذان بلال من سحوره فانه يؤذن او قال ينادي ليرجع قائمكم وينبه نائمكم، وليس الفجر ان يقول هكذا وجمع يحيى كفيه حتى يقول هكذا ومد يحيى اصبعيه السبابتين۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال کی اذان (رمضان شریف میں) تمہیں سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ جو اذان کہتے یا ندا کرتے ہیں تو اس لئے کہ قیام کرنے والے فارغ ہو جائیں اور سونے والے جاگ اٹھیں اور فرماتے ہیں کہ فجر کا وقت ایسا نہیں ہوتا۔ یحییٰ بن سعید قطان نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کیا اور یحییٰ نے اپنی کلمے کی دونوں انگلیوں کو لمبا کر دیا۔

٢١١١۔ حدثنا موسى بن اسماعيل حدثنا عبد العزيز بن مسلم حدثنا عبد الله بن دينار سمعت عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن ام مكتوم۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ بیشک بلال کچھ رات رہے ندا کرتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہا کرو، یہاں تک کہ ابن ام مکتوم اذان کہیں۔

٢١١٢۔ حدثنا حفص بن عمر حدثنا شعبة عن الحكم عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال، صلى بنا النبي صلى الله عليه وسلم الظهر خمسا فقيل ازيد في الصلوٰة؟ قال، وما ذاك؟ قالوا صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ فرمایا کہ کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ لہٰذا آپ نے سلام پھیرنے کے بعد دو سجدے ادا کیے۔

٢١١٣۔ حدثنا اسماعيل حدثني مالك عن ايوب عن محمد عن ابي هريرة ان رسول

محمد بن سیرین نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتیں پڑھ کر فارغ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ: أَقَصُرَتِ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْ نَسِيتَ؟ فَقَالَ: أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ ثُمَّ رَفَعَ.

ہو گئے۔ ذوالیدین نے آپ کی خدمت میں عرض کی۔ یا رسول اللہ! کیا نماز کم ہو گئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا ذوالیدین سچ کہہ رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے، پھر آخری دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی اور دوسرے سجدوں کی طرح سجدہ کیا یا اُن سے بھی لمبا، پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہہ کر پھر سجدہ کیا، پہلے سجدے کی طرح اور پھر سر اٹھا لیا۔

٢١١٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ إِذْ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ کسی نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آج رات قرآن کریم کی ایک آیت نازل ہوئی جس میں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ معظمہ کی طرف منہ کیا کرو۔ پس لوگوں نے رُخ پھیر لیا حالانکہ اُن کے منہ شام کی طرف تھے لیکن وہ کعبۃ اللہ کی طرف گھوم گئے۔

٢١١٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: قَدْ نَرَى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا. فَوُجِّهَ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، وَصَلَّى مَعَهُ رَجُلٌ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَانْحَرَفُوا وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ.

ابو اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں جلوہ گری ہوئی تو آپ نے سولہ یا سترہ مہینے کے لگ بھگ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی جبکہ آپ چاہتے تھے کہ کعبہ کی طرف منہ کیا جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی۔ ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اُس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (سورۂ البقرہ، آیت ۱۴۴)۔ پس آپ نے کعبہ کی طرف رُخ پھیر لیا اور آپ کے ساتھ ایک آدمی نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر جب وہ نکلا تو انصار کے کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی اور بیشک حضور نے کعبہ کی طرف منہ کیا۔ پس وہ پھر گئے حالانکہ وہ نماز عصر کے رکوع میں تھے۔

٢١١٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

عبداللہ بن ابو طلحہ کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت ابو طلحہ انصاری، حضرت ابو عبیدہ بن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أنس بن مالك رضي الله عنه قال كنت أسقي أبا طلحة الأنصاري وأبا عبيدة بن الجراح وأبي بن كعب شرابا من فضيخ وهو تمر فجاءهم آت فقال إن الخمر قد حرمت، فقال أبو طلحة يا أنس قم إلى هذه الجرار فاكسرها، قال أنس فقمت إلى مهراس لنا فضربتها بأسفله حتى انكسرت ؛

۲۱۱۷ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن أبي إسحاق عن صلة عن حذيفة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لأهل نجران، لأبعثن إليكم رجلا أمينا حق أمين فاستشرف لها أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فبعث أبا عبيدة ؛

۲۱۱۸ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا شعبة عن خالد عن أبي قلابة عن أنس رضي الله عنه قال النبي صلى الله عليه وسلم لكل أمة أمين وأمين هذه الأمة أبو عبيدة ؛

۲۱۱۹ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عبيد بن حنين عن ابن عباس عن عمر رضي الله عنهم قال : وكان رجل من الأنصار إذا غاب عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهدته أتيته بما يكون من رسول الله صلى الله عليه وسلم وإذا غبت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وشهد أتاني بما يكون من رسول الله صلى الله عليه وسلم ؛

۲۱۲۰ - حدثنا محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا شعبة عن زبيد عن سعد بن عبيدة عن أبي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم بعث جيشا وأمر

جراح اور حضرت ابی بن کعب کو فضیخ نامی شراب پلا رہا تھا جو کھجوروں سے بنی تھی چنانچہ ایک شخص نے آکر کہا کہ شراب حرام فرما دی گئی ہے حضرت ابو طلحہ نے فرمایا کہ اے انس! کھڑے ہو کر ان مٹکوں کو توڑ دو حضرت انس کا بیان ہے کہ میں نے لوہے کا اپنا ایک دستہ لیا اور مٹکوں کے نیچے مار مار کر سالم توڑ دیئے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران والوں سے فرمایا عنقریب میں تمہارے پاس ایک امین بھیجوں گا جو حقیقت میں امین ہوگا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے اصحاب اس بات کے منتظر رہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت ابو عبیدہ کو روانہ فرمایا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر امت کے لئے ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین حضرت ابو عبیدہ ہیں۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ انصار میں سے ایک آدمی تھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو میں حاضر ہوتا اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ اُسے بتا دیتا اور جب میں رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکتا تو وہ حاضر ہوتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوتا وہ آکر مجھے بتا دیتا۔

ابو عبدالرحمٰن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور ایک شخص کو ان کا امیر مقرر فرمایا۔ اس نے آگ سلگائی اور اپنے ماتحت لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ۔ کچھ لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسرے حضرات نے کہا کہ ہم آگ ہی سے تو بھاگے ہیں۔ پس نبی کریم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَأَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ: ادْخُلُوهَا فَأَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا، وَقَالَ آخَرُونَ: إِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا: لَوْ دَخَلُوهَا لَمْ يَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَقَالَ لِلْآخَرِينَ: لَا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةٍ إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ ؎

٢١٢١- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؎

٢١٢٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لِي بِكِتَابِ اللهِ، فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ لَهُ بِكِتَابِ اللهِ وَأْذَنْ لِي، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُلْ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا، وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ، فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ وَإِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ فَرُدُّوهَا، وَأَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ، فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَغَدَا عَلَيْهَا أُنَيْسٌ فَاعْتَرَفَتْ

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے اُن لوگوں سے فرمایا جنہوں نے داخل ہونے کا ارادہ کیا تھا کہ اگر تم اُس کے اندر داخل ہو جاتے تو قیامت تک اُسی کے اندر رہتے اور دوسرے حضرات سے فرمایا کہ معصیت کے کاموں میں حکم نہیں مانا جاتا بلکہ اطاعت تو نیک کاموں میں ہے۔

زہیر بن حرب، یعقوب بن ابراہیم، ان کے والد ماجد، صالح، ابن شہاب، عبید اللہ بن عبد اللہ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے بتایا کہ دو آدمی جھگڑتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

ابن عتبہ بن مسعود کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک اعرابی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے۔ پھر اُس کا مخالف کھڑا ہو کر عرض پرداز ہوا۔ یا رسول اللہ! اس نے سچ کہا، اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ بیان کرو۔ اُس نے کہا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا۔ اُس نے اس کی بیوی کے ساتھ بدکاری کی۔ پس مجھے بتایا گیا کہ تیرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا چنانچہ میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی اس کا فدیہ ادا کر دیا۔ پھر میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ عورت کو سنگسار کیا جائے گا اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن ہو گا۔ آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تمہیں واپس دی جائیں گی اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اے انیس! یہ قبیلہ اسلم کے ایک فرد تھے تم صبح اس عورت کے پاس جانا اگر

sunnahbookslibrary.blogspot.com
sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فرجمها :

باب ۱۱۹۹ بعث النبي صلى الله عليه وسلم الزبير طليعة وحده :

۲۱۲۳ - حدثنا علي بن عبد الله حدثنا سفيان حدثنا ابن المنكدر قال سمعت جابر بن عبد الله قال. ندب النبي صلى الله عليه وسلم الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير فقال: لكل نبي حواري وحواري الزبير. قال سفيان حفظته من ابن المنكدر وقال له أيوب يا أبا بكر حدثهم عن جابر فان القوم يعجبهم ان تحدثهم عن جابر. فقال في ذلك المجلس: سمعت جابرا فتابع بين أحاديث سمعت جابرا. قلت لسفيان فان الثوري يقول يوم قريظة، فقال كذا حفظته كما أنك جالس يوم الخندق. قال سفيان هو يوم واحد وتبسم سفيان :

باب ۱۲۰۰ قول الله تعالى. لا تدخلوا بيوت النبي إلا أن يؤذن لكم. فاذا أذن له واحد جاز :

۲۱۲۴ - حدثنا سليمان بن حرب حدثنا حماد عن أيوب عن أبي عثمان عن أبي موسى أن النبي صلى الله عليه وسلم دخل حائطا وأمرني بحفظ الباب فجاء رجل يستأذن فقال: ائذن له وبشره بالجنة، فاذا أبو بكر. ثم جاء عمر فقال: ائذن له وبشره بالجنة، ثم جاء عثمان فقال ائذن له وبشره بالجنة :

۲۱۲۵ - حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثنا سليمان بن بلال عن يحيى عن عبيد بن حنين

وہ اعتراف کرے تو اُسے سنگسار کر دینا چنانچہ کل صبح حضرت انیس اُس عورت کے

حضور نے دشمن کی خبر لانے کے لئے اکیلے حضرت زبیر کو بھیجا۔

محمد بن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا خندق کے روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر آپ نے انہیں پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ پھر پکارا تو حضرت زبیر نے جواب دیا چنانچہ ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔ سفیان راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسے ابن المنکدر سے یاد کیا ہے اور اُن سے ایوب نے کہا، آپ اُن سے حضرت جابر کی حدیث بیان کریں کیونکہ آپ کا حضرت جابر سے روایت کرنا لوگوں کو پسند ہے پھر اُسی مجلس میں فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا اس کے بعد کئی حدیثیں بیان کرتے ہوئے یہی فرمایا کہ میں نے حضرت جابر سے سنا۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ثوری تو فرماتے ہیں کہ وہ قریظہ کا دن تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے خندق کے روز کا لفظ اسی طرح یاد کیا ہے جیسے تم بیٹھے ہو۔ سفیان نے مسکراتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ایک ہی بات ہیں۔

داخلے کی اجازت دینے سے خبر واحد کا جواز ہے

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہونا جب تک اجازت نہ لے (سورۃ الاحزاب، آیت ۵۳)۔

ابو عثمان نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں داخل ہوئے اور مجھے دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ایک آدمی آیا اور اُس نے اجازت مانگی۔ فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ دیکھا تو وہ حضرت ابو بکر تھے۔ پھر حضرت عمر آئے تو فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔ پھر حضرت عثمان آئے تو فرمایا کہ اُسے اجازت دو اور جنت کی بشارت دے دو۔

حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا جب میں حاضر بارگاہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حُنَيْنٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ، جِئْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ وَغُلَامٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْوَدُ عَلَى رَأْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ قُلْ هٰذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَأَذِنَ لِي ۔

وسلم اپنے بالا خانے میں تشریف فرما تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حبشی غلام سیڑھی کے نیچے کھڑا تھا۔ میں نے کہا، یہ عرض کرو کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوا ہے۔ پس آپ نے مجھے اجازت مرحمت فرما دی۔

باب ۱۲۰۱ مَا كَانَ يَبْعَثُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأُمَرَاءِ وَالرُّسُلِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ

حضور امراء اور قاصدوں کو یکے بعد دیگرے بھیجا کرتے تھے۔

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِحْيَةَ الْكَلْبِيَّ بِكِتَابِهِ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى قَيْصَرَ ۔

ابن عباس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو گرامی نامہ دے کر حاکم بصرہ کے پاس بھیجا کہ اسے قیصر روم تک پہنچا دیا جائے۔

۲۱۲۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِكِتَابِهِ إِلَى كِسْرَى فَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ يَدْفَعُهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ كِسْرَى مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ ۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ انہیں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گرامی نامہ کسریٰ کے لئے روانہ فرمایا چنانچہ آپ نے حکم دیا کہ اسے حاکم بحرین تک پہنچا دیا جائے اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے گا۔ جب کسریٰ نے اسے پڑھا تو پھاڑ ڈالا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف دعا کی کہ وہ بھی پارہ پارہ کر دیئے جائیں۔

۲۱۲۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ أَذِّنْ فِي قَوْمِكَ أَوْ فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ ۔

یزید بن ابو عبید نے حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی سے فرمایا۔ اپنی قوم میں یا لوگوں میں اعلان کر دو کہ آج عاشورے کے روز جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ پورا کرے اور جس نے کچھ نہیں کھایا اسے چاہیئے کہ روزہ رکھ لے۔

باب ۱۲۰۲ وَصَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُفُودَ الْعَرَبِ أَنْ يُبَلِّغُوا مَنْ وَرَاءَهُمْ

حضور کا عرب کے وفود کو وصیت کرنا کہ یہ باتیں اپنے پچھلوں تک پہنچا دیں۔

قَالَهُ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ ۔

اس کو مالک بن حویرث نے بیان کیا ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُقْعِدُنِي عَلَى سَرِيرِهِ فَقَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْوَفْدُ؟ قَالُوا رَبِيعَةُ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ وَالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى. قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارَ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَسَأَلُوا عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ وَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ، قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَأَظُنُّ فِيهِ صِيَامُ رَمَضَانَ، وَتُؤْتُوا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ. وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ قَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَبْلِغُوهُنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ ۔

بَابُ ٢٠٣ خَبَرِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ ۔

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّعْبِيُّ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ أَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ أَسْمَعْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا: قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ فَذَهَبُوا يَأْكُلُونَ مِنْ لَحْمٍ فَنَادَتْهُمُ امْرَأَةٌ مِنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ، فَأَمْسَكُوا فَقَالَ

ابو جمرہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما انہیں اپنے تخت پر بٹھایا کرتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا۔ یہ کون کا وفد ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ربیعہ کا فرمایا اس وفد اور قوم کو خوش آمدید۔ یہ نہ رسوا ہوں نہ شرمسار۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر آباد ہیں۔ پس ہمیں ایسی باتوں کا حکم فرمائیے جن سے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی بتا دیں۔ پھر انہوں نے پینے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے انہیں چار چیزوں سے منع کیا اور چار باتوں کا حکم فرمایا یعنی اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اللہ پر ایمان لانا کیا ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اس بات کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور میرے خیال میں یہ بھی کہ رمضان شریف کے روزے رکھنا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا اور انہیں کدو کے تونبے، سبز لاکھی برتن، روغنی برتن اور کھودی ہوئی لکڑی کے برتنوں سے منع فرمایا اور کہیں النقیر کی جگہ المقیر کا لفظ آیا ہے اور فرمایا کہ یہ باتیں اپنے ان لوگوں تک بھی پہنچا دینا جو تمہارے پیچھے ہیں۔

ایک عورت کا خبر دینا۔

توبۃ العنبری کا بیان ہے کہ مجھ سے شعبی نے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ امام حسن بصری اس حدیث کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کرتے ہیں؟ کہا کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھتا رہا ہوں۔ پس میں نے انہیں اس حدیث کے سوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہوئے نہیں سنا۔ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے جن کے درمیان حضرت سعد بن ابی وقاص بھی تھے۔ پس وہ گوشت کھانے والے ہی تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی ایک نے آواز دی کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو وہ رک گئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا أَوْ أَطْعِمُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ أَوْ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ شَكَّ فِيهِ وَلَكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي ؛

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۲۱۳۰ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَنَّ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ سَمِعَ سُفْيَانُ مِنْ مِسْعَرٍ وَمِسْعَرٌ قَيْسًا، وَقَيْسٌ طَارِقًا ؛

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ الْغَدَ حِينَ بَايَعَ الْمُسْلِمُونَ أَبَا بَكْرٍ وَاسْتَوَى عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَهَّدَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَاخْتَارَ اللّٰهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي عِنْدَهُ عَلَى الَّذِي عِنْدَكُمْ، وَهٰذَا الْكِتَابُ الَّذِي هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَكُمْ فَخُذُوا بِهِ تَهْتَدُوا وَإِنَّمَا هَدَى اللّٰهُ بِهِ رَسُولَهُ ؛

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَمَّنِي إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ:

کھاؤ یا تناول کرو کیونکہ یہ تو حلال ہے یا یہ فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، راوی کو اس بات میں شک ہے، لیکن میں اسے نہیں کھایا کرتا۔

کتاب وسنت کو مضبوطی سے پکڑنا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

قیس بن مسلم نے طارق بن شہاب سے روایت کی ہے کہ یہود میں سے ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اے امیر المومنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی "آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمہارے لئے دین پسند کیا" (سورۂ مائدہ، آیت ۳) تو ضرور ہم اُسے عید کا دن بنا لیتے۔ پس حضرت عمر نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ آیت کس روز نازل ہوئی تھی۔ یہ عرفہ کے روز جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی تھی۔ اسے سفیان نے مسعر سے، مسعر نے قیس سے اور قیس نے طارق بن شہاب سے سنا۔ رضی اللہ عنہم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا جس صبح کو مسلمانوں نے حضرت ابو بکر سے بیعت کی۔ وہ حضرت ابو بکر صدیق سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے اور فرمایا۔ اما بعد، اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُس چیز کے ذریعے خاص فرمایا جو تمہارے پاس ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو راستہ دکھایا۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹا لیا اور کہا۔ اے اللہ! اسے قرآن کریم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْکِتَابَ ۔

۲۱۳۳ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفًا اَنَّ اَبَا الْمِنْهَالِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا بَرْزَةَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُغْنِيْكُمْ اَوْ نَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۲۱۳۴ - حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُبَايِعُهُ وَاُقِرُّ بِذٰلِكَ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ عَلٰى سُنَّةِ اللّٰهِ وَسُنَّةِ رَسُوْلِهِ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ ۔

بَاب ۱۲۰۴ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ۔

۲۱۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ ۔ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَهَا اَوْ تَرْغَثُوْنَهَا اَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ۔

۲۱۳۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ اِلَّا اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهُ اُوْمِنَ اَوْ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَاهُ اللّٰهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنِّيْ اَكْثَرُهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

بَاب ۱۲۰۵ الْاِقْتِدَاءِ بِسُنَنِ رَسُوْلِ

سکھا دے ۔

ابو المنہال کا بیان ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۔ بیشک اللہ تعالے نے تمہیں اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے غنی کر دیا یا مالا مال کر دیا ہے ۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عبدالملک بن مروان سے بیعت کرتے ہوئے اس کے لیے خط میں لکھا کہ میں اللہ تعالیٰ کے طریقے اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق بساط بھر آپ کی بات سننے اور ماننے کا اقرار کرتا ہوں ۔

حضور نے فرمایا کہ مجھے جوامع الکلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمات کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا ہے، رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے اور میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا میرے پاس زمین کے خزانوں کی کنجیاں لائی گئیں اور میرے ہاتھ پر رکھ دی گئیں ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو چلے گئے اور تم اُن خزانوں کو تصرف میں لا رہے ہو یا اُن سے فائدہ حاصل کر رہے ہو یا اسی طرح کا کوئی اور لفظ ارشاد فرمایا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جسے جتنے معجزے دیئے گئے ان کے مطابق ہی لوگ اس پر ایمان لائے یا اُن کے مطابق ہی بشر اس پر ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ عطا فرمایا گیا وہ وحی (قرآن کریم) ہے جو اللہ تعالیٰ نے میری طرف فرمائی پس مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز میرے پیروکار ان سب سے زیادہ ہوں گے ۔

سنت رسول کی پیروی کرنا ۔ ارشادِ ربانی ہے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، وقول اللہ تعالیٰ
﴿وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا﴾. قال أئمة
نقتدي بمن قبلنا ويقتدي بنا من
بعدنا. وقال ابن عون: ثلاث أحبهن
لنفسي ولإخواني: هذه السنة أن
يتعلموها ويسألوا عنها، والقرآن أن
يتفهموه ويسألوا عنه، ويدعوا الناس
إلا من خير.

٢١٣٧- حدثنا عمرو بن عباس حدثنا
عبد الرحمن حدثنا سفيان عن واصل عن
أبي وائل قال، جلست إلى شيبة في هذا
المسجد قال جلس إلي عمر في مجلسك هذا؟
فقال، هممت أن لا أدع فيها صفراء ولا
بيضاء إلا قسمتها بين المسلمين، قلت ما
أنت بفاعل، قال لم؟ قلت لم يفعله
صاحباك قال، هما المرآن يقتدى بهما.

٢١٣٨- حدثنا علي بن عبد الله حدثنا
سفيان قال سألت الأعمش فقال عن زيد
بن وهب سمعت حذيفة يقول حدثنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم، أن الأمانة
نزلت من السماء في جذر قلوب الرجال
ونزل القرآن فقرؤوا القرآن وعلموا من السنة.

٢١٣٩- حدثنا آدم بن أبي إياس حدثنا شعبة
أخبرنا عمرو بن مرة سمعت مرة الهمداني يقول
قال عبد الله: إن أحسن الحديث كتاب الله و
أحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم
وشر الأمور محدثاتها وإن ما توعدون لآت
وما أنتم بمعجزين.

٢١٤٠- حدثنا مسدد حدثنا سفيان حدثنا

"اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا" (سورۂ الفرقان آیت ۷۴)
فرمایا کہ ہم سے پہلے ہمارے امام ہیں جن کی ہم اقتدا کرتے ہیں
اور بعد والے ہماری اقتدا کریں گے۔ ابن عون کا قول ہے کہ تین
چیزیں میں اپنے لیے اور اپنے بھائی کے لیے پسند کرتا ہوں
ایک اس سنت کو سیکھیں اور اس کے متعلق معلومات
حاصل کریں۔ دوسرا قرآن کریم کہ اس کو سمجھیں اور اس
کے متعلق پوچھیں۔ تیسرے بھلائی کے سوا لوگوں سے کنارہ کش
رہیں۔

ابو وائل کا بیان ہے کہ میں شیبہ کے پاس اسی مسجد
(خانہ کعبہ) میں بیٹھا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اسی تمہارے
بیٹھنے کی جگہ پر میرے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے
تھے تو انہوں نے فرمایا۔ میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ذرا بھی
سونا اور چاندی نہ چھوڑوں مگر اسے مسلمانوں میں تقسیم کر دوں
میں نے کہا کہ آپ ایسا کرنے والے نہیں ہیں۔ انہوں نے
کہا کہ کیوں نہیں؟ میں نے کہا چونکہ آپ کے دونوں پیشواؤں
نے ایسا نہیں کیا۔ فرمایا کہ وہ تو ایسے حضرات تھے جن کی پیروی کی جاتی ہے۔

زید بن وہب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے بیان فرمایا۔ امانت آسمان سے
لوگوں کے دلوں کی تہ میں نازل فرمائی گئی اور قرآن کریم نازل
ہوا۔ پس قرآن کریم پڑھو اور سنت کا علم حاصل کرو۔

مرہ ہمدانی کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب
ہے اور سب سے اچھی رہنمائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی رہنمائی ہے اور برے کام دین میں ایجادات
ہیں اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا گیا وہ پورا ہو کر رہے گا اور
تم عاجز کر دینے والے نہیں ہو۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ
خَالِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ؛

۲۱۳۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ
حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى
قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَنْ يَأْبَى؟ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي
دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى؛

۲۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ
حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَيَّانَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ حَدَّثَنَا
سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ حَدَّثَنَا أَوْ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ
يَقُولُ؛ جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ
وَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ
فَقَالُوا إِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوا لَهُ
مَثَلًا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ فَقَالُوا
مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا وَجَعَلَ فِيهَا مَأْدُبَةً
وَبَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ
أَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ
الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ، فَقَالُوا أَوِّلُوهَا لَهُ
يَفْقَهْهَا، فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّهُ نَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا الدَّارُ
الْجَنَّةُ وَالدَّاعِي مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ
أَطَاعَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ
وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ
عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْقٌ
بَيْنَ النَّاسِ. تَابَعَهُ قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ خَالِدٍ

عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ
نے فرمایا میں تمہارے درمیان ضرور اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
فرمایا۔ میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار
کیا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! انکار کون کرے گا؟
فرمایا کہ جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس
نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔

سعید بن میناء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ کچھ فرشتے نبی کریم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے جبکہ آپ سوئے ہوئے تھے
ان میں ایک نے کہا کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا
کہ ان کی آنکھ سوتی اور دل جاگتا رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا
کہ آپ کے ان صاحب کی مثال ہے لہٰذا وہ مثال بیان کرو۔
ایک نے کہا کہ وہ تو سوئے ہوئے ہیں دوسرے نے کہا کہ آنکھ
سوتی اور دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ ان کی
مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے ایک گھر بنایا اور اس میں
دسترخوان بچھایا اور بلانے والے کو بھیجا۔ پس جس نے دعوت
قبول کرلی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا
اور جس نے دعوت قبول نہ کی وہ نہ گھر میں داخل ہوا اور نہ دسترخوان
سے کھانا کھا سکا۔ ایک نے ان میں سے کہا کہ اس کا مطلب بیان
کیجیے تاکہ بات سمجھ میں آجائے چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا
کہ یہ تو سوئے ہوئے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے
دل بیدار رہتا ہے۔ پس انہوں نے کہا کہ گھر سے مراد جنت
ہے۔ بلانے والے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مراد ہیں۔ پس جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ جَابِرٍ خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؛

۲۱۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيمُوا فَقَدْ سُبِقْتُمْ سَبْقًا بَعِيدًا فَإِنْ أَخَذْتُمْ يَمِينًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ؛

۲۱۴۴ - حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلَى مَهَلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِي فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ بِمَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ ؛

۲۱۴۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ. فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ

کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں۔ اسی طرح قتیبہ، لیث، خالد، سعید بن ابو ہلال نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے قرآن کریم کا علم حاصل کرنے والو! سیدھے راستے پر چلو تو تم لوگوں سے بہت زیادہ سبقت لے جاؤ گے اور اگر دائیں یا بائیں جانب جھکے تو بہت زیادہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک میری مثال اور اس کی جس کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے اس شخص جیسی مثال ہے جس نے اپنی قوم کے پاس آ کر کہا اے قوم! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک فوج دیکھی ہے میں تمہیں واضح طور پر اس سے ڈرانے والا ہوں لہٰذا اپنے آپ کو بچاؤ چنانچہ اس کی قوم سے ایک جماعت نے اس کی بات مانی۔ لہٰذا راتوں رات نکل کر پناہ گاہ میں جا چھپے اور بچ گئے جبکہ ایک جماعت نے اسے جھٹلایا اور صبح تک اپنے مقامات پر پڑی رہے۔ صبح اندھیرے لشکر نے ان پر حملہ کر دیا پس انہیں ہلاک کر کے غارت گری کا بازار گرم کیا پس یہ مثال ہے اس کی جس نے میری اطاعت کی اور جو میں لے کر آیا ہوں اس کی پیروی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اور جو حق میں لے کر آیا ہوں اسے جھٹلایا۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر کو خلیفہ بنایا گیا اور کچھ لوگ عرب سے کافر ہو گئے تو حضرت عمر نے حضرت ابوبکر سے کہا۔ آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ لہٰذا جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور اپنی جان کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ نے لینا ہے۔ حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ان سے لڑتا رہوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے کیونکہ زکوٰۃ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

واللہ لو منعوني عقالا كانوا يؤدونه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم لقاتلتهم على منعه. فقال عمر فوالله ما هو إلا أن رأيت الله قد شرح صدر أبي بكر للقتال فعرفت أنه الحق. قال ابن بكير وعبد الله عن الليث عناقا وهو أصح۔

۲۱۳۶- حدثني إسماعيل حدثني ابن وهب عن يونس عن ابن شهاب حدثني عبيد الله بن عبد الله بن عتبة أن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: قدم عيينة بن حصن بن حذيفة بن بدر فنزل على ابن أخيه الحر بن قيس بن حصن وكان من النفر الذين يدنيهم عمر وكان القراء أصحاب مجلس عمر ومشاورته كهولا كانوا أو شبانا، فقال عيينة لابن أخيه يا ابن أخي هل لك وجه عند هذا الأمير فتستأذن لي عليه؟ قال سأستأذن لك عليه، قال ابن عباس فاستأذن لعيينة فلما دخل قال يا ابن الخطاب والله ما تعطينا الجزل وما تحكم بيننا بالعدل، فغضب عمر حتى هم بأن يقع به، فقال الحر يا أمير المؤمنين إن الله تعالى قال لنبيه صلى الله عليه وسلم

خذ العفو وأمر بالعرف وأعرض عن الجاهلين وإن هذا من الجاهلين فوالله ما جاوزها عمر حين تلاها عليه، وكان وقافا عند كتاب الله۔

۲۱۳۷- حدثنا عبد الله بن مسلمة عن مالك عن هشام بن عروة عن فاطمة بنت المنذر عن أسماء ابنة أبي بكر رضي الله عنهما أنها قالت أتيت عائشة حين خسفت الشمس

مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر انھوں نے جانور باندھنے کی رسی دینے سے بھی انکار کیا جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو اس انکار پر میں ان سے ضرور لڑوں گا۔ حضرت عمر کا بیان ہے کہ خدا کی قسم میں نے یہی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر کا سینہ جہاد کے لیے کھول دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ وہ حق پر ہیں۔ ابن بکیر، عبد اللہ، لیث نے عناقا کہا اور یہی زیادہ صحیح ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ عیینہ بن حصن بن حذیفہ بن بدر آئے اور اپنے بھتیجے حر بن قیس بن حصن کے پاس ٹھہرے یہ حضرت عمر کے قریب تھے کیونکہ قاری حضرات حضرت عمر کے ہم مجلس ہوا کرتے تھے اور ان کے مشیر بھی یہی ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ پس عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا۔ اے بھتیجے! کیا تمھیں اس امیر کی بارگاہ تک رسائی ہے؟ اگر ایسا ہے تو مجھے باریابی کی اجازت لے دو۔ انھوں نے کہا کہ عنقریب میں آپ کو اجازت لے دوں گا۔ حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ عیینہ کے لیے اجازت حاصل کر لی گئی۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو کہا۔ اے ابن خطاب! خدا آپ نہیں مال دیتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان انصاف سے فیصلہ کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر کو غصہ آگیا اور ارادہ کیا کہ ان پر ٹوٹ پڑیں مگر حر نے کہا۔ اے امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا: "اے محبوب! معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو" (سورۃ الاعراف، آیت ۱۹۹) اور بیشک یہ جاہلوں سے ہیں پس خدا کی قسم جب یہ آیت تلاوت کی گئی تو حضرت عمر نے اس کے حکم سے ذرا تجاوز نہ کیا اور وہ اللہ کی کتاب کے سامنے بہت زیادہ رک جایا کرتے تھے۔

فاطمہ بنت منذر کا بیان ہے کہ حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ میں حضرت عائشہ کے پاس آئی جبکہ سورج کو گہن لگا ہوا تھا۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے اور وہ بھی کھڑی ہو کر نماز پڑھ رہی تھیں پس انھوں نے کہا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ پس

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَالنَّاسُ قِيَامٌ وَهِيَ قَائِمَةٌ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا لِلنَّاسِ فَأَشَارَتْ بِيَدِهَا نَحْوَ السَّمَاءِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ، فَقُلْتُ آيَةٌ؟ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَرَهُ إِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَأُوْحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِي الْقُبُوْرِ قَرِيْبًا مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُسْلِمُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا عَلِمْنَا أَنَّكَ مُوْقِنٌ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ. لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُوْلُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ.

انھوں نے اپنے ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ سبحان اللہ میں نے پوچھا کہ کیا کوئی نشانی ہے انھوں نے اثبات میں سر ہلایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فارغ ہو گئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو میں نے نہیں دیکھی تھی مگر اسے اس مقام پر دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی اور میری طرف وحی فرمائی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہو گا جو دجال کے فتنے کے لگ بھگ سخت ہو گا پس جو مومن یا مسلمان ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کونسا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ حضرت محمد مصطفٰے ہمارے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے پس ہم نے ان کی بات مانی اور ان پر ایمان لائے۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ آرام کی نیند سو جا ہمیں معلوم تھا کہ تو یقین رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک رکھنے والا ہو گا مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سا لفظ فرمایا وہ کہے گا کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نے لوگوں کو کچھ کہتے ہوئے سنا تھا تو میں نے بھی وہی کہہ دیا تھا۔

۲۱۴۸۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: دَعُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِسُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوْهُ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس وقت تک چھوڑے رہو جب تک میں تمہیں چھوڑے رہوں کیونکہ تم سے پہلے لوگ زیادہ سوال کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے باعث ہی ہلاک ہوئے پس جب میں تمھیں کسی بات سے روکوں تو اس سے اجتناب کرو اور جب میں تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو بساط بھر اس کی تعمیل کرو۔

بَابٌ ۱۲۰۶ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لَا يَعْنِيْهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ.

کثرت سوال اور بیکار تکلف ناپسندیدہ ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

۲۱۴۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ

عامر بن سعد بن ابی وقاص نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی لیکن اس کے سوال کرنے کے باعث حرام کر دی گئی۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَجَلِ مَسْأَلَتِهِ ؛

۲۱۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا النَّضْرِ يُحَدِّثُ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا لَيَالِيَ حَتَّى اجْتَمَعَ إِلَيْهِ نَاسٌ ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً فَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوبَةَ ؛

۲۱۵۱۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ غَضِبَ وَقَالَ: سَلُونِي فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَبِي فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ؛

۲۱۵۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ، اُكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

بسر بن سعید نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسجد میں بوریے کا ایک حجرہ تیار کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چند راتیں اس کے اندر نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاس لوگ جمع ہونے لگے پھر ایک رات لوگوں کو آپ کی آواز نہ آئی تو انہوں نے خیال کیا کہ آپ سو گئے ہیں لہٰذا ان میں سے بعض حضرات نے کھنکارنا شروع کیا تاکہ آپ ان کے پاس تشریف لے آئیں۔ فرمایا کہ جو تم کرتے رہے ہو میں دیکھتا رہا ہوں یہاں تک کہ میں ڈر گیا کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے اگر تم پر فرض ہو جائے تو تم قیام نہیں کر سکو گے لہٰذا اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے سوائے فرض نماز کے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایسی چیزوں کے متعلق پوچھا گیا جو آپ نے ناپسند فرمایا جب لوگوں نے سوالات کی بھرمار کر دی تو آپ کو غصہ آگیا اور فرمایا۔ جو چاہو پوچھو چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے پھر ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر غصے کے آثار دیکھے تو عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے ہیں۔

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لیے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد کہا کرتے "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ.

جو تو عطا فرمائے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں اور بزرگی والے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے، اور بغیر ضرورت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۲۱۵۳ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ.

ثابت کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر کے پاس تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں تکلف سے منع فرمایا گیا ہے۔

۲۱۵۴ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا، قَالَ أَنَسٌ فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَأَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي، فَقَالَ أَنَسٌ: فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَيْنَ مَدْخَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ، قَالَ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي سَلُونِي، فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے امور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھے کیونکہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمہیں اس کے متعلق بتا دوں گا جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ! میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں۔ پھر حضرت عبد اللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو مجھ سے پوچھ لو چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَأَنَا أُصَلِّي فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ:

جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا

ف: اس حدیث میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس موقع پر دو سوال کیے گئے۔ دونوں سوالوں کی تہہ میں جھانک کر دیکھا جائے تو واضح طور پر نظر آجائے گا کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معلومات اور خداداد علوم کے بارے میں صحابۂ کرام کا نظریہ کیا تھا؟ —— پہلا سوال جنتی یا جہنمی ہونے کے بارے میں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ فیصلہ خدا نے کرنا ہے اور اس فیصلے کا ظہور قیامت میں ہوگا۔ سائل کے جواب میں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ اس بات کا فیصلہ تو اللہ تعالیٰ قیامت میں کرے گا، لہٰذا مجھے کیا خبر کہ وہ تمہیں جنت میں بھیجے گا یا جہنم میں —— بلکہ صاف صاف بتا دیا کہ تیرا ٹھکانا جہنم میں ہے۔ اس سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس وقت بھی معلوم تھا کہ کون جنت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ ان کی نگاہوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دوسرا سوال حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں بعض لوگوں کو شک تھا کہ یہ اپنے باپ سے پیدا نہیں ہیں۔ انھوں نے موقع دیکھا تو خیال آیا کہ یہ بات آج صاف ہو جانی چاہیے۔ لہٰذا عرض گذار ہونے کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ سبحان اللہ! —— غور کا مقام ہے کہ دنیا میں ہر بچے کے بارے میں حقیقی علم صرف اس کی والدہ کو ہوتا ہے کہ اس کا باپ کون ہے؟ قربان جائیں حبیبِ خدا کی معجز نما خداداد نگاہوں پر جن سے کسی کا باپ یا بیٹا ہونا کبھی نہ کل پوشیدہ تھا اور نہ آج پوشیدہ ہے۔ اسی لیے تو خدائے ذوالمنن نے اپنے محبوب سے فرمایا ہے کہ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۔ یعنی اے محبوب! تم پر اللہ کا بڑا ہی فضل ہے۔ الحمد للہ۔ یہ واقعہ تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۵۱ میں بھی موجود ہے۔

۲۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوْكَ فُلَانٌ وَنَزَلَتْ: يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ أَشْيَاءَ الْاٰيَةَ:

موسیٰ بن انس کا بیان ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا نبی اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ فلاں ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں" (سورۃ المائدہ، آیت ۱۰۱)

۲۱۵۶۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يَبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا هٰذَا اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ:

عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر پوچھتے رہیں گے یہاں تک کہ کہیں گے کہ اللہ نے تو سب چیزوں کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

۲۱۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ لَا يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَامُوا إِلَيْهِ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ سَاعَةً يَنْظُرُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَتَأَخَّرْتُ عَنْهُ حَتَّى صَعِدَ الْوَحْيُ، ثُمَّ قَالَ: وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي.

بَاب ۱۲۰۷ الْاِقْتِدَاءِ بِأَفْعَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَنَبَذَهُ وَقَالَ إِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا: فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

بَاب ۱۲۰۸ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ وَالتَّنَازُعِ فِي الْعِلْمِ وَالْغُلُوِّ فِي الدِّينِ وَالْبِدَعِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ.

۲۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، قَالَ فَوَاصَلَ بِهِمُ النَّبِيُّ

نے فرمایا کہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت کے اندر میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور آپ نے کھجور کی ایک شاخ کا سہارا لیا ہوا تھا تو یہودیوں کی ایک جماعت گزری۔ ان میں سے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو اور کچھ لوگوں نے کہا کہ ان سے مت پوچھو کیونکہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں ایسا جواب سننا پڑے جو تمہیں ناپسند ہو۔ پس وہ آپ کے پاس آ کھڑے ہوئے اور کہا اے ابوالقاسم! ہمیں روح کے بارے میں بتائیے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ کچھ دیر تک دیکھتے رہے پس میں نے جان لیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے پس میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا یہاں تک کہ وحی کا فرشتہ اوپر چلا گیا پھر آپ نے فرمایا "اے محبوب! تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں"

حضور کے افعال کی پیروی کرنا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تو لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوا لیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اسے پھینک دیا اور فرمایا۔ اب میں اسے کبھی نہیں پہنوں گا۔ پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

تعمق، علم میں جھگڑنا، دین میں غلو کرنا اور بدعت ناپسندیدہ ہے۔ ارشادِ ربانی ہے۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں زیادتی نہ کرو اور اللہ پر نہ کہو مگر سچ (سورۃ النساء، آیت ۱۷۱)۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وصال کے روزے نہ رکھا کرو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ آپ تو روزوں کو ملاتے ہیں۔ فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے لیکن لوگ اس پر بھی وصال کے روزوں سے نہ رکے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ أَوْ لَيْلَتَيْنِ ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَأَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ، كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ .

٢١٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى مِنْبَرٍ مِنْ آجُرٍّ وَعَلَيْهِ سَيْفٌ فِيهِ صَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا عِنْدَنَا مِنْ كِتَابٍ يُقْرَأُ إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فَنَشَرَهَا فَإِذَا فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَإِذَا فِيهَا الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ عَيْرٍ إِلَى كَذَا فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيهِ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَإِذَا فِيهَا، مَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا .

٢١٦١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَرَخَّصَ وَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ فَوَاللّٰهِ إِنِّي أَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً .

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَادَ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو دن ملا دیئے یا دو راتیں، پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر چاند کچھ بدیر نظر آتا تو میں زیادہ دن ملاتا جاتا۔ یہ آپ نے انہیں تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں اینٹوں کے منبر پر خطبہ دیا اور ان کے پاس ایک تلوار تھی جس کے ساتھ ایک کتابچہ لٹکا ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم ہمارے پاس کوئی کتاب نہیں ہے مگر اللہ کی کتاب اور یہ کتابچہ۔ پس اسے کھولا تو اس میں دیت کے اونٹوں کی عمروں کا بیان تھا اور یہ کہ مدینہ منورہ مقام عیر سے فلاں جگہ تک حرم ہے اور یہ کہ جو دین میں نئی بات نکالے اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ مسلمانوں کا پناہ دینا ایک ہے ان کا ادنیٰ آدمی بھی اسے نبھانے کی کوشش کرتا ہے پس جس نے کسی مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل اور اس میں یہ بھی تھا کہ جس نے اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے دوستی کی تو اس پر اللہ فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ تعالیٰ نہ اس کا کوئی فرض قبول کرے اور نہ نفل۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لیکن لوگ اس کے کرنے سے اجتناب ہی کرتے رہے۔ جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے خدا کی حمد بیان کرکے فرمایا۔ لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس کام کو کرنے سے احتراز کرتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں، حالانکہ خدا کی قسم ان کی نسبت مجھے اللہ کا زیادہ علم ہے اور اس کا ڈر مجھے ان سے بہت زیادہ ہے۔

نافع بن عمر کا بیان ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے فرمایا کہ قریب تھا کہ دو بہترین آدمی یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ہلاک ہو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْخَيِّرَانِ أَنْ يَهْلِكَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ بَنِي تَمِيمٍ أَشَارَ أَحَدُهُمَا بِالْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ أَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ وَأَشَارَ الْآخَرُ بِغَيْرِهِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ إِنَّمَا أَرَدْتَ خِلَافِي فَقَالَ عُمَرُ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ إِلَى قَوْلِهِ عَظِيمٌ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَ عُمَرُ بَعْدُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ عَنْ أَبِيهِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ إِذَا حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَهُ كَأَخِي السِّرَارِ لَمْ يُسْمِعْهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ ؛

۲۱۶۳- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي مَرَضِهِ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ، فَقَالَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ: مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا ؛

۲۱۶۴- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: جَاءَ عُوَيْمِرٌ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَيَقْتُلُهُ

جاتے جبکہ بنی تمیم کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تھا۔ ان میں سے ایک نے اقرع بن حابس حنظلی کی طرف اشارہ کیا جو بنی مجاشع کا بھائی تھا دوسرے نے کسی اور کی طرف۔ پس حضرت ابوبکر نے حضرت عمر سے کہا کہ آپ نے میری مخالفت کا ارادہ کیا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے تو آپ کی مخالفت کا ارادہ نہیں کیا۔ پس دونوں حضرات کی آوازیں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اونچی ہو گئیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے (سورۃ الحجرات، آیت ۲)

ابن ابی ملیکہ اور ابن زبیر کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت عمر اور انھوں نے اپنے نانا جان حضرت ابوبکر کا ذکر نہیں کیا کہ جب وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کوئی بات کرتے تو اتنی آہستہ آواز سے

عروہ بن زبیر نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ اپنی بیماری کے دوران رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں"۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں عرض گزار ہوئی کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کو حکم فرمایئے کہ وہ نماز پڑھائیں۔" آپ نے دوبارہ فرمایا کہ ابوبکر سے کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت حفصہ سے کہا کہ آپ عرض کریں کہ حضرت ابوبکر جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کے سبب لوگ ان کی آواز سن نہیں سکیں گے لہٰذا حضرت عمر کے لیے حکم فرمایئے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ نے ایسا ہی کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم حضرت یوسف کے مصاحبوں کی طرح ہو۔ ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ

زہری کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عویمر نے حضرت عاصم بن عدی کے پاس آکر کہا اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے آدمی کو دیکھے اور اسے قتل کر دے تو کیا آپ قصاص میں قتل کر دیں گے؟ اسے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَتَقْتُلُونَهُ بِهِ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَ، فَرَجَعَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ الْمَسَائِلَ فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْقُرْآنَ خَلْفَ عَاصِمٍ، فَقَالَ لَهُ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكُمْ قُرْآنًا فَدَعَا بِهِمَا فَتَقَدَّمَا فَتَلَاعَنَا، ثُمَّ قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا. فَفَارَقَهَا وَلَمْ يَأْمُرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا، فَجَرَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: انْظُرُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْمَرَ قَصِيرًا مِثْلَ وَحَرَةٍ فَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ كَذَبَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْحَمَ أَعْيَنَ ذَا أَلْيَتَيْنِ فَلَا أَحْسِبُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهِ عَلَى الْأَمْرِ الْمَكْرُوهِ؛

۲۱۶۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسٍ النَّصْرِيُّ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي ذِكْرًا مِنْ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى مَالِكٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ أَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ يَسْتَأْذِنُونَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَدَخَلُوا فَسَلَّمُوا وَجَلَسُوا. فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا، قَالَ الْعَبَّاسُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنَهُمَا وَأَرِحْ أَحَدَهُمَا مِنَ الْآخَرِ، فَقَالَ اتَّئِدُوا أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ

عاصم! مجھے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھ کر بتائیے چنانچہ انہوں نے پوچھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کا پوچھنا ناپسند فرمایا اور بُرا جانا۔ حضرت عاصم نے واپس جا کر انہیں بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات کے پوچھنے کو ناپسند فرمایا ہے پس حضرت عویمر نے کہا۔ خدا کی قسم میں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ضرور حاضر ہوں گا پس یہ حاضر بارگاہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت عاصم کے بعد وحی نازل فرمادی تھی چنانچہ آپ نے ان سے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے بارے میں وحی نازل فرمادی ہے۔ چنانچہ آپ نے دونوں کو بلایا جب وہ آگئے تو ان سے لعان کرایا۔ پھر حضرت عویمر عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اگر میں اسے اپنے پاس رکھوں تو گویا میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا تھا لہٰذا وہ اس عورت سے جدا ہو گئے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جدائی کا حکم نہیں فرمایا تھا۔ لہٰذا لعان کرنے والوں کے لیے یہی سنت قرار پائی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ خیال رکھنا کہ اگر عورت کے ہاں سرخ رنگ کا پست قد اور بھنی جیسا بچہ پیدا ہو تو میرے خیال میں آدمی نے جھوٹا الزام لگایا ہے اور اگر وہ کالے رنگ

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے مالک بن اوس نصری نے بتایا اور محمد بن جبیر بن مطعم نے مجھ سے اس حدیث کا کچھ حصہ پہلے بیان کر دیا تھا چنانچہ میں مالک بن اوس کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر ان کا دربان یرفا آیا اور کہا کہ کیا آپ حضرت عثمان، حضرت عبد الرحمٰن، حضرت زبیر اور حضرت سعد کو اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا، ہاں۔ پس وہ اندر داخل ہوئے پھر انہوں نے سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس نے پھر کہا۔ کیا آپ حضرت علی اور حضرت عباس کو آنے کی اجازت دیتے ہیں۔ پس ان دونوں کو اجازت دے دی گئی۔ حضرت عباس نے کہا کہ اے امیر المومنین میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ فرما دیجیے دونوں نے ایک دوسرے کے لیے سخت لفظ کہے پس حضرت عثمان کی جماعت اور ان کے ساتھیوں نے کہا۔ اے امیر المومنین! ان کا فیصلہ کر کے ایک کو دوسرے سے نجات دلا دیجیے۔ حضرت عمر نے کہا کہ ٹھہریئے میں آپ کو خدا کی قسم دے کر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ، قَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، فَأَقْبَلَ عُمَرُ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي مُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ: إِنَّ اللهَ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَالِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ فَإِنَّ اللهَ يَقُولُ مَا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ الْآيَةَ فَكَانَتْ هٰذِهِ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ وَاللهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ وَقَدْ أَعْطَاكُمُوهَا وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَا الْمَالِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللهِ فَعَمِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ حَيَاتَهُ، أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ فَقَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا اللهَ هَلْ تَعْلَمَانِ ذٰلِكَ، قَالَا نَعَمْ، ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا أَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمَا حِينَئِذٍ، وَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ، تَزْعُمَانِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ فِيهَا كَذَا وَاللهُ يَعْلَمُ أَنَّهُ فِيهَا صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَفَّى اللهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

پوچھتا ہوں جس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں کہ کیا آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا وہ صدقہ ہے"؟ اس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی ذات مراد لیتے تھے گروہ نے کہا کہ واقعی یہی فرمایا ہے پھر حضرت عمر نے حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے؟ دونوں نے کہا ہاں، حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آپ کے سامنے اس معاملے کی حقیقت بیان کرتا ہوں بیشک اللہ تعالیٰ نے فئی کے مال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خصوصیت عطا فرمائی جو آپ کے سوا کسی دوسرے کو عطا نہیں فرمائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور جو غنیمت دلائی اللہ نے اپنے رسول کو ان سے تو تم نے نہ ان پر اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ (سورۃ الحشر، آیت ۶) پس یہ خاص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حصہ تھا پھر خدا کی قسم انہوں نے آپ کے سوا کسی کو نہیں دیا اور نہ آپ پر کسی کو ترجیح دی اور آپ لوگوں کو عطا فرماتے رہے اور آپ کے درمیان بانٹتے رہے یہاں تک کہ اس میں سے یہی مال بچا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی مال سے اپنے اہل و عیال کا سال بھر کا خرچ چلاتے اور باقی کو لے کر اللہ کے مال کی طرح خرچ کرتے رہتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زندگی بھر یہی معمول رکھا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے؟ سب نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس سے فرمایا۔ میں آپ دونوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں ہے دونوں نے کہا ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وفات دی تو حضرت ابوبکر نے کہا کہ میں رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جانشین ہوں چنانچہ انہوں نے اس پر قبضہ کیا اور اسی طرح اسے خرچ کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کرتے تھے پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اب آپ حضرات کہتے ہیں کہ ابوبکر ایسے تھے ویسے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس معاملے میں سچے، نیکوکار، راہ یافتہ اور حق کے تابع تھے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا عَلَى كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ وَأَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ، وَأَتَانِي هَذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقُلْتُ إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللَّهِ وَمِيثَاقَهُ تَعْمَلَانِ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا عَمِلَ فِيهَا أَبُو بَكْرٍ وَبِمَا عَمِلْتُ فِيهَا مُنْذُ وَلِيتُهَا وَإِلَّا فَلَا تُكَلِّمَانِي فِيهَا فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا إِلَيْنَا بِذَلِكَ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا بِذَلِكَ؟ قَالَ الرَّهْطُ نَعَمْ، فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ هَلْ دَفَعْتُهَا إِلَيْكُمَا بِذَلِكَ؟ قَالَا نَعَمْ، قَالَ أَفَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ، فَوَالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا قَضَاءً غَيْرَ ذَلِكَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، فَإِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا أَكْفِيكُمَاهَا:

بَابٌ ١٢٠٩ إِثْمِ مَنْ آوَى مُحْدِثًا رَوَاهُ عَلِيٌّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

٢١٦٦ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ أَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، قَالَ عَاصِمٌ فَأَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ أَوْ آوَى مُحْدِثًا:

بَابٌ ١٢١٠ مَا يُذْكَرُ مِنْ ذَمِّ الرَّأْيِ وَتَكَلُّفِ الْقِيَاسِ. وَلَا تَقْفُ. لَا تَقُلْ. مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ:

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر کو وفات دی تو میں نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کا جانشین ہوں۔ چنانچہ دو سال تک میں نے اس پر قبضہ رکھا اور اسی طرح خرچ کرتا رہا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر خرچ کیا کرتے تھے پھر آپ دونوں میرے پاس آئے جبکہ آپ کی بات ایک تھی اور معاملہ مشترک تھا۔ آپ مجھ سے اپنے بھتیجے کا حصہ مانگنے آئے تھے اور یہ مجھ سے اپنے خسر کا حصہ مانگتے تھے پس میں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو میں اسے آپ کی تحویل میں دے دیتا ہوں کہ آپ اسے اللہ کے عہد و میثاق کے مطابق خرچ کریں گے اور اس میں اسی طرح عمل کریں گے جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر کیا کرتے تھے اور آپ کی تحویل میں دینے سے پہلے جیسے میں نے کیا۔ آپ دونوں حضرات نے کہا کہ ہماری تحویل میں دے دیجیے چنانچہ میں نے یہ آپ دونوں کی تحویل میں دے دیا۔ میں آپ لوگوں کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا میں نے اسے ان دونوں کی تحویل میں دیا؟ گروہ نے کہا ہاں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ کیا میں نے اسے آپ دونوں کی تحویل میں دیا؟ دونوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ کیا اب آپ مجھ سے اس کے سوا کوئی اور فیصلہ چاہتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے حکم سے آسمان اور زم

بدعتی کو پناہ دینا گناہ ہے۔ اس کو حضرت علی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا:

عاصم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا مدینہ منورہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرم قرار دیا تھا؟ فرمایا ہاں فلاں اور فلاں مقامات کے درمیان کی جگہ۔ یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور جس نے یہاں کوئی نئی بات جاری کی تو اس پر اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے؟ عاصم کا بیان ہے کہ پھر مجھے موسیٰ بن انس نے بتایا اور انہوں نے اَوْ آوٰی مُحْدِثًا کہا۔

رائے کی مذمت اور قیاس میں تکلف کرنا۔

وَلَا تَقْفُ کا مطلب یہ ہے کہ وہ بات نہ کہو جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۱۶۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ تَلِيدٍ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ حَجَّ عَلَيْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا، وَلٰكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَّالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتُونَ بِرَأْيِهِمْ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ فَحَدَّثْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَجَّ بَعْدُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْتَثْبِتْ لِي مِنْهُ الَّذِي حَدَّثْتَنِي عَنْهُ فَجِئْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهِ كَنَحْوِ مَا حَدَّثَنِي، فَأَتَيْتُ عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا فَعَجِبَتْ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَفِظَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ہمارے ساتھ حج کیا پس میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرما دینے کے بعد علم کو نہیں اٹھائے گا بلکہ یوں اٹھائے گا کہ علماء کو ان کے علم کے ساتھ اٹھالے گا۔ چنانچہ جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ لیا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے پس یوں خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے پھر میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کی پھر حضرت عبداللہ بن عمر نے اس کے بعد حج کیا تو حضرت صدیقہ نے فرمایا کہ اے بھانجے! تم حضرت عبداللہ کے پاس جاؤ اور میری خاطر اس حدیث کی توثیق کراؤ جو تم نے مجھ سے بیان کی ہے پس میں گیا اور ان سے پوچھا تو انہوں نے اسی طرح حدیث بیان کی جس طرح میں نے بیان کی ہے پھر میں نے حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہیں بتایا۔ پس انہوں نے از راہ تعجب فرمایا۔ خدا کی قسم، عبداللہ بن عمر نے اسے یاد رکھا ہے۔

۲۱۶۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا أَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا وَائِلٍ هَلْ شَهِدْتَ صِفِّينَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَسَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُولُ ح وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ، وَمَا وَضَعْنَا سُيُوفَنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا إِلَى أَمْرٍ يُفْظِعُنَا إِلَّا أَسْهَلْنَ بِنَا إِلَى أَمْرٍ نَعْرِفُهُ غَيْرَ هٰذَا الْأَمْرِ، قَالَ وَقَالَ أَبُو وَائِلٍ شَهِدْتُ صِفِّينَ وَبِئْسَتْ صِفُّونَ۔

اعمش کا بیان ہے کہ میں نے ابو وائل سے پوچھا کہ کیا آپ جنگ صفین میں شامل تھے انہوں نے جواب دیا ہاں۔ پس میں نے سہل بن حنیف کو فرماتے ہوئے سنا۔ موسیٰ بن اسمٰعیل، ابو عوانہ، اعمش، ابو وائل کا بیان ہے کہ حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ اے لوگو! دین کے مقابلے میں اپنی رائے کو ہیچ جانو اور میں نے یہ چیز ابو جندل کی آمد کے روز دیکھ لی تھی۔ اگر میری یہ بساط ہوتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کو رد کر سکتا تو میں ضرور رد کر دیتا اور ہم نے اپنے کندھوں پر تلواریں اس لیے نہیں اٹھائی ہوئی ہیں کہ یہ ہمیں خوف زدہ کریں بلکہ اس لیے کہ جس کام کو ہم جانتے ہوں اس میں سہولت بہم پہنچائیں سوائے اس موجودہ کام کے ابو وائل کا بیان ہے کہ میں جنگ صفین میں شامل ہوا اور وہ بُری صف آرائی تھی۔

بَابٌ ۱۲۱۱ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ مِمَّا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

امام بخاری کے نزدیک حضور بھی اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہیں فرماتے تھے۔ جب تک وحی نازل نہ ہوتی تو فرماتے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي أَوْ لَمْ يُجِبْ حَتَّى يُنْزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، وَلَمْ يَقُلْ بِرَأْيٍ وَلَا بِقِيَاسٍ لِقَوْلِهِ تَعَالَى بِمَا أَرَاكَ اللّٰهُ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّوحِ فَسَكَتَ حَتَّى نَزَلَتْ ؛

میں نہیں جانتا یہاں تک کہ وحی نازل ہو جاتی اور اپنی رائے اور قیاس سے کچھ نہ فرماتے، جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے کہ جو تمہیں اللہ نے دکھایا۔ ابن مسعود کا قول ہے کہ حضور سے روح کے بارے میں پوچھا گیا تو خاموش ہو گئے یہاں تک کہ وحی نازل ہوئی۔

۲۱۶۹ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ مَرِضْتُ فَجَاءَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ صَبَّ وَضُوءَهُ عَلَيَّ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقُلْتُ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ قَالَ فَمَا أَجَابَنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ ؛

ابن المنکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں بیمار پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر دونوں حضرات پیدل میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور مجھ پر بیہوشی طاری تھی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وضو کیا اور وضو کا بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑکا تو مجھے افاقہ آ گیا۔ پس میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! اور کبھی سفیان یوں کہتے کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال کا فیصلہ کس طرح کروں یا میں اپنے مال میں کیا عمل کروں! راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ میراث کی آیت نازل ہو گئی۔

بَابٌ ۱۲۱۲ تَعْلِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ لَيْسَ بِرَأْيٍ وَلَا تَمْثِيلٍ ؛

حضور نے اپنی اُمت کے مردوں اور عورتوں کو اپنی رائے اور تمثیل سے نہیں بلکہ اللہ کے سکھانے کے مطابق تعلیم دی۔

۲۱۷۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللّٰهُ، فَقَالَ: اجْتَمِعْنَ فِي يَوْمِ كَذَا وَكَذَا فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَأَتَاهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ

ابو صالح ذکوان نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ! مرد تو آپ کی باتیں لے جاتے ہیں، آپ ہمارے لیے بھی اپنی طرف سے کوئی دن مقرر فرما دیں، تاکہ اُس روز ہم حاضر ہو کر آپ سے وہ باتیں سیکھیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ تم فلاں روز اور فلاں جگہ پر جمع ہو جایا کرو۔ پس وہ جمع ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لے گئے اور انہیں وہ باتیں سکھائیں جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے سکھائی تھیں، پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی عورت نہیں جس کی اولاد میں سے تین بچے آگے چلے جائیں (مر جائیں)، مگر وہ اُس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے۔ ایک عورت نے کہا۔ یا رسول اللہ! دو کے بارے میں کیا حکم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَا رَسُولَ اللهِ! اثْنَيْنِ قَالَ فَأَعَادَ لَهَا مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ.

ہے! راوی کا بیان ہے کہ یہ بات اُس نے دوسری مرتبہ بھی کہی۔ تو آپ نے فرمایا:۔ اور دو بھی، اور دو بھی، اور دو بھی۔

باب ۱۲۱۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ يُقَاتِلُونَ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ.

حضور نے فرمایا کہ میری اُمت کا ایک گروہ ہمیشہ غالب رہے گا۔ وہ حق پر لڑتے رہیں گے اور وہ اہلِ علم ہیں۔

۲۱۷۱- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمیشہ میری اُمت کا ایک گروہ غالب ہی رہے گا، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ لوگ غالب ہی ہوں گے۔

ف: یہ مضمون بعض الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ اسی جلد کی حدیث ۲۱۶۲، ۲۳۰۷ اور ۲۳۰۸ میں بھی موجود ہے۔ اس کے اندر قیامت تک اُمتِ محمدیہ کے ایک گروہ کے غالب رہنے کی بشارت دی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام کی قوتیں تین قسم کی ہیں:۔ ـــ (۱) قوتِ روحانیہ، جس کا ظہور اولیاء اللہ کے ذریعے ہوتا ہے۔ ان حضرات کا معاملہ بڑا حیران کن ہوتا ہے جو میزانِ عقل پر تولا نہیں جا سکتا۔ بعض اوقات ان کے معاملات میں عقل بھی بے عقل ہو کر رہ جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور حضرت خضر علیہ السلام کے واقعے سے ظاہر ہے جو اس وقت اُمتِ محمدیہ کے ایک ولی کی حیثیت سے زندہ موجود ہیں اور عام لوگوں کو نظر ہی نہیں آتے۔

(۲) قوتِ علمیہ، اس کا ظہور علمائے دین کے ذریعے ہوتا ہے۔ تمام دینی لٹریچر ان حضرات کی انتھک اور حیران کن محنت کا نتیجہ ہے جس کی مثال دنیا کے کسی مذہب کے اندر موجود نہیں ہے۔ یہ سارے کا سارا کارنامہ صرف اور صرف علمائے اہلسنت وجماعت کا ہے جن کو آج کل کے بدمذہب مشرک، بدعتی اور بریلوی وغیرہ کے لفظوں سے یاد کرتے رہتے ہیں۔ باقی فرقوں کے علماء نے حق و باطل کو غتربود کرنے کے سوا اور کچھ نہیں کیا۔ ان حضرات کی کارکردگی یہی ہے کہ ہمیشہ حق و صداقت کا منہ چڑاتے ہیں۔ حق کو باطل اور باطل کو حق بنانے پر زور لگا کر تخریبِ دین و افتراق بین المسلمین کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ دلائل کے میدان میں بفضلہٖ تعالیٰ علمائے اہلسنت ہمیشہ غیر مسلموں اور فرق لائے ! طلب پہ غالب رہتے آئے ہیں اور بفضلہٖ تعالیٰ قیامت تک غالب رہیں گے جیسا کہ اس سلسلے کی ان احادیث میں واضح بشارت موجود ہے۔

(۳) قوتِ دفاعیہ: اس قوت کا ظہور سلاطینِ عظام کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ حضرات سامانِ حرب و ضرب سے وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ کے حکمِ الٰہی کے تحت مسلح ہو کر اسلام و مسلمین کی حفاظت کرتے ہیں۔ تاریخِ اسلام ان حضرات کے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے محمد بن قاسم، طارق بن زیاد، محمود غزنوی اور سلطان صلاح الدین ایوبی کے کارنامے تو ہمارے ملک کے معمولی سے پڑھے لکھے فرد کو بھی معلوم ہیں۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام و مسلمین کی حفاظت کا فریضہ جن سلاطینِ عظام اور غازیانِ اسلام نے آج تک ادا کیا وہ سب کے سب اہلسنت وجماعت ہی تھے۔ باقی فرقوں میں ملتِ اسلامیہ کا ایسا ایک بھی سپوت پیدا نہیں ہو سکا ہے اور نہ قیامت تک پیدا (۵)

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ہو سکے گا کیونکہ باقی فرقوں کی فطرت میں اہل اسلام کی جڑ کاٹنا اور غیر مسلموں سے ساز باز رکھنا موجود ہے جس کے باعث انھوں نے اپنے آپ کو اسلام کے فیوض و برکات سے محروم کر رکھا ہے۔ خدا نے ذوالمنن جملہ مدعیان اسلام کو سچے مسلمان بنائے اور اسلام و مسلمین کا بول بالا کرے، آمین۔

۲۱۷۲۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللهُ وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ أَوْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ؎

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اُسے دین کی فقہ و سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور بیشک میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے اور اس اُمت کا کام **ہمیشہ سیدھا رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے** یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

بَاب ۱۲۱۴ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا؎

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :- اور تمہیں گروہ گروہ بنا دے۔

۲۱۷۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ، أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ، قَالَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ قَالَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ أَيْسَرُ؎

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی :- تم فرماؤ کہ وہ اس پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (سورۃ الانعام، آیت ۶۵) تو آپ نے کہا میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ "یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے" تو آپ نے عرض کی :- میں تیرے وجہ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ "یا تمہیں بھڑا دے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے۔" کہا کہ یہ دونوں باتیں زیادہ آسان ہیں۔

بَاب ۱۲۱۵ مَنْ شَبَّهَ أَصْلًا مَعْلُومًا بِأَصْلٍ مُبَيَّنٍ قَدْ بَيَّنَ اللهُ حُكْمَهُمَا لِيُفْهِمَ السَّائِلَ؎

جو اصل معلوم کو اصل واضح سے تشبیہ دے کہ اس طرح حکم الٰہی کو بیان کرے کہ سائل سمجھ جائے۔

۲۱۷۴۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیوی نے کالا لڑکا جنا ہے اور میں اُس کا باپ ہونے سے انکاری ہوں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ وَإِنِّي أَنْكَرْتُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ حُمْرٌ، قَالَ هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ فَأَنَّى تَرَى ذٰلِكَ جَاءَهَا، قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا، قَالَ وَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْإِنْتِفَاءِ مِنْهُ ؛

علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اُونٹ ہیں؟ اُس نے کہا کہ ہاں۔ فرمایا کہ اُن کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی کہ سرخ۔ فرمایا کہ کیا اُن میں کوئی بھورا بھی ہے؟ کہا کہ اُن میں بعض بھورے بھی ہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خیال میں یہ کہاں سے آئے؟ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! یہ رنگ کسی رگ نے نکالا ہوگا۔ فرمایا کہ شاید اسی رگ نے بچے کو نکالا ہو۔ چنانچہ آپ نے اُسے بچے سے انکار کرنے کی اجازت مرحمت نہیں فرمائی۔

٢١٧٥- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ، فَقَالَ فَاقْضُوا الَّذِي لَهُ فَإِنَّ اللهَ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ ؛

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی کہ میری والدہ ماجدہ نے حج کی منت مانی تھی لیکن حج کرنے سے پہلے اُن کا انتقال ہو گیا تو کیا میں اُن کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم اُن کی طرف سے حج کرو۔ سو چو کہ اگر تمہاری ماں پر قرض ہوتا تو کیا تم اُسے ادا کرتیں؟ عرض کی کہ ہاں۔ فرمایا تو اُن کے اس قرض کو ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اُس سے کیا ہوا وعدہ وفا کیا جائے ؛

بَابُ ١٢١٢ مَا جَاءَ فِي اجْتِهَادِ الْقُضَاةِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى لِقَوْلِهِ: وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ، وَمَدَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ الْحِكْمَةِ حِينَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا لَا يَتَكَلَّفُ مِنْ قِبَلِهِ وَمُشَاوَرَةِ الْخُلَفَاءِ وَسُؤَالِهِمْ أَهْلَ الْعِلْمِ ؛

قاضیوں کے اجتہاد کرنے کے بارے میں۔

ارشادِ ربانی ہے: "اور جو اللہ کے اُتارے ہوئے کے مطابق حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں" (سورۃ المائدہ، آیت ٤٥) اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس صاحبِ حکمت کی تعریف کی ہے جو حکیمانہ فیصلے کرے اور اس کی تعلیم دے اور اپنی طرف سے کوئی تکلف نہ کرے اور خلفاء کے مشورے اور اُن کا اہلِ علم سے پوچھنا ؛

٢١٧٦- حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَآخَرُ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ؛

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں مگر دو پر۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور راہِ خدا میں مال لٹانے کی توفیق مرحمت فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اُس سے فیصلے کرتا اور اُس کی تعلیم دیتا ہے ؛

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢١٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ إِمْلاَصِ الْمَرْأَةِ هِيَ الَّتِي يُضْرَبُ بَطْنُهَا فَتُلْقِي جَنِينًا، فَقَالَ أَيُّكُمْ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقُلْتُ أَنَا، فَقَالَ مَا هُوَ؟ قُلْتُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ، فَقَالَ لاَ تَبْرَحْ حَتّٰى تَجِيئَنِي بِالْمَخْرَجِ فِيمَا قُلْتَ فَخَرَجْتُ فَوَجَدْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ فَجِئْتُ بِهِ فَشَهِدَ مَعِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ. تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر نے املاص زناں کے بارے میں پوچھا جو یہ ہے کہ عورت کے پیٹ پر پتھر مارا گیا جس سے اُس کا بچہ گر گیا چنانچہ اُنھوں نے پوچھا کہ آپ حضرات میں سے ایسا کون ہے جس نے اس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہو؟ میں نے کہا کہ ایسا میں ہوں۔ کہا کہ وہ کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اس میں ایک غلام یا لونڈی تاوان ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ آپ اس وقت تک یہاں سے فارغ نہیں ہوں گے جب تک اپنی تائید میں گواہ پیش نہ کریں۔ چنانچہ میں باہر نکلا اور مجھے محمد بن مسلمہ مل گئے تو میں انہیں ساتھ لے آیا۔ اُنھوں نے میرے ساتھ گواہی دی کہ اس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ اس کا "تاوان ایک غلام یا لونڈی ہے" — اسی طرح ابن ابوالزناد اور اُن کے والد ماجد، عروہ بن زبیر نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی ہے۔

بَابٌ ١٢١ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ.

حضور نے فرمایا کہ تم اگلے لوگوں کے طریقوں پر چلنے لگو گے۔

٢١٧٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَفَارِسَ وَالرُّومِ فَقَالَ وَمَنِ النَّاسُ إِلاَّ أُولٰئِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری اُمت پہلی اُمتوں کی باتوں کو نہ اپنا لے، بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! کیا ایران اور روم کی طرح؟ فرمایا کہ لوگوں میں سے یہی تو ہیں۔

٢١٧٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الصَّنْعَانِيُّ مِنَ الْيَمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَتَتْبَعُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى قَالَ

عطاء بن یسار نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم اپنے سے پہلے لوگوں کی پیروی کرنے لگو گے بالشت کے برابر بالشت اور گز کے برابر گز، یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم اُن کے پیچھے جاؤ گے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا وہ یہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا اور کون ہوتے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَمَن

بَابُ ۲۱۸ اِثْمِ مَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَةٍ اَوْسَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمِنْ اَوْزَارِ الَّذِيْنَ يُضِلُّوْنَهُمْ الْاٰيَةَ.

گمراہی کی طرف بلانا یا بُرا طریقہ ایجاد کرنا گناہ ہے اور کچھ بوجھ ان کے جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کرتے ہیں (سورۃ النحل، آیت ۲۵)۔

۲۱۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ مِنْ دَمِهَا لِاَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ اَوَّلًا.

مسروق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی جان ایسی نہیں جس کو ناحق قتل کیا جائے مگر اُس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم کے پہلے قاتل بیٹے کو ملتا ہے اور کبھی سفیان نے یوں کہا کہ اُس کے خون سے کیونکہ سب سے پہلا وہی ہے جس نے قتل کرنے کی رسم ایجاد کی۔

الحمد للہ کہ انتیسواں ۲۹ پارہ ختم ہوا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

پارہ ـــ ۳۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ١٢١٩ مَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَضَّ عَلَى اتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَمَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْحَرَمَانِ: مَكَّةُ وَالْمَدِيْنَةُ وَمَا كَانَ بِهِمَا مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَمُصَلَّى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ

٢١٨١ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ السَّلَمِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا.

٢١٨٢ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ إِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أُقْرِئُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرَ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ

جس کا حضور نے ذکر کیا اور اہل علم نے جس پر اتفاق کیا اور علمائے حرمین نے جس پر اجماع کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

یعنی مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جو حضور کے، مہاجرین و انصار کے متبرک مقامات ہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ اور روضہ اطہر۔

محمد بن منکدر نے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر بیعت کی پھر اعرابی کو مدینہ منورہ میں بخار آنے لگا۔ پس وہ اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میری بیعت واپس کر دیجیے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا۔ وہ دوبارہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے۔ تو آپ نے انکار فرمایا۔ پھر تیسری دفعہ آیا اور کہا کہ میری بیعت واپس کر دیجیے مگر آپ نے انکار کر دیا۔ جب اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے یہ بھی اسی طرح گندگی کو دور کرتا ہے اور پاکیزگی کو رکھ لیتا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کو قرآن کریم پڑھاتا تھا جب حضرت عمر نے آخری حج کیا تو حضرت عبدالرحمٰن نے منیٰ میں فرمایا۔ کاش! آپ امیر المومنین کے پاس ہوتے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مِنًى لَوْ شَهِدْتَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَتَاهُ رَجُلٌ قَالَ
إِنَّ فُلَانًا يَقُولُ لَوْ مَاتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ لَبَايَعْنَا
فُلَانًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَقُومَنَّ الْعَشِيَّةَ فَأُحَذِّرَ
هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ أَنْ
يَغْصِبُوهُمْ قُلْتُ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ
يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ يَغْلِبُونَ عَلَى
مَجْلِسِكَ فَأَخَافُ أَنْ لَا يُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا
فَيُطِيرُ بِهَا كُلُّ مُطِيرٍ فَأَمْهِلْ حَتَّى تَقْدَمَ
الْمَدِينَةَ دَارَ الْهِجْرَةِ وَدَارَ السُّنَّةِ فَتَخْلُصَ
بِأَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَيَحْفَظُوا
مَقَالَتَكَ وَيُنْزِلُوهَا عَلَى وَجْهِهَا فَقَالَ
وَاللَّهِ لَأَقُومَنَّ بِهِ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ
بِالْمَدِينَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا
الْمَدِينَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ
الْكِتَابَ فَكَانَ فِيمَا أُنْزِلَ آيَةُ الرَّجْمِ ۔

۲۱۸۳ ۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ
كَتَّانٍ فَتَمَخَّطَ فَقَالَ بَخْ بَخْ أَبُو هُرَيْرَةَ يَتَمَخَّطُ
فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لَأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ
مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى
حُجْرَةِ عَائِشَةَ مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَائِي
فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي وَيُرَى أَنِّي مَجْنُونٌ
وَمَا بِي مِنْ جُنُونٍ مَا بِي إِلَّا الْجُوعُ ۔

۲۱۸۴ ۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا
سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ قَالَ

فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ اگر امیر المومنین کا انتقال ہو جائے تو ہم فلاں آدمی کے ہاتھ پر بیعت کریں گے چنانچہ حضرت عمر نے فرمایا کہ میں آج شام کو تقریر کرنے کھڑا ہوں گا اور لوگوں کو ایسی جماعت سے ڈراؤں گا جو اُن کا حق غصب کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے اُن سے کہا کہ ایسا نہ کیجئے کیونکہ یہ حج کا موسم ہے آپ کی مجلس میں زیادہ تر عام لوگ جمع ہوں گے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ آپ کے ارشادات کو اُن کے صحیح مقام پر نہیں رکھیں گے بلکہ من مانے مفہوم و مطالب کا لباس پہنا کر بے پرکی اڑائیں گے۔ لہٰذا مدینہ منورہ پہنچنے کا انتظار فرمایئے کیونکہ وہ ہجرت اور سنت کا گھر ہے۔ وہاں آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب کو اکٹھا کر کے کہیں جو مہاجرین و انصار ہیں۔ وہ آپ کے ارشادات کو یاد رکھیں گے اور اُن کا صحیح مفہوم لیں گے۔ انھوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم! میں مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسی بات پر تقریر کروں گا۔ چنانچہ فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی جس میں رجم کی آیت بھی ہے۔

محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اور انھوں نے کیسری رنگ میں رنگے ہوئے دو کتان کے کپڑے پہن رکھے تھے۔ پھر انھوں نے ناک صاف کی اور کہا کہ بھلا ابو ہریرہ کو تو دیکھو جو کتان کے کپڑوں سے ناک صاف کرتا ہے، حالانکہ ایک زمانے میں یہ حال تھا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عائشہ صدیقہ کے حجرے کے درمیان چلتا ہوا بیہوش ہو کر گر پڑتا تھا۔ گزرنے والے میری گردن پر پیر رکھ کر گزر جاتے تھے اور مجھے پاگل سمجھتے تھے حالانکہ میں پاگل نہ تھا بلکہ بھوک سے یہ حال ہو جاتا تھا۔

عبدالرحمٰن بن عابس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ کیا آپ عیدین کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَشَهِدْتَ الْعِيدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَوْلَا مَنْزِلَتِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ مِنَ الصِّغَرِ فَأَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَذَانًا وَلَا إِقَامَةً ثُمَّ أَمَرَ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَ النِّسَاءُ يُشِرْنَ إِلَى آذَانِهِنَّ وَحُلُوقِهِنَّ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَتَاهُنَّ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ساتھ موجود تھے؟ جواب دیا کہ ہاں اور اگر میری رشتہ داری نہ ہوتی تو کم سنی کے باعث میں حاضر نہیں ہو سکتا تھا پھر آپ اس جھنڈے کے پاس تشریف فرما ہوئے جو حضرت کثیر بن صلت کے گھر کے قریب تھا چنانچہ آپ نے نماز پڑھائی اور خطبہ دیا۔ انھوں نے اذان اور اقامت کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر خیرات کرنے کا حکم فرمایا تو عورتوں نے اپنے کانوں اور گلوں کی طرف اپنے ہاتھ بڑھائے۔ چنانچہ آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو وہ ان کے پاس گئے اور وصول کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

۲۱۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً مَاشِيًا وَرَاكِبًا.

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا میں کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر تشریف لایا کرتے تھے۔

۲۱۸۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ ادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي وَلَا تَدْفِنِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أُزَكَّى وَعَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ ائْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ فَقَالَتْ إِي وَاللهِ قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرْسَلَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَتْ لَا وَاللهِ لَا أُوثِرُهُمْ بِأَحَدٍ أَبَدًا.

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر سے فرمایا کہ مجھے میری سوکنوں کے پاس دفن کرنا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھر میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں اپنی تعریف کو ناپسند کرتی ہوں۔ ہشام نے اپنے والد ماجد عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ کے لئے پیغام بھیجا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ اپنے دونوں ساتھیوں کے پاس دفن کیا جاؤں۔ انھوں نے کہا، ہاں خدا کی قسم، راوی کا بیان ہے کہ صحابۂ کرام میں سے جب کوئی آپ کے پاس یہ پیغام بھیجتا تو فرمائیں۔ خدا کی قسم، میں ان پر کسی کو ترجیح نہیں دوں گی۔

۲۱۸۷۔ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ فَيَأْتِي الْعَوَالِيَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَزَادَ اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ وَبُعْدُ الْعَوَالِي أَرْبَعَةُ أَمْيَالٍ أَوْ ثَلَاثَةٌ.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز عصر پڑھ کر عوالی میں تشریف لاتے اور سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔ لیث نے یونس سے اتنا زیادہ روایت کیا ہے کہ عوالی چار یا تین میل کے فاصلے پر ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۱۸۸۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيدَ فِيهِ.

جعید بن عبد الرحمٰن نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانے کا صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا اور اب اس میں زیادتی کردی گئی ہے۔

۲۱۸۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ.

اسحاق بن عبد اللہ بن ابو طلحہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔ اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت دے اور انہیں ان کے صاع اور مد میں برکت عطا فرما یعنی اہل مدینہ منورہ کو۔

۲۱۹۰۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِنْ حَيْثُ تُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ الْمَسْجِدِ.

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ یہودی اپنے ایک مرد اور عورت کو لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ چنانچہ آپ نے حکم فرمایا تو انہیں سنگسار کردیا گیا، اس جگہ پر جہاں مسجد کے قریب جنازے رکھے جاتے ہیں۔

۲۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ فَقَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا تَابَعَهُ سَهْلٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُحُدٍ.

عمرو مولیٰ مطلب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوہ احد نظر آیا تو فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! بیشک حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور میں ان دونوں پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اسی طرح کوہ احد کے بارے میں حضرت سہل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

۲۱۹۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ جِدَارِ الْمَسْجِدِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَبَيْنَ الْمِنْبَرِ مَمَرُّ الشَّاةِ.

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ مسجد نبوی کی قبلہ والی دیوار اور منبر کے درمیان اتنا فاصلہ تھا جہاں سے بکری گزر سکے۔

۲۱۹۳۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ بْنُ خُبَيْبِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ

حفص بن عاصم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے گھر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

۲۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَابَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَأُرْسِلَتِ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنْهَا وَأَمَدُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللهِ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی دوڑ کروائی۔ جو تیار کردہ گھوڑے تھے ان کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک کروائی گئی اور جو تیار شدہ نہ تھے انہیں ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا گیا اور حضرت عبداللہ بن عمر بھی مقابلہ کرنے والوں میں شریک تھے۔

۲۱۹۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عِيسَى وَابْنُ إِدْرِيسَ وَابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

قتیبہ، لیث، نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ اسحاق، عیسیٰ اور ابن ادریس، ابن غنیہ، ابوحیان شعبی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ میں نے حضرت عمر کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۶ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَطَبَنَا عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا۔

۲۱۹۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ أَنَّ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُوضَعُ لِي وَلِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْمِرْكَنُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرے لئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے یہ لگن رکھا جاتا تھا اور ہم سارے اس میں سے پانی استعمال کیا کرتے تھے۔

۲۱۹۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ فِي دَارِي الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ۔

عاصم احول کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار اور قریش کے درمیان میرے اس گھر میں بھائی چارہ کروایا جو مدینہ منورہ میں ہے اور آپ نے بنی سلیم کے قبائل کے خلاف ایک مہینے تک دعائے قنوت پڑھی۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَسْقِيَكَ فِي قَدَحٍ شَرِبَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُصَلِّي فِي مَسْجِدٍ صَلَّى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَسَقَانِي سَوِيقًا وَأَطْعَمَنِي تَمْرًا وَصَلَّيْتُ فِي مَسْجِدِهِ

ابو بردہ کا بیان ہے کہ میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ ملے۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے ساتھ میرے گھر چلو تاکہ میں تمہیں اس پیالے میں پلاؤں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیا کرتے تھے اور اس مسجد میں نماز پڑھاؤں جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پس میں ان کے ساتھ چلا گیا تو انہوں نے مجھے ستو پلائے اور کھجوریں کھلائیں اور میں نے اُن کی مسجد میں نماز پڑھی۔

۲۲۰۰۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُمَرَ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هَذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ عُمْرَةٌ وَحَجَّةٌ وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ

حضرت ابن عباس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور وہ عقیق کے نام پر تھا۔ کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھئے اور کہیے کہ عمرہ اور حج۔ ہارون بن اسماعیل کا بیان ہے کہ ہم سے علی بن مبارک نے عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ کے لفظ روایت کئے ہیں۔

۲۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَقَّتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْنًا لِأَهْلِ نَجْدٍ وَالْجُحْفَةَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ وَذَا الْحُلَيْفَةِ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ سَمِعْتُ هَذَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ وَذُكِرَ الْعِرَاقُ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ عِرَاقٌ يَوْمَئِذٍ

عبد اللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرن اہل نجد کے لئے، جحفہ اہل شام کے لئے اور ذوالحلیفہ اہل مدینہ کے لئے میقات مقرر فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور مجھ تک یہ بات پہنچی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہل یمن کے لئے یلملم ہے۔ جب عراق کا ذکر ہوا تو کہا کہ اُن دنوں عراق (مسلمانوں کا ملک) نہ تھا۔

۲۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ

سالم بن عبد اللہ نے اپنے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ کو دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کے اندر رات کے آخری حصے میں اترے ہوئے تھے، چنانچہ کہا گیا کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بذي الحليفة فقيل له انك ببطحاء مباركة.

باب ۱۲۳. قول الله تعالى ليس لك من الامر شيء

۲۲۰۳. حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبد الله اخبرنا معمر عن الزهري عن سالم عن ابن عمر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول في صلوة الفجر رفع راسه من الركوع قال اللهم ربنا ولك الحمد في الاخيرة ثم قال اللهم العن فلانا وفلانا فانزل الله عز وجل ليس لك من الامر شيء او يتوب عليهم او يعذبهم فانهم ظالمون.

باب ۱۲۴. قول الله تعالى وكان الانسان اكثر شيء جدلا وقوله تعالى ولا تجادلوا اهل الكتاب الا بالتي هي احسن.

۲۲۰۴. حدثنا ابو اليمان اخبرنا شعيب عن الزهري ح حدثني محمد بن سلام اخبرنا عتاب بن بشير عن اسحاق عن الزهري اخبرني علي بن حسين ان حسين بن علي اخبره ان علي بن ابي طالب قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة عليها السلام بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لهم الا تصلون فقال علي فقلت يا رسول الله انما انفسنا بيد الله فاذا شاء ان يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قال له ذلك ولم يرجع اليه شيئا ثم سمعه وهو مدبر يضرب فخذه وهو يقول وكان الانسان اكثر شيء جدلا ما اتاك ليلا فهو طارق ويقال الطارق النجم والثاقب المضيء يقال اثقب

آپ مبارک وادی میں ہیں۔

ارشادِ ربانی کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں۔

سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازِ فجر میں رکوع سے سر اٹھا کر کہتے۔ اللّٰہم ربنا لک الحمد آخر میں پھر کہتے۔ اے اللہ! فلاں فلاں پر لعنت فرما پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی: "یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں (سورۂ آل عمران آیت ۱۲۸)۔

ارشادِ ربانی ہے کہ انسان جھگڑالو ہے۔

نیز فرمایا۔ اور اہلِ کتاب سے نہ جھگڑو مگر بہتر طریقے پر (سورۂ عنکبوت، آیت ۴۶)۔

حسین بن علی کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا۔ کیا تم نماز نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں جب چاہتا ہے ہمیں بیدار کر دیتا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت واپس لوٹ گئے جبکہ انہوں نے یہ کہا اور انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر آپ سے سنا جبکہ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرما رہے ہیں: "اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے" (سورۂ الکہف، آیت ۵۴)۔ امام بخاری نے فرمایا جو رات کو تمہارے پاس آئے وہ طارق ہے اور الطارق ستارے کو بھی کہا جاتا ہے۔ الثاقب چمکنے والا آگ جلانے والے سے کہا جاتا ہے۔ اثقب نارک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

نَارُكَ لِلْمُوقِدِ ۔

۲۲۰۵ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى جِئْنَا بَيْتَ الْمِدْرَاسِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ أَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ أُرِيدُ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُجْلِيَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهِ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَإِلَّا فَاعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ۔

بَابُ ۱۲۲ قَوْلِهِ تَعَالَى وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلُزُومِ الْجَمَاعَةِ وَهُمْ أَهْلُ الْعِلْمِ

۲۲۰۶ ۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاءُ بِنُوحٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ هَلْ بَلَّغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ يَا رَبِّ فَتُسْأَلُ أُمَّتُهُ هَلْ بَلَّغَكُمْ فَيَقُولُونَ مَا جَاءَنَا مِنْ نَذِيرٍ فَيَقُولُ مَنْ شُهُودُكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ فَيُجَاءُ بِكُمْ فَتَشْهَدُونَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ

اپنی آگ جلا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ یہودیوں کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ چل دیئے یہاں تک کہ ہم بیت المدراس جا پہنچے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر انہیں آواز دی۔ اے یہودیو! اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا۔ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ میری مراد یہی ہے کہ تم اسلام لے آؤ، محفوظ ہو جاؤ گے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اے ابو القاسم! آپ نے پیغام پہنچا دیا۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان سے تیسری مرتبہ فرمایا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ تم اچھی طرح جان جاؤ کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے جلاوطن کرنا چاہتا ہوں۔ پس جس کو اپنے مال کی کوئی قیمت ملتی ہے تو فروخت کرلے اور جان لے کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں درمیانی امت بنایا ۔

اور نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا اس سے اہلِ علم کی جماعت مراد ہے ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز حضرت نوح علیہ السلام کو لایا جائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم نے میرا پیغام پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہاں یا رب! پھر ان کی امت سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہیں پیغام پہنچایا گیا؟ وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا آیا ہی نہیں۔ حضرت نوح سے کہا جائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ محمد مصطفےٰ اور ان کی امت۔ لہذا تمہیں لایا جائے گا اور تم گواہی دو گے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا وَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَوْنٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا۔

پڑھی۔ اور اسی طرح ہم نے سب امتوں میں تمہیں افضل کیا کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول تم پر نگہبان اور گواہ ہوں (سورۃ البقرہ، آیت ۱۴۳)۔ جعفر بن عون، اعمش، ابو صالح، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے

بَابُ ۱۲۲۳ إِذَا اجْتَهَدَ الْعَامِلُ أَوِ الْحَاكِمُ فَأَخْطَأَ خِلَافَ الرَّسُوْلِ مِنْ غَيْرِ عِلْمٍ فَحُكْمُهُ مَرْدُوْدٌ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

عامل یا حاکم کا اجتہاد اگر علم کے بغیر یا خلافِ رسول ہو تو مردود ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا تو وہ مردود ہے۔

۲۲۰۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَخِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ ابْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَخَا بَنِيْ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيَّ وَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ أَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَكَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بنی عدی کے بھائی کو خیبر کا عامل بنا کر بھیجا تو وہ بڑی عمدہ کھجوریں لے کر حاضر بارگاہ ہوئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا۔ کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہوتی ہیں؟ وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! خدا کی قسم، ایسی نہیں ہوتیں بلکہ ہم دو صاع کھجوروں کے بدلے ایسی ایک صاع خرید لیتے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ لینا دینا برابر ہو یا انہیں بیچ کر ان کی قیمت سے انہیں خرید لیا کرو اور اسی طرح تولنے والی چیزوں کو۔

بَابُ ۱۲۲۴ أَجْرِ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ۔

حاکم نے اجتہاد کیا تو صحیح ہو یا غلط، اجر ملے گا۔

۲۲۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ

ابو قیس مولیٰ عمرو بن العاص کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب حاکم اجتہاد سے فیصلہ کرے اور صحیح فیصلہ کر دے تو اس کے لئے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے اور اس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

سے غلطی ہو جائے تو اس کے لئے ایک اجر ہے۔ پھر میں (یزید بن عبد اللہ) نے یہ حدیث ابو بکر بن عمرو بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ اسی طرح ہے۔ نیز ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ عبد العزیز بن مطلب عبد اللہ بن ابو بکر، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہے۔

بَابٌ ۱۲۲۵ الْحُجَّةِ عَلَى مَنْ قَالَ إِنَّ أَحْكَامَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ ظَاهِرَةً وَمَا كَانَ يَغِيبُ بَعْضُهُمْ مِنْ مَشَاهِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُورِ الْإِسْلَامِ.

اس پر حجت جس نے کہا کہ حضور کے تمام احکام ظاہر تھے اور جو صحابہ دور رہتے وہ حضور کے دیکھنے اور امور اسلام سے پورے باخبر نہ تھے۔

۲۲۰۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو مُوسَى عَلَى عُمَرَ فَكَأَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ فَأْتِنِي عَلَى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ فَانْطَلَقَ إِلَى مَجْلِسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ إِلَّا أَصَاغِرُنَا فَقَامَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَقَالَ قَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

عبید بن عمیر کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے پاس گئے اور اجازت طلب کی تو انہیں گویا کسی کام میں مشغول پایا لہٰذا واپس لوٹ آئے چنانچہ حضرت عمر نے کہا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی، انہیں اجازت دے دو چنانچہ انہیں بلا کر لایا گیا، ان سے کہا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہمیں یہی حکم دیا گیا ہے۔ کہا کہ اس پر کوئی گواہی پیش کیجئے ورنہ میں آپ کی گرفت کروں گا۔ پس یہ انصار کی مجلس کی طرف چلے گئے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے کم عمر ہی اس کی گواہی دے سکتے ہیں چنانچہ حضرت ابو سعید خدری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں اسی طرح حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکام سے یہ حکم مجھ پر مخفی رہا ہے در حقیقت مجھے بازار کی خرید و فروخت نے اس سے بے خبر رکھا۔

۲۲۱۰- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنَ الْأَعْرَجِ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

اعرج کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتاتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ابو ہریرہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں حالانکہ خدا کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے۔ میں ایک غریب آدمی تھا،

sunnahschool.blogspot.com

-sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الله عليه وسلم والله الموعد اني كنت امرأ مسكينا الزم رسول الله صلى الله عليه وسلم على ملء بطني وكان المهاجرون يشغلهم الصفق بالاسواق وكانت الانصار يشغلهم القيام على اموالهم فشهدت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم وقال من يبسط رداءه حتى اقضي مقالتي ثم يقبضه فلن ينسى شيئا سمعه مني فبسطت بردة كانت علي فوالذي بعثه بالحق ما نسيت شيئا سمعته منه.

پیٹ بھر روٹی کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سائے کی طرح لگا رہتا تھا جبکہ مہاجرین تو بازاروں کی خرید و فروخت میں مشغول ہوتے اور انصار اپنی کھیتی باڑی میں مصروف ہوتے۔ چنانچہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ میری گفتگو ختم ہونے تک کون اپنی چادر پھیلائے رکھے گا؟ اور پھر سمیٹ لے تو وہ کوئی چیز بھولے گا نہیں۔ پس میں نے اپنی جو چادر میرے اوپر تھی وہ میں نے پھیلا دی۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس نے انہیں حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ جو میں نے ان سے سنا اس میں سے کچھ نہیں بھولا۔

باب ۱۲۶ من رأى ترك النكير من النبي صلى الله عليه وسلم حجة لا من غير الرسول.

جس کا خیال ہے کہ حضور کا انکار نہ کرنا تو حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں ہے۔

۲۲۱۱ ـ حدثنا حماد بن حميد حدثنا عبيد الله بن معاذ حدثنا ابي حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن محمد بن المنكدر قال رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله ان ابن الصائد الدجال قلت تحلف بالله قال اني سمعت عمر يحلف على ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكره النبي صلى الله عليه وسلم.

محمد بن منکدر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے دیکھا کہ ابن الصائد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا کہ آپ اللہ کی قسم کھاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت عمر اس بات پر نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سامنے قسم کھا رہے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

باب ۱۲۷ الاحكام التي تعرف بالدلائل وكيف معنى الدلالة وتفسيرها

وقد اخبر النبي صلى الله عليه وسلم امر الخيل وغيرها ثم سئل عن الحمر فدلهم على قوله تعالى فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره وسئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الضب فقال لا آكله ولا احرمه واكل على مائدة النبي صلى الله عليه وسلم الضب فاستدل

وہ احکام جو دلائل سے پہچانے جاتے ہیں نیز دلالت کا معنی اور اس کی تفسیر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے وغیرہ کے احکام بیان فرمائے، پھر جب آپ سے گدھے کے بارے میں پوچھا گیا تو آیت فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره (سورۃ الزلزال، آیت ۷) سے استدلال فرمایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ اسے حرام قرار دیتا ہوں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی تو اس سے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ابْنُ عَبَّاسٍ بِأَنَّهُ لَيْسَ بِحَرَامٍ.

۲۲۱۲ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِثَلٰثَةٍ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلٰى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَطَالَ فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ وَهِيَ لِذٰلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً فَهِيَ عَلٰى ذٰلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ.

۲۲۱۳ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنِي أُمِّي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَيْضِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ مِنْهُ قَالَ تَأْخُذِينَ فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِينَ بِهَا

حضرت ابن عباس نے استدلال کیا کہ وہ حرام نہیں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑے تین طرح کے ہیں۔ ایک گھوڑا آدمی کے لئے باعث اجر ہے۔ دوسرا گھوڑا پردہ پوشی کا ذریعہ ہے اور تیسرا گھوڑا انسان کے اوپر بوجھ ہے۔ پس وہ گھوڑا جو آدمی کے اجر کا باعث ہو وہ ہے کہ آدمی نے جہاد کے لئے گھوڑا رکھا پھر چراگاہ یا باغ میں اس کی رسی ڈھیلی چھوڑ دی تو اس چراگاہ یا باغ میں جہاں تک وہ پہنچے گا اسی کے مطابق اس آدمی کو نیکیاں ملیں گی۔ اگر اس نے رسی توڑ دی اور ایک دو دوڑیں لگائیں تو اس کے قدم رکھنے اور لید کرنے کے بدلے بھی نیکیاں ملیں گی اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور پانی پی لے اگرچہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ ہو تو بھی اس کی نیکیاں شمار ہوں گی۔ پس یہ گھوڑا تو آدمی کے لئے باعث اجر ہے اور کسی نے اگر بے نیازی ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لئے گھوڑا رکھا اور اس کی گردن اور پیٹھ کے بارے میں اللہ تعالٰی کے حق کو نہ بھلایا تو یہ اس کے لئے پردہ پوشی کا سبب ہے اور جس آدمی نے فخر و غرور ظاہر کرنے اور ریاکاری دکھانے کے لئے گھوڑا باندھا تو یہ اس پر بوجھ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے گدھوں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ تعالٰی نے اس بارے میں کچھ نازل نہیں فرمایا مگر یہ آیت جو لاجواب اور جامع ہے۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا (سورۃ الزلزال)۔

یحیٰی، ابن عیینہ، منصور بن صفیہ، ان کی والدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ محمد بن عقبہ، فضیل بن سلیمان نمیری بصری، منصور بن عبدالرحمن بن شیبہ، ان کی والدۂ ماجدہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا غسل کس طرح کرے۔ آپ نے فرمایا کہ مشک لگا ہوا کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ وہ پھر عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! اس کے ساتھ کس طرح پاکی حاصل کروں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّئِي قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ
بِهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَوَضَّئِينَ بِهَا قَالَتْ عَائِشَةُ فَعَرَفْتُ الَّذِي
يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَذَبْتُهَا
إِلَيَّ فَعَلَّمْتُهَا

۲۲۱۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا
أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُمَّ حُفَيْدٍ بِنْتَ الْحَرِثِ بْنِ
حَزْنٍ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا فَدَعَا بِهِنَّ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَتَرَكَهُنَّ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْمُتَقَذِّرِ لَهُ وَلَوْ
كُنَّ حَرَامًا مَا أُكِلْنَ عَلَى مَائِدَتِهِ وَلَا أَمَرَ
بِأَكْلِهِنَّ

۲۲۱۵ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا
ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي
عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ
ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ لِيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا
وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَإِنَّهُ أُتِيَ بِبَدْرٍ قَالَ ابْنُ
وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ
فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا
مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا فَقَرَّبُوهَا إِلَى
بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ
أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لَا تُنَاجِي وَ
قَالَ ابْنُ عُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ بِقِدْرٍ فِيهِ
خَضِرَاتٌ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّيْثُ وَأَبُو صَفْوَانَ
عَنْ يُونُسَ قِصَّةَ الْقِدْرِ فَلَا أَدْرِي هُوَ مِنْ

نے فرمایا کہ اس کے ساتھ پاکی حاصل کرلو۔ حضرت
عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی جو مراد تھی وہ میں جان گئی لہذا
اس عورت کو میں نے اپنی طرف کھینچ لیا، پھر اُسے طریقہ
سکھا دیا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے
روایت کی ہے کہ حضرت ام حفید بنت حارث بن حزن نے
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گھی، پنیر اور گوہ
کا تحفہ بھیجا۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
یہ چیزیں منگوائیں۔ اور آپ کے دسترخوان پر کھائی گئیں
لیکن نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُنہیں نفرت
کی وجہ سے نہیں کھایا اور اگر وہ حرام ہوتیں تو آپ
کے دسترخوان پر کھائی نہ جاتیں اور نہ آپ اُن کے
کھانے کا حکم فرماتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے
دور رہے یا ہماری مسجد سے دور رہے اور چاہیے کہ اپنے گھر میں بیٹھا
رہے اور آپ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ ابن وہب کا قول ہے
کہ طباق لایا گیا جس میں تازہ سبزیاں تھیں چنانچہ آپ کو اُن میں سے
بو آئی تو اس کے متعلق پوچھا تو جو سبزیاں اُس میں تھیں اُن کے متعلق آپ
کو بتایا گیا چنانچہ فرمایا کہ اُنہیں تم لے لو۔ پس آپ کے بعض اصحاب
نے اُنہیں لے لیا جو آپ کی خدمت میں حاضر تھے جب آپ
نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ اس کے کھانے سے نفرت کرتے ہے
ہیں تو فرمایا کہ کھالو کیونکہ جس کے ساتھ میں سرگوشی کرتا ہوں
تم نہیں کرتے۔ ابن عفیر نے ابن وہب سے نقل کیا کہ
ایک ہانڈی جس میں سبزیاں تھیں۔ لیکن لیث اور
ابو صفوان نے یونس سے ہانڈی کے قصے کا ذکر
نہیں کیا۔ پس مجھے معلوم نہیں کہ یہ زہری کا قول ہے یا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَوْلِ الزُّهْرِيِّ أَوْ فِي الْحَدِيْثِ.

عدیث میں اسی طرح ہے۔

۲۲۱۶- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعَمِّي قَالَا حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيْهِ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ إِنْ لَمْ تَجِدِيْنِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ.

محمد بن جبیر کو ان کے والد محترم حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی پھر وہ کسی معاملے میں آپ سے گفتگو کرتی رہی۔ چنانچہ آپ نے اُسے ایک کام کے لئے فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! بتائیے اگر میں آپ کو نہ پاؤں؟ فرمایا کہ اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آجانا۔ حمیدی نے ابراہیم بن سعد کے واسطے سے اتنا زیادہ بیان کیا ہے گویا اُس کی مراد وفات سے تھی۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۲۳۸ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ

حضور کا ارشاد کہ اہل کتاب سے کچھ نہ پوچھو

وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ سَمِعَ مُعٰوِيَةَ يُحَدِّثُ رَهْطًا مِّنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هٰؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ الَّذِيْنَ يُحَدِّثُوْنَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذٰلِكَ لَنَبْلُوْ عَلَيْهِ الْكَذِبَ.

ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبد الرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی ایک جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اُن کی روایتوں میں (تحریف کے باعث) جھوٹ کی ملاوٹ پاتے ہیں۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر اہم موڑ پر اپنے یار غار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جملہ صحابۂ کرام پر ترجیح دیا کرتے تھے، جس کا صحابۂ کرام بھی آئے دن مشاہدہ کرتے رہتے تھے۔ وصال سے پہلے مرض کی حالت میں آپ نے حکم فرمایا تھا کہ ابو بکر لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اپنی ظاہری حیات میں اپنے سامنے ہی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امام الصحابہ بنا دیا تھا۔ آپ کے حکم سے تمام صحابۂ کرام اور اہل بیت اطہار نے ان کو اپنا امام بنایا تھا۔ ثانیاً آپ کو قیامت تک کے تمام احوال و واقعات کف دست کی طرح نظر آتے تھے۔ لہٰذا اسی معجزنما نظر سے دیکھ لیا تھا کہ میرے یہ مزاج شناس ابو بکر کے سوا کسی کو میرا خلیفہ بلا فصل نہیں بنائیں گے اور خلفائے راشدین میں پہلا نمبر ابو بکر صدیق ہی کا ہوگا ——— چنانچہ آپ نے یہ بات کرنے والی عورت سے یہ فرما دیا کہ اگلی دفعہ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کی خدمت میں حاضر ہو جانا۔ یہ بھی خلافت ابو بکر کے دلائل میں سے ایک دلیل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

۲۲۱۷- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ الْآيَةَ.

میں پڑھتے اور اس کی تفسیر مسلمانوں سے عربی میں بیان کرتے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی نہ تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ کہہ دیا کرو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہماری طرف نازل ہوا اور جو تمہاری طرف نازل ہوا۔

۲۲۱۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْدَثُ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ بَدَّلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَغَيَّرُوهُ وَكَتَبُوا بِأَيْدِيهِمُ الْكِتَابَ وَقَالُوا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا أَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْأَلَتِهِمْ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا مِنْهُمْ رَجُلًا يَسْأَلُكُمْ عَنِ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَيْكُمْ.

عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم اہل کتاب سے کسی چیز کے بارے میں کیسے پوچھتے ہو حالانکہ تمہاری کتاب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی وہ تازہ ہے جسے خالص کو تم پڑھتے ہو۔ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں ہے اور اس نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب نے اللہ کی کتاب کو بدل دیا اور اس میں کمی بیشی کر دی اور کتاب کو اپنے ہاتھوں بنا کر لکھا اور کہا کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے دنیا کی ذلیل و قلیل پونجی کمائیں۔ بتاؤ کیا جن چیزوں کا تمہارے پاس علم آگیا ان کے بارے میں پوچھنے سے تمہیں منع نہیں فرمایا گیا؟ تمہاری قسم ہم نے تو ان میں سے ایسا ایک آدمی بھی نہیں دیکھا جو تم سے اس چیز کے بارے میں دریافت کرے جو تم پر نازل کی گئی ہے۔

باب ۱۲۲۹ كَرَاهِيَةِ الْخِلَافِ

اختلاف میں کراہیت ہے۔

۲۲۱۹ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ.

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم کو اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارا دل اس کے ساتھ مانوس رہے اور جب تمہارے دل اکتا جائیں تو اسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔

۲۲۲۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ

ابو عمران جونی نے حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کریم اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دل اس کے ساتھ لگے رہیں اور جب تمہارے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا عَنْهُ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۲۱ ۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ الْقُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُومُوا عَنِّي قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَكْتُبَ لَهُمْ ذَلِكَ الْكِتَابَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ.

بَابُ ۲۳۱ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيمِ إِلَّا مَا تُعْرَفُ إِبَاحَتُهُ وَكَذَلِكَ أَمْرُهُ نَحْوَ قَوْلِهِ حِينَ أَحَلُّوا أَصِيبُوا مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ جَابِرٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ وَقَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

۲۲۲۲ ۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ

دل اُچاٹ ہو جائیں تو اُسے چھوڑ کر کھڑے ہو جاؤ۔ یزید بن ہارون، ہارون اعور، ابو عمران، حضرت جندب بن عبداللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسے روایت کیا ہے۔

عبیداللہ بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو ان کا بیان ہے کہ کاشانۂ اقدس کے اندر بہت سے حضرات موجود تھے جن میں حضرت عمر بن خطاب بھی تھے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے لکھنے کی چیزیں لاکر دو تاکہ میں ایسی تحریر لکھ دوں کہ تم بعد میں گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن مجید موجود ہے بس ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے گھر والوں نے اختلاف کیا اور جھگڑنے لگے بعض کہتے تھے کہ سامان لے آؤ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں ایسی تحریر لکھ دیں کہ بعد میں گمراہ نہ ہو سکو اور بعض وہی کہتے تھے جو حضرت عمر نے کہا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس زیادہ شور و غل اور اختلاف ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ حضرت عبیداللہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس کہا کرتے کہ بڑی بھاری مصیبت یہ پیش آئی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اس تحریر کے درمیان حائل ہوئی جو ان کے لئے لکھی جاتی یعنی لوگوں کا اختلاف اور شور و غل کرنا۔

حضور کا منع کرنا تحریم کے باعث ہے ماسوائے اُس کے جس کا مباح ہونا بتا دیا گیا ہو، اسی طرح آپ کے اوامر کا حکم ہے۔

اسی طرح جب لوگوں نے احرام کھول دیا تو آپ نے فرمایا کہ عورتوں کے پاس جاؤ۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ یہ ان پر فرض نہ تھا بلکہ ان کے لئے حلال تھا۔ ام عطیہ نے کہا کہ ہمیں جنازے کے پیچھے جانے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن یہ ہم پر حرام نہیں ہے۔

عطاء کا بیان ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ
اللّٰهِ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ
قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ
فِيْ اُنَاسٍ مَعَهٗ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ خَالِصًا
لَيْسَ مَعَهٗ عُمْرَةٌ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ
مَضَتْ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَلَمَّا قَدِمْنَا اَمَرَنَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَحِلَّ وَقَالَ اَحِلُّوْا وَ
اَصِيْبُوْا مِنَ النِّسَاءِ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ
وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَبَلَغَهٗ
اَنَّا نَقُوْلُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا
خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نَحِلَّ اِلٰى نِسَائِنَا فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ
تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَذْيَ قَالَ وَيَقُوْلُ جَابِرٌ
بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَحَرَّكَهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ
لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ
كَمَا تَحِلُّوْنَ فَحِلُّوْا فَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ
مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا اَهْدَيْتُ فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا
وَاَطَعْنَا.

۲۲۳ – حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
عَنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ
الْمُزَنِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا
قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ
كَرَاهِيَةَ اَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.

بَابُ ۱۲۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى
بَيْنَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ وَاَنَّ
الْمُشَاوَرَةَ قَبْلَ الْعَزْمِ وَالتَّبَيُّنِ لِقَوْلِهٖ
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِذَا عَزَمَ

اللہ عنہما سے اُن حضرات کی موجودگی میں سنا جو اُن کے ساتھ تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے صرف حج کا احرام باندھا اور اس کے ساتھ عمرے کی نیت نہیں کی۔ حضرت جابر نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوتھی ذی الحجہ کی صبح کو وارد ہوئے۔ جب ہم آگئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول ڈالیں اور فرمایا کہ احرام کھول دو اور عورتوں سے صحبت کرو۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے فرمایا۔ یہ اُن پر فرض نہیں کیا تھا بلکہ اُن کے لئے حلال فرمایا گیا تھا جب آپ تک یہ بات پہنچی کہ ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے عرفہ کے درمیان صرف پانچ روز رہ گئے ہیں اور ہمیں عورتوں سے صحبت کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے تو عرفہ کے روز ہم اس حالت میں حاضر ہوں گے کہ ہماری شرمگاہوں سے مذی ٹپک رہی ہوگی۔ عطاء کا بیان ہے کہ حضرت جابر نے اپنے ہاتھ کو ہلا کر بتایا کہ یوں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ ڈرنے والا، تم سے زیادہ سچا اور تم سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اسی طرح احرام کھول دیتا جیسے تم نے کھولے، لہٰذا تم احرام کھول دو اور اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے سے علم ہوتا جو بعد میں ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ چنانچہ ہم نے احرام کھول دیا اور آپ کا ارشاد سنا اور اطاعت کی۔

ابن بریدہ نے حضرت عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو۔ تیسری دفعہ آپ نے فرمایا کہ جو پڑھنا چاہے کیونکہ آپ نے یہ ناپسند فرمایا کہ لوگ اسے سنت قرار دے لیں۔

مشورے کا حکم۔

ارشادِ ربانی ہے: "اور اُن کا کام اُن کے آپس کے مشورے سے ہے"۔ (سورۃ الشوریٰ، آیت ۳۸) نیز فرمایا: "اور کاموں میں اُن سے مشورہ کرو"۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت ۱۵۹)، اور مشورہ پکا ارادہ کرنے اور ظاہر ہونے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الرسول صلى الله عليه وسلم لم يكن لبشر التقدم على الله ورسوله، وشاور النبي صلى الله عليه وسلم أصحابه يوم أحد في المقام والخروج فرأوا له الخروج فلما لبس لأمته وعزم قالوا أقم فلم يمل إليهم بعد العزم وقال لا ينبغي لنبي يلبس لأمته فيضعها حتى يحكم الله وشاور عليا وأسامة فيما رمى أهل الإفك عائشة وسمع منهما حتى نزل القرآن فجلد الرامين ولم يلتفت إلى تنازعهم ولكن حكم بما أمره الله وكانت الأئمة بعد النبي صلى الله عليه وسلم يستشيرون الأمناء من أهل العلم في الأمور المباحة ليأخذوا بأسهلها فإذا وضح الكتاب أو السنة لم يتعدوه إلى غيره اقتداء بالنبي صلى الله عليه وسلم ورأى أبو بكر قتال من منع الزكاة فقال عمر كيف تقاتل وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوا لا إله إلا الله عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها فقال أبو بكر والله لأقاتلن من فرق بين ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم تابعه بعد عمر فلم يلتفت أبو بكر إلى مشورة إذ كان عنده حكم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الذين فرقوا بين الصلوة والزكوة وأرادوا تبديل الدين وأحكامه قال النبي صلى الله عليه وسلم من بدل

سے پہلے ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جب تم پکا ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو" (آل عمران) چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عزم فرما لیتے تو کسی بشر کو اللہ اور رسول کے خلاف جانے کا حق نہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے اُحد کے روز مشورہ کیا کہ شہر میں رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر نکل کر۔ چنانچہ لوگوں نے باہر نکلنے کی رائے دی۔ جب آپ ہتھیار پہن چکے اور پکا ارادہ فرما لیا تو لوگوں نے شہر میں رہنے کے لئے کہا لیکن آپ نے عزم کر لینے کے بعد اُن کی طرف توجہ نہ فرمائی اور فرمایا کہ کسی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ ہتھیار پہننے کے بعد انہیں کھول کر رکھ دے، یہاں تک کہ خدا حکم فرمائے اور آپ نے حضرت علی اور حضرت اسامہ سے مشورہ فرمایا جبکہ تہمت لگانے والوں نے حضرت عائشہ پر تہمت لگائی تھی اور اُن کی باتیں سنیں، یہاں تک کہ قرآن کریم نازل ہوا اور تہمت لگانے والوں کو کوڑے مارے گئے اور اُن کے اختلاف کی جانب توجہ نہ فرمائی بلکہ وہی فیصلہ فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آئمہ بھی امانت دار اور اہل علم حضرات سے مباح امور میں مشورہ کیا کرتے تاکہ آسان صورت کو حاصل کر سکیں اور جب کتاب یا سنت کا حکم واضح ہو جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں دوسرے کی طرف متوجہ نہ ہوتے اور حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر نے کہا کہ آپ کس طرح ان سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑتا رہوں، یہاں تک کہ وہ کہہ دیں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ چنانچہ جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر حق کے ساتھ، چنانچہ حضرت ابوبکر نے کہا کہ خدا کی قسم، میں اُن سے ساتھ ضرور لڑوں گا جو اُن چیزوں میں تفریق کریں گے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر بھی اُن کے ساتھ متفق ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر مشورے کی طرف متوجہ نہیں ہوئے کیونکہ اُن کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان لوگوں کے بارے میں حکم موجود تھا جنہوں نے نماز اور زکوٰۃ میں فرق کیا نیز دین اور اس کے احکام کو بدل دینے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَشُورَةِ عُمَرَ كُهُولًا كَانُوا أَوْ شُبَّانًا وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٢٢٢٤ـ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ وَابْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ قَالَتْ وَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْأَلُهُمَا وَهُوَ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ فَأَمَّا أُسَامَةُ فَأَشَارَ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ أَهْلِهِ وَأَمَّا عَلِيٌّ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَسَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ فَقَالَ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يُرِيبُكِ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَمْرًا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ بَلَغَنِي أَذَاهُ فِي أَهْلِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا فَذَكَرَ بَرَاءَةَ عَائِشَةَ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ.

٢٢٢٥ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا تُشِيرُونَ عَلَيَّ فِي قَوْمٍ يَسُبُّونَ أَهْلِي مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِمْ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ لَمَّا أُخْبِرَتْ عَائِشَةُ بِالْأَمْرِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَنْطَلِقَ إِلَى أَهْلِي فَأَذِنَ لَهَا وَأَرْسَلَ مَعَهَا الْغُلَامَ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَنَا

"کہ جو اپنے دین کو بدلے اسے قتل کر دو" اور قاری حضرات حضرت عمر کے مشیر تھے خواہ وہ بوڑھے تھے یا جوان اور وہ اللہ کی کتاب کے آگے بہت زیادہ رک جانے والے تھے۔

عبید اللہ کا بیان ہے کہ جب بہتان لگانے والوں نے ان پر بہتان لگایا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابو طالب اور حضرت اسامہ بن زید کو بلایا جبکہ وحی اترنے میں دیر ہو گئی تھی چنانچہ آپ دونوں سے اپنی بیوی کو جدا کر دینے کے بارے میں پوچھا اور مشورہ کیا۔ پس حضرت اسامہ نے ایسا اشارہ کیا کہ وہ آپ کی بیوی کی پاک دامنی کو جانتے تھے اور حضرت علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اس بارے میں تنگی نہیں کرے گا اور ان کے سوا عورتیں اور بہت ہیں اور اس لونڈی سے دریافت فرما لیجیے، یہ سچ سچ بتا دے گی۔ آپ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم نے کوئی مشکوک بات دیکھی ہے؟ وہ عرض گزار ہوئی کہ میں نے اس کے سوا کوئی اور بات نہیں دیکھی کہ وہ ایک نو عمر لڑکی ہیں، بسا اوقات گھر کا آٹا گوندھ کر سو جاتی ہیں، چنانچہ بکری آ کر اسے کھا جاتی ہے۔ پس آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا۔ اے مسلمانو! کون ہے جو میری طرف سے اُسے سزا دے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔ خدا کی قسم، میں اپنی بیوی میں بھلائی کے سوا اور کچھ نہیں دیکھتا۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ کی برأت کا ذکر فرمایا۔ ابو اسامہ نے بھی ہشام سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا کہ تم مجھے اُن لوگوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو جو میری بیوی کو گالیاں دے رہے ہیں، حالانکہ میں اُن کے اندر قطعاً کوئی برائی نہیں دیکھتا۔ عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ جب حضرت عائشہ کو بہتان کا علم ہوا تو وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں۔ چنانچہ آپ نے اجازت مرحمت فرما دی اور ساتھ ایک غلام کو بھیجا اور انصار میں سے ایک شخص نے کہا۔ اے اللہ تو پاک ہے، ہمیں یہ حق نہیں کہ اس

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَنْ نَتَكَلَّمَ بِهٰذَا سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ.

كِتَابُ التَّوْحِيْدِ وَالرَّدِّ عَلَى الْجَهْمِيَّةِ وَغَيْرِهِمْ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَابُ ۱۲۳۲ مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّتَهُ إِلَى تَوْحِيْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

۲۲۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ قَالَ لَهُ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ إِلَى أَنْ يُوَحِّدُوا اللّٰهَ تَعَالَى فَإِذَا عَرَفُوْا ذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ فَإِذَا صَلَّوْا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيْرِهِمْ فَإِذَا أَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ.

۲۲۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حَصِيْنٍ وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ أَتَدْرِيْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ يَعْبُدُوْهُ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهِ

بارے میں زبان کھولیں، یہ تو بہت بڑا بہتان ہے۔

توحید کا بیان اور جہمیہ وغیرہ کا رد۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا امت کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی توحید کی دعوت دینا۔

ابو عاصم، زکریا بن اسحاق، یحییٰ بن عبداللہ بن صیفی ابو معبد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ فرمایا۔ عبداللہ بن ابو الاسود، فضل بن العلاء، اسمٰعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ محمد بن صیفی نے ابو معبد مولیٰ ابن عباس سے سنا اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل کو یمن کی طرف روانہ کیا تو فرمایا کہ تم جس قوم کی طرف جارہے ہو وہ اہل کتاب ہیں پس تم نے انہیں سب سے پہلے اس بات کی طرف بلانا ہے کہ وہ خدا کو ایک مانیں جب وہ اس بات کو جان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے ہر دن اور رات میں جب وہ نماز پڑھ لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے مالوں میں اُن پر زکوٰۃ فرض فرمائی ہے جو اُن کے امیروں سے لے کر اُن کے غریبوں کو دی جاتی ہے جب وہ اس کا اقرار کرلیں تو اُن سے زکوٰۃ لے لینا اور لوگوں کا عمدہ مال چھانٹ کر لینے سے پرہیز کرنا۔

اسود بن ہلال نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ کیا تم جانتے ہو کہ اُن کا خدا پر کیا حق ہے؟

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

شَيْئًا أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ .

٢٢٢٨- حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ . زَادَ إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَخْبَرَنِي أَخِي قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

٢٢٢٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أَنَّ أَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَكَانَتْ فِي حِجْرِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سَرِيَّةٍ وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَلُوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَسَأَلُوهُ فَقَالَ لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ وَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُوهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ .

بَابُ ١٢٣٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى .

عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ انہیں عذاب نہ دے۔

ابو صعصعہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی کو کسی نے بار بار سورۃ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا جب صبح ہوئی تو وہ سننے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا اور اس آدمی کے خیال میں یہ بہت تھوڑی قرأت تھی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بیشک یہ تو (ثواب میں) تہائی قرآن کے برابر ہے۔ اسمٰعیل بن جعفر، مالک، عبدالرحمٰن، ان کے والد، حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ مجھے میرے بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا اور وہ اضافے کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

محمد بن عبدالرحمٰن نے اپنی والدۂ ماجدہ حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ زوجۂ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں تھیں تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو فوجی دستے کا امیر بنا کر بھیجا اور جب وہ اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھاتے تو اسے سورۃ اخلاص پر ختم کرتے جب وہ واپس ہوئے تو لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا۔ ان سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتے تھے؟ پس انہوں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اس میں خدائے رحمٰن کی صفت ہے، اس لئے میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں۔ چنانچہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

اُسے اللہ کہو یا رحمٰن۔

تم فرماؤ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر، جو کہہ کر پکارو سب اُسی کے اچھے نام ہیں (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰)۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَاَبِيْ ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔

ابو ظبیان نے جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہیں فرماتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهٖ يَدْعُوْهُ اِلٰى ابْنِهَا فِي الْمَوْتِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَاَخْبِرْهَا اَنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَمُرْهَا فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَعَادَتِ الرَّسُوْلَ اَنَّهَا اَقْسَمَتْ لَتَاْتِيَنَّهَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ مَعَهٗ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ فَدُفِعَ الصَّبِيُّ اِلَيْهِ وَنَفْسُهٗ تَقَعْقَعُ كَاَنَّهَا فِيْ شَنٍّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ لَهٗ سَعْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذِهٖ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللّٰهُ فِيْ قُلُوْبِ عِبَادِهٖ وَاِنَّمَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

ابو عثمان نہدی کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے کہ آپ کی ایک صاحبزادی کا قاصد بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا، جنہوں نے اس لئے بلایا تھا کہ اُن کا صاحبزادہ قریب مرگ تھا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ واپس جاؤ اور انہیں بتا دو کہ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا سب اللہ تعالیٰ کا ہے اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے۔ پھر اُن سے کہو کہ صبر سے کام لیں اور اسے موجب اجر تصور کریں چنانچہ قاصد دوبارہ آیا کہ انہوں نے قسم دی ہے کہ آپ ضرور تشریف لائیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ اور حضرت معاذ بن جبل بھی چل دیئے۔ پس بچہ آپ کی گود میں دے دیا گیا اور پرانی مشک کی طرح بچے کا سانس اُکھڑ گیا تھا۔ چنانچہ آپ کی چشمان مبارک آنسوؤں سے بھر گئیں۔ حضرت سعد عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا کہ یہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈالتا ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ بھی اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۳۴ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ

روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے۔

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰى اَذًى سَمِعَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَدَّعُوْنَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيْهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

ابو عبد الرحمٰن سلمی نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی ایسا نہیں جو اذیت ناک بات سُن کر اللہ سے زیادہ صبر کر سکے۔ لوگ اُس پر بیٹے کا الزام لگاتے ہیں، اس کے باوجود وہ انہیں عافیت اور روزی دیتا رہتا ہے۔

بَابٌ ۱۲۳۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى عَالِمُ الْغَيْبِ

اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا وَإِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَأَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثَى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ إِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ قَالَ يَحْيَى الظَّاهِرُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَالْبَاطِنُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔

غیب کا جاننے والا، تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا (سورۂ جن آیت ۲۶) نیز فرمایا بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم (سورۂ لقمان آیت ۳۴) نیز فرمایا، اور اسکو اتارا اپنے علم کے مطابق (سورۂ النساء آیت ۱۶۶) نیز فرمایا اور کسی مادہ کو پیٹ نہیں رہتا اور نہ وہ جنتی ہے مگر اسکے علم سے (سورۂ فاطر آیت ۱۱) نیز فرمایا قیامت کے علم کا اسی پر حوالہ ہے (سورۂ حٰم سجدہ آیت ۴۷) یحییٰ کا قول

۲۲۳۳ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللّٰهُ لَا يَعْلَمُ مَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى يَأْتِي الْمَطَرُ أَحَدٌ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا يَعْلَمُ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا اللّٰهُ۔

عبداللہ بن دینار نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غیب کی کنجیاں پانچ باتیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ رحم میں کیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ کس شخص نے زمین پر کہاں مرنا ہے اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب آئے گی۔

۲۲۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، جو یہ کہے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا تو اس نے جھوٹ کہا، حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں اور جو تم سے یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

ف: اس حدیث کے اندر دو باتوں کا ذکر ہے جو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے اجتہاد سے کہی ہیں اور دونوں پر قرآن کریم سے استدلال کیا ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ یہ انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل نہیں فرمایا بلکہ جو کچھ کہا وہ اپنی رائے سے فرمایا ہے جس کی بزرگان دین نے تاویلیں کی ہیں:

پہلا مسئلہ رویت باری تعالیٰ کا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کا دیدار کیا تھا یا نہیں۔ یہ مسئلہ عقائد سے نہیں بلکہ فضائل سے ہے اور اس کے متعلق صحابہ کرام کے تین گروپ ہیں۔ ——— (۱) پہلا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج پروردگار عالم کو نہیں دیکھا بلکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی شکل میں دیکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اسی گروہ سے ہیں جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے ——— دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رب تعالیٰ کو دیکھا تھا لیکن دل کی آنکھوں سے ——— تیسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب معراج اللہ جل مجدہ کو سر کی آنکھوں سے دیکھا تھا ——— ہم ان میں سے کس گروہ کی تردید کرنے کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مجاز نہیں کیونکہ حضرات صحابۂ کرام ساری امت کے مقتدا اور پیشوا ہیں۔ لہٰذا نظریہ یہ رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہیے کہ صحابۂ کرام کے کسی گروہ کی تردید و تکذیب نہ ہو۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں کہ شب معراج رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں بھی دیکھا اور اپنے پروردگار کے دیدار سے بھی مشرف ہوئے، آپ دل کی آنکھوں سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھوں سے بھی یہ شرف حاصل ہوا، والحمد للہ علی ذالک۔

صحابۂ کرام کے دوسرے اور تیسرے گروہ کے موقف کو چودھویں صدی کے مجدد برحق، امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے اختصار کے ساتھ منبہ المنیہ رسالے میں بیان فرمایا ہے۔ یہاں اس کے ابتدائی حصے کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے، و باللہ التوفیق۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

رأیت ربی عز وجل۔	میں نے اپنے رب عز و جل کو دیکھا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ اور علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ تیسیر شرح جامع صغیر میں فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے — ابن عساکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللہ اعطی موسٰی الکلام و اعطانی الرؤیۃ لوجھہ وفضلنی بالمقام المحمود والحوض المورود۔	بے شک اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو کلام عطا فرمایا اور مجھے اپنے دیدار کی دولت بخشی اور مقام محمود و حوض کوثر کے ذریعے فضیلت دی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:-

قال لی ربی نحلت ابراھیم خلتی و کلمت موسٰی تکلیما و اعطیتک یا محمد کفاحا۔	مجھ سے میرے رب نے فرمایا کہ میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی دی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد! تمہیں بے پردہ دیدار بخشا۔

مجمع البحار میں کفاحا کا مطلب یوں بیان کیا گیا ہے:-

کفاحًا ای مواجھۃ لیس بینھما حجاب ولا رسول۔	کفاحا سے مراد بالمشافہ دیدار ہے کہ دونوں کے درمیان کوئی پردہ یا پیغام رساں نہ ہو۔

ابن مردویہ میں حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سدرۃ المنتہیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے سنا، اسی کے آخر میں ہے:-

فقلت یا رسول اللہ ما رأیت عندھا قال رأیت عندھا یعنی ربہ۔	میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے اُس کے پاس دیکھا؟ فرمایا کہ میں نے اس کے پاس دیکھا یعنی اپنے رب کو۔

ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے:-

اما نحن بنو ھاشم فنقول ان محمدًا	بلکہ ہم بنی ہاشم تو کہتے ہیں کہ محمد مصطفےٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رای ربہ مرتین۔

نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

ابن اسحاق میں حضرت عبداللہ بن ابو سلمہ کی روایت یوں ہے:۔

ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسألہ هل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

حضرت ابن عمر نے حضرت ابن عباس سے یہ پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔

جامع ترمذی اور طبرانی میں عکرمہ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد منقول ہے۔ طبرانی کے الفاظ یوں ہیں:۔

عن ابن عباس قال نظر محمد الی ربہ قال عکرمۃ فقلت لہ نظر محمد الی ربہ قال نعم جعل الکلام لموسیٰ والخلۃ لابراهیم والنظر لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ محمد مصطفےٰ نے اپنے رب کو دیکھا۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کی کہ محمد مصطفےٰ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے لیے کلام، ابراہیم کے لیے دوستی رکھی اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے دیدار رکھا۔

ترمذی شریف کی اس روایت میں یہ بھی ہے:۔

فقد رای ربہ مرتین۔

آپ نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے ——— حاکم، ابن خزیمہ، نسائی اور بیہقی میں ایک روایت ہے، بیہقی کے الفاظ یہ ملاحظہ ہوں:۔

اتعجبون ان تکون الخلۃ لابراهیم والکلام لموسیٰ والرؤیۃ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

کیا تم اس پر تعجب کرتے ہو کہ دوستی ابراہیم کے لیے، کلام موسیٰ کے لیے اور دیدار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہو۔

امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ امام قسطلانی شارح بخاری اور امام عبدالباقی زرقانی شارح مواہب نے فرمایا کہ اس کی سند جید ہے ——— طبرانی معجم اوسط میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یوں راوی ہیں:۔

عن عبد اللہ بن عباس انہ کان یقول ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ مرتین مرۃ ببصرہ ومرۃ بفؤادہ

حضرت عبداللہ بن عباس فرمایا کرتے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دو دفعہ دیکھا۔ ایک دفعہ سر کی آنکھ سے اور ایک دفعہ دل کی آنکھ سے۔

امام جلال الدین سیوطی، امام خطیب احمد قسطلانی، علامہ ابن عابدین شامی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمت اللہ تعالیٰ علیہم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ——— امام الائمہ ابن خزیمہ اور امام بزار نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے:۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ عز وجل۔

بیشک محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب عزوجل کو دیکھا۔

امام احمد قسطلانی اور امام عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی ہے ــــ محمد بن اسحاق کی حدیث میں ہے:۔

ان مروان سال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ ھل رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقال نعم۔

مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا، ہاں۔

مصنف عبدالرزاق میں ہے کہ معمر نے امام حسن بصری کا قول یوں نقل فرمایا:۔

انہ کان یحلف باللہ لقد رای محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ۔

بیشک وہ اللہ کی قسم کھا کر کہا کرتے کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔

امام ابن خزیمہ، حضرت عروہ بن زبیر سے راوی ہیں کہ اُن کے نزدیک شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا اور آگے فرمایا:۔

وانہ کان یشتد علیہ انکارھا۔

اور اس کا انکار اُن پر گراں گزرتا تھا۔

اسی طرح کتب سابقہ کے عالم کعب احبار اور امام ابن شہاب زہری قرشی، امام مجاہد مخزومی مکی، امام عکرمہ بن عبداللہ مدنی ہاشمی، امام عطا بن رباح قرشی مکی جو امام ابوحنیفہ کے استاد ہیں اور امام مسلم بن صبیح ابوالضحیٰ کوفی وغیرہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سارے شاگردوں کا یہی مذہب ہے کہ شب معراج نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا تھا۔ امام احمد خطیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایمان افروز تصنیف مواہب اللدنیہ شریف میں فرمایا ہے:۔

اخرجہ ابن خزیمۃ عن عروۃ بن الزبیر اثباتھا وبہ قال سائر اصحاب ابن عباس وجزم بہ کعب الاحبار والزھری۔

ابن خزیمہ نے عروہ بن زبیر سے اس کا اثبات روایت کیا ہے اور یہی حضرت ابن عباس کے تمام شاگردوں نے کہا ہے نیز کعب احبار اور زہری اسی پر جزم کرتے تھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ مرفوع احادیث کے ذریعے اس روایت کا اثبات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ نقاش اپنی تفسیر میں اُس امام عالی مقام سے راوی ہیں:۔

انہ قال اقول بحدیث ابن عباس بعینہ رای ربہ راہ راہ راہ حتی انقطع نفسہ۔

انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس کی حدیث کے باعث کہتا ہوں کہ حضور نے اپنی آنکھوں سے اپنے رب کو دیکھا، اُسے دیکھا دیکھا دیکھا، یہاں تک کہ سانس ٹوٹ گیا۔

امام ابن الخطیب مصری نے مواہب شریف میں فرمایا ہے:۔

جزم بہ معمر وآخرون وھو قول الاشعری

معمر اور دوسرے حضرات نے اسی پر جزم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وغالب اتباعہ۔

کیا اور یہی قول امام اشعری اور ان کے اکثر پیروکاروں کا ہے۔

امام شہاب الدین خفاجی نے اپنی مایۂ ناز اور ایمان افروز تصنیف نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں فرمایا ہے :۔

الاصح الراجح انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعین راسہ حین اسری بہ کما ذھب الیہ اکثر الصحابۃ۔

زیادہ صحیح اور راجح مذہب یہی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب اسریٰ اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ اسی طرف اکثر صحابہ گئے ہیں۔

اسی طرح امام شرف الدین نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور امام محمد بن عبد الباقی زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں فرمایا ہے :۔

الراجح عند اکثر العلماء انہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ربہ بعینی راسہ لیلۃ المعراج۔

اکثر علماء کے نزدیک یہی راجح ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معراج کی رات اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔

ان آخری دونوں عبارتوں سے صحابہ کرام، تابعین عظام اور امت محمدیہ کے علمائے اعلام کی اکثریت کا اس بارے میں مذہب واضح طور پر ہر صاحب علم کے سامنے ہے، جس پر صحیح اور مرفوع حدیثیں بھی دلالت کر رہی ہیں۔ دوسری جانب انکار پر ایک بھی صحیح اور مرفوع حدیث نہیں ہے۔ بلکہ اس حدیث میں بھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اپنی رائے ہے اور جو کچھ انھوں نے کہا وہ صرف اپنے اجتہاد سے کہا ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رویت باری تعالیٰ کی نفی پر کوئی ارشاد پیش نہیں کیا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سلسلے میں وہی نظریہ رکھیں جس کی پشت پر مرفوع حدیثیں ہیں، جدھر اکثر صحابۂ کرام ہیں، جدھر بزرگان دین کی اکثریت ہے۔ محبت رسول کا تقاضا بھی یہی ہے کہ رویت باری تعالیٰ کا اثبات کیا جائے۔

دوسری بات اس حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ فرمائی کہ جو یہ کہے کہ وہ غیب جانتے ہیں تو اس نے جھوٹ کہا ہے ـــــ اور اس پر لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ۔ سے استناد کیا ہے ـــــ سعئ بسیار کے باوجود احقر کو معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ الفاظ کس سورت کی کونسی آیت کا حصہ ہیں تاکہ حوالہ دے سکتا۔ خیر قرآن مجید میں ایسی متعدد آیتیں بھی ہیں جن میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ غیب پر انبیائے کرام کو مطلع فرماتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سیدنا محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا :۔

ذٰلِكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ (۳، ۴۴ — ۱۲، ۱۰۲)

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔

دوسرے مقام پر اللہ رب العزت نے عام لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے :۔

وَمَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَاءُ (۳، ۱۷۹)

اور اللہ کا یہ کام نہیں کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے، ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔

تیسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم دینے کے بارے میں یوں فرمایا ہے :۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ○ إِلَّا مَنِ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ (۲۶-۲۷:۷۲)

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔

ان تینوں آیتوں سے اور اسی مضمون کی کئی اور آیتوں سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء و مرسلین کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے ـــــ نیز اس مضمون کی بھی قرآن کریم میں آیتیں موجود ہیں جن میں فرمایا گیا ہے کہ خدا کے سوا اور کوئی غیب نہیں جانتا۔ بظاہر یوں محسوس ہوگا کہ یہ نفی و اثبات ایک ہی چیز سے متعلق ہے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مخلوق سے جس علم کی نفی وارد ہوئی ہے وہ ذاتی علم ہے کہ کسی کا دیا ہوا نہیں ہے اور کل معلوماتِ الٰہیہ کی نفی بھی ہے۔ رہا وہ علم غیب جس کا رسول کے لیے اثبات وارد ہوا ہے تو وہ خدا کے عطا فرمانے سے ہے اور وہ بھی بعض غیب ـــــ بلکہ جس غیب کی مخلوق کے لیے نفی وارد ہوئی وہ برحق ہے کہ خالق جیسے علم کا حصول مخلوق کے لیے محال ہے اور جس علم کا حاصل ہونا مخلوق کے لیے ثابت ہے اس سے خالق پاک ہے۔ بعض حضرات کو لفظی مشارکت کے باعث اس میں شرک نظر آنے لگتا ہے لیکن ایسا ہے نہیں کیونکہ:

۱۔ خالق کا علم ذاتی ہے جبکہ مخلوق کا عطائی یعنی خدا کا عطا فرمودہ ہے۔

۲۔ خالق کا غیر محدود ہے جبکہ مخلوق کا علم محدود ہے۔

۳۔ خالق کا علم غیر متناہی ہے یعنی گنا نہیں جا سکتا جبکہ مخلوق کا علم متناہی ہے۔

۴۔ خالق کا علم واجب ہے یعنی اس کی ذات کے ساتھ لازم ہے جبکہ مخلوق کا علم واجب نہیں۔

۵۔ خالق کا علم ازلی و ابدی ہے جبکہ مخلوق کا علم تو کیا وہ خود بھی ازلی و ابدی نہیں۔

۶۔ خالق کے علم کا باقی رہنا واجب ہے جبکہ مخلوق کا علم خدا کی مرضی پر ہے جب چاہے فنا کر دے۔

۷۔ خالق کے علم میں تبدیلی نہیں آسکتی جبکہ مخلوق کے علم کو خدا جب چاہے بدل دے۔

اس کے باوجود اگر انبیائے کرام کے لیے علمِ غیب کے اثبات سے کسی کو شرک کا خطرہ نظر آتا ہے تو یہ اس کی اپنی نظر کا قصور ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ مدعیانِ اسلام کو بھی ہدایت نصیب کرے، آمین۔

بَابُ (۲۳) قَوْلِ اللهِ تَعَالَى السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُغِيرَةُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

اللہ تعالیٰ سلامت رکھنے والا اور ایمان دینے والا ہے۔

شقیق بن سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہا کرتے کہ سلام ہو اللہ پر۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، بلکہ تم یوں کہا کرو۔ تمام زبانی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں اور بدنی و مالی عبادتیں بھی۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہمارے اوپر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفےٰ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۲۳۶ قَوْلِ اللهِ تَعَالیٰ مَلِكِ النَّاسِ

فِيهِ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْبِضُ اللهُ الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ وَقَالَ شُعَيْبٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

باب ۱۲۳۷ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَمَنْ حَلَفَ بِعِزَّةِ اللهِ وَصِفَاتِهِ وَقَالَ أَنَسٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَهَنَّمُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ.

حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو اپنی مٹھی میں لے لیگا اور آسمان کو اپنے داہنے ہاتھ میں لپیٹ لے گا، پھر فرمائے گا کہ حقیقی بادشاہ میں ہوں، دنیا کے بادشاہ کہاں ہیں؟ شعیب اور زبیدی اور ابن مسافر اور اسحاق بن یحییٰ نے زہری سے، انہوں نے ابو سلمہ سے اسے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔ پاکی ہے تمہارے رب کو، عزت والے رب کو، اُن کی باتوں سے (سورہ الصّٰفّٰت آیت ۱۸۰) نیز فرمایا، اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہے (سورۃ المنافقون آیت ۸) اور جو اللہ کی عزت اور اس کی صفات کی قسم کھائے۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جہنم کہے گی کہ تیری عزت کی قسم بس بس۔ حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا جو جہنمیوں میں سے جنت میں داخل ہونے والا آخری ہوگا، وہ کہے گا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے، تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی اور سوال نہیں کروں گا۔ حضرت ابو سعید خدری کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تیرے لئے یہ ہے اور دس گنا مزید۔ حضرت ایوب عرض گزار ہوئے کہ میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

یحییٰ بن یعمر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہا کرتے تھے میں تیری عزت کی پناہ پکڑتا ہوں، تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تجھے موت نہیں ہے جبکہ جن و انس سب مرجائیں گے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢٢٣٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُلْقَى فِي النَّارِ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَعَنْ مُعْتَمِرٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعَالَمِينَ قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ تَقُولُ قَدْ قَدْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلَا تَزَالُ الْجَنَّةُ تَفْضُلُ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ .

قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ خلیفہ، یزید بن زریع، سعید، قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ معتمر، ان کے والد، قتادہ، حضرت انس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگ برابر جہنم میں ڈالے جاتے ہوں گے اور وہ کہے گی کہ کیا مزید اور ہیں؟ یہاں تک کہ پروردگار عالم اس میں اپنا قدم رکھ دے گا اور اس کے بعض حصے سمٹ کر دوسرے بعض سے مل جائیں گے۔ پھر وہ کہے گی کہ تیری عزت اور کرم کی قسم، بس بس۔ اور جنت میں بالآخر جگہ باقی رہ جائے گی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے مخلوق پیدا کرے گا اور اس کے ساتھ اس باقی جگہ کو آباد کرے گا۔

بَابُ ١٣٩ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ بِالْحَقِّ .

آسمانوں اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے حق ہی پیدا کیا ہے۔

٢٢٣٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو مِنَ اللَّيْلِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ قَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ لِي غَيْرُكَ .

حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا وَقَالَ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ .

طاؤس کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت یوں دعا مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ! سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، تو ہی آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے، تعریفیں سب تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور جو ان کے درمیان ہے۔ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمان اور زمین کا نور ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے لئے گردن جھکا دی، تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا، تیری طرف میں رجوع ہوا، تیری مدد کے ساتھ دشمنوں سے لڑا، تیرے حکم سے میں نے فیصلے کئے، پس میری مغفرت فرما دے جو میں نے پہلے کیا یا بعد میں کروں یا چھپا کر کیا یا علانیہ کیا۔ تو میرا معبود ہے، میرے لئے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ ثابت بن محمد نے سفیان سے اسی طرح روایت کی نیز آپ نے کہا تو سچا ہے اور تیری بات بھی سچی ہے۔

بَابُ ١٤٠ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا

اللہ تعالیٰ ہی سننے دیکھنے والا ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بَصِيْرًا وَقَالَ الْأَعْمَشُ عَنْ تَمِيْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا.

۲۲۳۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ أَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ ارْبَعُوْا عَلٰى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا قَرِيْبًا ثُمَّ أَتٰى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُوْلُ فِيْ نَفْسِيْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَقَالَ لِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ بِهِ.

۲۲۳۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ يَزِيْدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

۲۲۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَادَانِيْ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ.

اعمش، تمیم، عروہ، حضرت عائشہ صدیقہ نے کہا، شکر ہے خدا کا جو تمام آوازوں کا سننے والا ہے، پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل فرمائی۔ بیشک اللہ نے سنی اُس کی بات جو تم سے اپنے شوہر کے معاملہ میں جھگڑتی ہے (سورۃ المجادلہ، آیت پہلی)۔

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ پس جب ہم بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے بلکہ اُس کو پکارتے ہو جو سنتا دیکھتا اور قریب ہے۔ پھر آپ میرے پاس تشریف لائے اور اُس وقت میں دل میں لاحول ولا قوۃ کہہ رہا تھا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبداللہ بن قیس! لاحول ولا قوۃ کہو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے یا یہ فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں؟

ابو الخیر نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھایئے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ فرمایا کہ یوں کہا کرو۔ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بڑا ظلم کیا اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا۔ پس مجھے بخش دے کیونکہ مغفرت تیری طرف سے ہے۔ بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔"

عروہ بن زبیر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت جبرئیل نے مجھے آواز دے کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سن لیا جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا اور جو انہوں نے آپ کو جواب دیا۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۳۱ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی قُلْ ھُوَ الْقَادِرُ

۲۲۴۲۔ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاھِیْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِیْسٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِی الْمَوَالِیْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ یُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الْحَسَنِ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ السَّلَمِیُّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ اَصْحَابَہُ الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا کَمَا یُعَلِّمُ السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ھَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلِ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ ھٰذَا الْاَمْرَ ثُمَّ تُسَمِّیْہِ بِعَیْنِہٖ خَیْرًا لِّیْ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ قَالَ اَوْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ اَللّٰھُمَّ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّہٗ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِہٖ۔

باب ۱۳۲ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ وَقَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَنُقَلِّبُ اَفْئِدَتَھُمْ وَاَبْصَارَھُمْ۔

۲۲۴۳ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَۃَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ اَکْثَرُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

باب ۱۳۳ اِنَّ لِلّٰہِ مِائَۃَ اِسْمٍ اِلَّا وَاحِدًا

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ذُو الْجَلَالِ الْعَظَمَۃِ

اللہ تعالیٰ ہی قدرت والا ہے۔

عبداللہ بن حسن کا بیان ہے کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ سلمی رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو ہر کام میں اسی طرح استخارہ سکھاتے جیسے قرآن کریم کی سورت سکھایا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے کہ جب تم میں سے کوئی کسی کام کا ارادہ کرے تو دو رکعت نماز پڑھے اور پھر کہے کہ اے اللہ! میں تیرے علم کے ساتھ خیریت چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت والا ہے اور مجھے کوئی قدرت حاصل نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے جبکہ میں کچھ بھی نہیں جانتا اور تو تمام چھپی باتوں کا خوب جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام، اس کام کا نام لے، فی الحال اور انجام کار میرے لئے بہتر ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ یا یہ فرمایا میرے دین میں، پھر دنیا میں اور انجام کار بہتر ہو تو اسے میرے لئے مقدر فرما دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور پھر اس میں مجھے برکت عطا فرما اور اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے، میرے دین میں، میری دنیا میں اور انجام کار یا یہ فرمایا کہ فی الحال اور انجام کار تو مجھے اس سے دور رکھ اور میرے لئے بھلائی مقرر فرما دے خواہ وہ کہیں ہو اور پھر مجھے اس کے ساتھ راضی کر دے۔

دلوں کا پھیرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔

اور ہم پھیر دیتے ہیں ان کے دلوں اور آنکھوں کو (سورۃ الانعام آیت ۱۱۰)۔

سالم بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔

ابن عباس کا قول ہے۔ ذوالجلال عظمت والا۔ البَرّ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْبَرُّ اللَّطِيفُ.

لطف فرمانے والا۔

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَحْصَيْنَاهُ حَفِظْنَاهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی سو سے ایک کم، جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوا۔ اَحْصَیْنَا سے مراد ہے کہ انہیں یاد کیا۔

بَابُ ۱۲۳۳ السُّؤَالِ بِأَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَالِاسْتِعَاذَةِ بِهَا

اسمائے الٰہیہ کے ساتھ سوال کرنا اور پناہ مانگنا۔

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ فِرَاشَهُ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ تَابَعَهُ يَحْيَى وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَ زُهَيْرٌ وَأَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جانے لگے تو اپنے کسی کپڑے کے سرے سے اُسے تین دفعہ جھاڑ دے اور کہے۔ اے رب! میں تیرے نام کے ساتھ اس پر اپنی کروٹ رکھتا ہوں۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کی مغفرت فرما دینا اور اگر اسے بھیج دے تو اس کی حفاظت کرنا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح یحییٰ اور بشر بن مفضل، عبیداللہ، سعید ان کے والد، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور اضافے کے ساتھ زہیر اور ابوضمرہ اور اسماعیل بن زکریا، عبیداللہ، سعید، اُن کے والد ماجد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ ابن عجلان، سعید، ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس کو روایت کیا ہے۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَأَمُوتُ

ربعی بن حراش کا بیان ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر جانے لگتے تو کہتے۔ اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ مرتا اور جیتا (سوتا اور جاگتا) ہوں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

تعریفیں خدا کے لئے ہیں جس نے ہمیں مرجانے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہونا ہے۔

۲۲۴۸ - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ بِاسْمِكَ نَمُوتُ وَنَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.

خرشہ بن حر کا بیان ہے کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رات کو جب اپنی خوابگاہ میں جانے لگتے تو کہتے۔ تیرے نام کے ساتھ ہم مرتے اور جیتے ہیں اور جب بیدار ہوتے تو کہتے۔ سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مرنے کے بعد ہمیں زندہ کر دیا اور اسی کی طرف جمع ہونا ہے۔

۲۲۴۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذَلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے اور کہے۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے دور رکھنا اور اس کو بھی شیطان سے دور رکھنا جو تو ہمیں عطا فرمائے۔ پس اگر اس صحبت سے ان کی قسمت میں اولاد ہے تو شیطان اسے کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

۲۲۵۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كِلَابِي الْمُعَلَّمَةَ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَأَمْسَكْنَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْ.

ہمام کا بیان ہے کہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور عرض گزار ہوا کہ میں نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا۔ فرمایا کہ جب تم نے اپنا سکھایا ہوا کتا شکار کے پیچھے بھیجا اور اس پر اللہ کا نام لیا، پھر اس نے ٹھہرا لیا تو اسے کھا لو اور جب تم نے معراض مارا اور اس کا جسم پھٹ گیا تو کھا لو۔

۲۲۵۱ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هُنَا أَقْوَامًا حَدِيثًا عَهْدُهُمْ بِشِرْكٍ يَأْتُونَا بِلُحْمَانٍ لَا نَدْرِي يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا قَالَ اذْكُرُوا أَنْتُمُ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوا

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! یہاں ایسے لوگ بھی ہیں جو نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں اور ان کا زمانہ شرک قریب ہے۔ وہ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ اس پر انہوں نے اللہ کا نام لیا یا نہ لیا۔ فرمایا کہ تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو۔ اسی طرح محمد بن عبدالرحمٰن

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ وَأُسَامَةُ بْنُ حَفْصٍ.

اور دراوردی اور اسامہ بن حفص نے روایت کی ہے۔

٢٢٥٢ . حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ.

قتادہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی پیش کی اور اُن پر بسم اللہ اللہ اکبر کہا۔

٢٢٥٣ . حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبٍ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ صَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ.

اسود بن قیس نے حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ وہ عیدالاضحیٰ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر خطبہ دیا اور فرمایا کہ جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہے اُسے چاہیے کہ اُس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے قربانی ذبح نہیں کی تو اُسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٢٢٥٤ . حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ.

عبداللہ بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے باپوں کی قسم نہ کھایا کرو اور اگر کسی نے قسم کھانی ہے تو اُسے چاہیے کہ اللہ کی قسم کھائے۔

بَابُ ١٢٣٥ مَا يُذْكَرُ فِي الذَّاتِ وَالنُّعُوتِ وَأَسَامِي اللّٰهِ وَقَالَ خُبَيْبٌ وَذٰلِكَ فِي ذَاتِ الْإِلٰهِ فَذَكَرَ الذَّاتَ بِاسْمِهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور اسماء کا ذکر

خبیب کا بیان ہے کہ یہ معبود کی ذات ہے، انھوں نے ذات کا اللہ کے نام کے ساتھ ذکر کیا۔

٢٢٥٥ . حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ حَلِيفٌ لِبَنِي زُهْرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةً مِنْهُمْ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيَاضٍ أَنَّ ابْنَةَ الْحٰرِثِ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُمْ حِينَ اجْتَمَعُوا اسْتَعَارَ مِنْهَا مُوسَى يَسْتَحِدُّ بِهَا فَلَمَّا خَرَجُوا مِنَ الْحَرَمِ لِيَقْتُلُوهُ قَالَ خُبَيْبٌ الْأَنْصَارِيُّ ه

وَلَسْتُ أُبَالِي حِينَ أُقْتَلُ مُسْلِمًا

عمرو بن ابو سفیان بن اسید بن جاریہ ثقفی کا بیان ہے جو حضرت ابو ہریرہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیوں کو روانہ فرمایا جن میں حضرت خبیب انصاری بھی تھے۔ زہری کا بیان ہے کہ مجھے عبیداللہ بن عیاض نے بتایا اور اُنہیں حارث کی بیٹی نے کہ جب لوگ جمع ہو گئے تو اُنھوں نے مجھ سے پاکی حاصل کرنے کے لئے اُسترا مانگا۔ جب وہ حرم سے اُنہیں قتل کرنے کے لئے نکلے تو حضرت خبیب انصاری نے کہا:۔

ہر بار زِ قتل صدق وصفا پر تو کیا الم

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَلٰى اَيِّ شِقٍّ كَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِيْ

وَذٰلِكَ فِيْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ يَّشَاْ

يُبَارِكْ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعِ

فَقَتَلَهُ ابْنُ الْحَارِثِ فَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ خَبَرَهُمْ يَوْمَ اُصِيْبُوْا۔

بَابُ ۱۲۳۶ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ۔

۲۲۵۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَمَا اَحَدٌ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ۔

۲۲۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِيْ كِتَابِهٖ هُوَ يَكْتُبُ عَلٰى نَفْسِهٖ وَهُوَ وَضْعٌ عِنْدَهٗ عَلَى الْعَرْشِ اِنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ۔

۲۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاٍ خَيْرٍ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِيْ يَمْشِيْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً۔

بَابُ ۱۲۳۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ۔

جاؤں پکارا راہِ خدا میں تو کیا ہے غم

ہے میری جان سپرد بہ یزدانِ ذی الکرم

برکت سے بھر دے جوڑ اعضائی کیف و کم

پس حارث کے بیٹے نے انہیں شہید کر دیا چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو بتا دیا تھا جس روز انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔

تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا۔

شقیق نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند اور کوئی نہیں، اسی لئے اس نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے اور ایسا کوئی نہیں جس کو خدا سے زیادہ اپنی تعریف پیاری ہو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا۔ وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی ہے کہ میرے غضب پر میری رحمت غالب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع کے اندر یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع کے اندر اسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اس کے قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کی طرف جاتا ہوں۔

خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۲۵۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَقَالَ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ قَالَ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا أَيْسَرُ۔

عمرو بن دینار کا بیان ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب! تم فرما دو وہ طاقت رکھتا ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے (سورۃ الانعام آیت ۶۵) تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہِ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں، پھر جب فرمایا: "یا تمہارے پیروں کے نیچے سے" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرض گزار ہوئے کہ میں تیرے وجہِ کریم کی پناہ پکڑتا ہوں۔ جب فرمایا: "یا تمہارے فرقے بنا کر" تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کی کہ یہ سب سے آسان ہے۔

باب ۲۴۸ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلِتُصْنَعَ عَلَى عَيْنِي تُغَذَّى وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا۔

خدا کی آنکھ سے مراد اس کا علم ہے۔

کہ ہماری نگاہ کے روبرو چلتی (سورۃ القمر آیت ۱۴)

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ ذُكِرَ الدَّجَّالُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَى عَلَيْكُمْ إِنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَيْنِهِ وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔

نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور دجال کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر پوشیدہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور اپنے دست مبارک سے اپنی چشم پاک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے گویا اس کی آنکھ پکے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا أَنْذَرَ قَوْمَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ۔

قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی مبعوث نہیں فرمایا مگر اس نے اپنی قوم کو کانے کذاب سے ڈرایا کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔

ف: دجال کا ذکر ان دو حدیثوں کے علاوہ اور بھی بخاری شریف کی متعدد احادیث کے اندر موجود ہے۔ دجال کا فتنہ بہت ہی بڑا فتنہ ہوگا جس کے شر سے اللہ تعالیٰ اپنے اس گناہگار بندے اور تمام مسلمانوں کو محفوظ رکھے، آمین ـــــ حقیقی دجال تو وہی ہے جس کے متعلق مسلمان متحد ہوں گے اور اپنی قیادت کیلئے حضرت امام المہدی رضی اللہ عنہ کو تلاش کریں گے اور جس کو قتل کرنے کیلئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اس کے علاوہ اس سے پہلے تیس چھوٹے دجال بھی ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی (المتوفی ۱۹۰۸ء) جو نبوت کا برٹش گورنمنٹ کے بناء پر دعویٰ کر کے تیس دجالوں میں شامل ہو گئے تھے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ و مامون فرمائے ، آمین۔

ف : دجال علیہ اللعنۃ کی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانی بیان فرمادی کہ وہ ایک آنکھ سے کانا ہے ، اس نشانی کے باعث کسی عام آدمی کو بھی دجال کے پہچاننے میں دقت پیش نہیں آئے گی چہ جائیکہ کوئی شخص یہ خیال کرے کہ خود رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کی حتمی پہچان نہیں تھی اور ابن صیاد وغیرہ پر دجال ہونے کا شبہ کرتے رہے تھے ، جیسا کہ جناب مودودی صاحب نے رسائل و مسائل ، جلد اول اور رسائل و مسائل ، جلد سوم اپنی تحقیق کی گاڑی کو بے خبری کے گڑھے میں پھینک دیا ہے ۔ احادیث میں مذکور ان واقعات کی توجیہات ہی اور ہے اور محدثین کرام کی توجیہات سے صرف نظر کرنے کے باعث موصوف ان رموز کو سمجھنے سے قاصر رہ گئے ورنہ دجال کو تو عام آدمی بھی پہچان لے گا کہ وہ کانا ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لفظ کافر لکھا ہوا ہوگا ، واللہ تعالیٰ اعلم۔

بَابٌ ۱۲۴۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ.

۲۲۶۲ - حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسٰى هُوَ ابْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ أَنَّهُمْ أَصَابُوا سَبَايَا فَأَرَادُوا أَنْ يَسْتَمْتِعُوا بِهِنَّ وَلَا يَحْمِلْنَ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ قَزَعَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا.

پیدا کرنے والا ، درست کرنے والا اور صورت بنانے والا صرف خدا ہے۔

ابن محیریز نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جب غزوہ بنی مصطلق سے ہمیں لونڈیاں حاصل ہوئیں تو چاہا کہ اُن کے ساتھ صحبت کریں لیکن حمل نہ ٹھہریں۔ چنانچہ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا کرو تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ اُس نے قیامت تک کس کو پیدا کرنا ہے۔ مجاہد ، قزعہ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کا کوئی فرد نہیں مگر اُس کا خالق اللہ ہے۔

بَابٌ ۱۲۵۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ.

۲۲۶۳ - حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَذٰلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلٰى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هٰذَا فَيَأْتُونَ

خدا کے ہاتھ سے مراد اُس کا دستِ قدرت ہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو اکٹھا کریگا پس وہ کہیں گے کہ کیوں نہ ہم کسی ایسے شخص کو تلاش کریں جو ہمارے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کرے کہ ہمیں اس مقام سے نجات دلائے پس وہ حضرت آدم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ اے حضرت آدم کیا آپ لوگوں کو دیکھتے نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

آدم فيقولون يا آدم أما ترى الناس خلقك
الله بيده وأسجد لك ملائكته وعلمك
أسماء كل شيء اشفع لنا إلى ربنا حتى يريحنا
من مكاننا هذا فيقول لست هناك ويذكر
لهم خطيئته التي أصاب ولكن ائتوا نوحا فإنه
أول رسول بعثه الله إلى أهل الأرض فيأتون
نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي
أصاب ولكن ائتوا إبراهيم خليل الرحمن فيأتون
إبراهيم فيقول لست هناكم ويذكر لهم
خطاياه التي أصابها ولكن ائتوا موسى عبدا
آتاه الله التوراة وكلمه تكليما فيأتون
موسى فيقول لست هناكم ويذكر لهم خطيئته
التي أصاب ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله
وكلمته وروحه فيأتون عيسى فيقول لست
هناكم ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم
عبدا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر
فيأتوني فأنطلق فأستأذن على ربي فيؤذن
لي عليه فإذا رأيت ربي وقعت له ساجدا
فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقال لي
ارفع محمد وقل يسمع وسل تعطه واشفع
تشفع فأحمد ربي بمحامد علمنيها ثم أشفع
فيحد لي حدا فأدخلهم الجنة ثم أرجع فإذا
رأيت ربي وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله
أن يدعني ثم يقال ارفع محمد وقل يسمع
وسل تعطه واشفع تشفع فأحمد ربي بمحامد
علمنيها ربي ثم أشفع فيحد لي حدا فأدخلهم
الجنة ثم أرجع فإذا رأيت ربي وقعت ساجدا
فيدعني ما شاء الله أن يدعني ثم يقال ارفع
محمد قل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأحمد

اور آپ کیلئے فرشتوں نے سجدہ کیا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا گیا ہمارے پروردگار کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے اور ہمیں اس جگہ سے نجات دلایئے وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام نہیں آسکتا اور اپنی ایک لغزش کو بیان کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے پہلے رسول ہیں جنہیں اہل زمین کی طرف مبعوث فرمایا گیا پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرینگے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ جو اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں کام نہیں آسکتا اور اپنی لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ۔ وہ ایسے بندے ہیں جنکو اللہ تعالیٰ نے توریت مرحمت کی اور ان سے کلام فرمایا پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں حاضر ہونگے وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ مقصد پورا نہیں ہوگا اور اپنی کسی لغزش کا ذکر کرینگے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی۔ بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے بندے اسکے رسول، اسکا کلمہ اور اسکی طرف کی روح ہیں۔ پس وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکے گا بلکہ تم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لئے انکے اگلے پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے تو میں جا کر اپنے رب سے اجازت طلب کرونگا چنانچہ مجھے اس کی اجازت مرحمت فرما دی جائے گی پس جب میں اپنے رب کو دیکھونگا تو اسکے حضور سجدہ ریز ہو جاؤنگا پس مجھے سجدے میں رکھا جائیگا جتنی دیر اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے فرمایا جائے گا کہ اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول فرمائی جائیگی پس میں اپنے رب کی وہ حمدیں بیان کرونگا جو مجھے سکھائی جائیں گی۔ پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی پھر میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا چنانچہ جب اپنے رب کو دیکھونگا تو سجدہ ریز ہو جاؤنگا پس مجھے سجدے میں رکھا جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر مجھ سے کہا جائیگا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائیگا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی چنانچہ میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کرونگا جو مجھے میرے رب نے سکھائی ہونگی پھر میں شفاعت کرونگا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پس جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹونگا تو اپنے رب کو دیکھ کر سجدے میں چلا جاؤنگا چنانچہ مجھے اس

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

رَبِّي بِمَحَامِدَ عَلَّمَنِيهَا ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَرْجِعُ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَوَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مَا يَزِنُ مِنَ الْخَيْرِ ذَرَّةً.

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدُ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَقَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ؟ وَقَالَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ.

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا مُقَدَّمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبِضُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْأَرْضَ وَتَكُونُ السَّمٰوٰتُ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ رَوَاهُ سَعِيدٌ عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ سَمِعْتُ سَالِمًا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ.

وقت تک سجدے میں رکھے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر کہا جائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری بات سنی جائے گی، مانگو تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ قبول کی جائے گی۔ پس میں اپنے رب کی ایسی تعریفیں بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائیں گی، پھر شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی جب میں انہیں جنت میں داخل کر کے واپس لوٹوں گا تو عرض کروں گا کہ اے رب! جہنم میں کوئی باقی نہیں رہا مگر جس کو قرآن کریم نے روکا ہوا ہے اور جس پر ہمیشہ رہنا واجب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم سے وہ بھی نکل آئے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور جس کے دل میں جو کے برابر بھی بھلائی ہو گی پھر جہنم سے وہ نکلیں گے جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور ان کے دل میں دانہ گندم کے برابر بھی بھلائی ہو گی پھر جہنم سے وہ نکلے گا جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو گا اور اس کے دل میں ذرہ کے برابر بھی بھلائی ہو گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے اور شب و روز کا خرچ کرنا بھی اُسے کم نہیں کرتا۔ فرمایا کہ کیا تم نے دیکھا کہ آسمانوں اور زمین کو جب پیدا فرمایا تو اُس وقت سے کتنا خرچ کیا ہے لیکن جو کچھ اُس کے دست قدرت میں ہے اُس کے اندر کوئی کمی واقع نہیں ہوئی اور فرمایا کہ اُس کا عرش پانی پر تھا اور دوسرے ہاتھ میں میزان ہے جسے نیچی اور اونچی کرتا ہے۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لیگا اور آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ میں، پھر فرمائے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ عمر بن حمزہ، سالم، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابو الیمان، شعیب، زہری، ابو سلمہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے گا۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢٢٦٦ - حدثنا مسدد سمع يحيى بن سعيد عن سفيان حدثني منصور وسليمان عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله ان يهوديا جاء الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان الله يمسك السموت على اصبع والارضين على اصبع والجبال على اصبع والشجر على اصبع والخلائق على اصبع ثم يقول انا الملك فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى بدت نواجذه ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره قال يحيى بن سعيد وزاد فيه فضيل بن عياض عن منصور عن ابراهيم عن عبيدة عن عبد الله فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم تعجبا وتصديقا له.

عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں کو ایک انگلی پر اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا" (سورۂ الزمر آیت ٦٧)۔ یحییٰ بن سعید کا بیان ہے کہ اضافے کے ساتھ فضیل بن عیاض، منصور، ابراہیم، عبیدہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تعجب سے ہنس پڑے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔

٢٢٦٧ - حدثنا عمر بن حفص بن غياث حدثنا ابي حدثنا الاعمش سمعت ابراهيم قال سمعت علقمة يقول قال عبد الله جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وسلم من اهل الكتاب فقال يا ابا القاسم ان الله يمسك السموت على اصبع والارضين على اصبع والشجر والثرى على اصبع والخلائق على اصبع ثم يقول انا الملك انا الملك فرأيت النبي صلى الله عليه وسلم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قرأ وما قدروا الله حق قدره.

علقمہ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہا۔ اے ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمینوں کو ایک انگلی پر، اور ساری مخلوق کو ایک انگلی پر سنبھال کر کہے گا۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں، پس میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہنس پڑے، یہاں تک کہ دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ (صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) نے یہ آیت پڑھی: "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا" (سورۂ الزمر آیت ٦٧)۔

باب ١٢٥١ قول النبي صلى الله عليه وسلم لا شخص اغير من الله وقال عبيد الله بن عمرو عن عبد الملك لا شخص اغير من الله.

خدا سے زیادہ کوئی غیرت مند نہیں۔

یہ حضور کا ارشاد گرامی ہے اور عبیداللہ بن عمرو نے عبدالملک سے نقل کیا ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۲۶۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ وَاللَّهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللَّهُ أَغْيَرُ مِنِّي وَمِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللَّهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ الْمُبَشِّرِينَ وَالْمُنْذِرِينَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللَّهُ الْجَنَّةَ.

باب ۱۲۵۲ قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً وَسَمَّى اللَّهُ تَعَالَى نَفْسَهُ شَيْئًا قُلِ اللَّهُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ شَيْئًا وَهُوَ صِفَةٌ مِنْ صِفَاتِ اللَّهِ وَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ.

۲۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ أَمَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا.

باب ۱۲۵۳ قَوْلِهِ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ أَبُو الْعَالِيَةِ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ ارْتَفَعَ فَسَوَّاهُنَّ خَلَقَهُنَّ وَقَالَ مُجَاهِدٌ اسْتَوَى عَلَا عَلَى الْعَرْشِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمَجِيدُ الْكَرِيمُ وَالْوَدُودُ الْحَبِيبُ يُقَالُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

وراد کاتب مغیرہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ اگر میں کسی کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اُس کا کام تمام کردوں۔ جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنی تو فرمایا۔ تم سعد کی غیرت پر تعجب کرتے ہو حالانکہ میں اُن سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اسی غیرت کے باعث اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کے کاموں کو حرام فرمایا ہے خواہ بے حیائی ظاہر ہو یا پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کو عذر سے زیادہ اور کوئی چیز پیاری نہیں اسی لئے اُس نے بشارت دینے اور ڈرانے کے لئے انبیائے کرام کو مبعوث فرمایا اور اللہ تعالیٰ کو اپنی تعریف سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں، اسی لئے اُس نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

خدا کی گواہی سب سے بڑی ہے۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے نام لے کر فرمایا کہ تم فرماؤ کہ اللہ کی گواہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کو شئی کہا ہے اور یہ اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے۔ نیز ارشاد ربانی ہے کہ خدا کی ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے۔

ابو حازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا۔ کیا تمہیں قرآن کریم سے کچھ یاد ہے؟ اُس نے عرض کی کہ ہاں فلاں فلاں سورتیں اور اُن کے نام عرض کئے۔

خدا عرش عظیم کا رب ہے۔

اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ ابو العالیہ کا قول ہے کہ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ سے مراد ہے کہ وہ بلند ہوا۔ فَسَوّٰهُنَّ خَلَقَهُنَّ نہیں پیدا فرمایا۔ مجاہد کا قول ہے کہ اسْتَوٰی سے مراد ہے عرش پر بلند ہوا۔ ابن عباس کا قول ہے کہ اَلْمَجِیْدُ تو اَلْکَرِیْمُ کا اور اَلْوَدُوْدُ اَلْحَبِیْبُ کا ہم معنی ہے۔ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ جو کہا جاتا ہے یہ فَعِیْلٌ کے وزن پر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

كَأَنَّهُ فَعِيلٌ مِنْ مَاجِدٍ مَحْمُودٌ مِنْ حَمِيدٍ۔

۲۲۷۰ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّينِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هَذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُونَهَا وَايْمُ اللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ۔

۲۲۷۱ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَمِينَ اللَّهِ مَلْأَى لَا يَغِيضُهَا نَفَقَةٌ سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْفَيْضُ أَوِ الْقَبْضُ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ۔

۲۲۷۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَشْكُو

ماجدٌ سے ہے اور محمودٌ مشتق ہے حمیدٌ سے ہے۔

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھا کہ بنی تمیم کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ اے بنی تمیم! بشارت قبول کرو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے بشارت تو دی مال بھی دیجئے۔ پھر کچھ یمن کے لوگ آئے، تو آپ نے فرمایا کہ اے اہل یمن! بشارت قبول کرو جبکہ بنی تمیم نے اسے قبول نہیں کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے قبول کی۔ ہم آپ کی خدمت میں دین کی کچھ حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں اور یہ کہ اس دنیا سے پہلے کیا تھا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہی تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔ پھر اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھ دیا۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آکر کہنے لگا کہ اے عمران! اپنی اونٹنی کی خبر لو کہ وہ بھاگ گئی ہے۔ پس میں اس کی تلاش میں چلا گیا تو وہ سراب سے پرے جا پہنچی تھی۔ خدا کی قسم میں تو یہی چاہتا تھا کہ خواہ وہ چلی گئی ہے لیکن آپ کے پاس سے کھڑا نہ ہوں۔

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے، شب و روز کی بخشش اسے کم نہیں کرتی۔ کیا تم نے دیکھا کہ جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے کتنا خرچ کیا جا چکا لیکن جو کچھ اس کے قبضے میں ہے اس میں سے ذرا بھی کم نہیں ہوا اور اس کا عرش پانی پر تھا اور اس کے دوسرے ہاتھ میں فیض ہے جس سے بلند اور پست کرتا رہتا ہے۔

ثابت بنانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت زید بن حارثہ شکایت کرنے حاضر بارگاہ ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "اللہ سے ڈرو اور اپنی بیوی کو روک

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اتَّقِ اللهَ وَاَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا لَكَتَمَ هٰذِهٖ قَالَ فَكَانَتْ زَيْنَبُ تَفْخَرُ عَلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَكُنَّ اَهَالِيْكُنَّ وَزَوَّجَنِي اللهُ تَعَالٰى مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ وَعَنْ ثَابِتٍ وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ نَزَلَتْ فِيْ شَانِ زَيْنَبَ وَزَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

کر رکھو۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم میں سے کچھ بھی چھپانے والے ہوتے تو اس آیت کو چھپاتے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت زینب امی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات سے فخریہ کہا کرتیں کہ آپ کا نکاح آپ کے گھر والوں نے کیا اور میرا نکاح اللہ تعالٰی نے سات آسمانوں کے اوپر کیا۔ ثابت کا بیان ہے کہ آیت "تم اپنے دل میں چھپاتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا" سورۃ الاحزاب (آیت ۳۷) حضرت زینب اور حضرت زید بن حارثہ کے حق میں نازل ہوئی۔

۲۲۶۳۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْحِجَابِ فِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَاَطْعَمَ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ خُبْزًا وَّلَحْمًا وَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تَقُوْلُ اِنَّ اللهَ اَنْكَحَنِيْ فِي السَّمَآءِ۔

عیسٰی بن طہمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ پردے کی آیت حضرت زینب بنت جحش کے حق میں نازل ہوئی اور ان کے ولیمہ میں آپ نے روٹی اور گوشت کھلایا اور وہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی باقی ازواج مطہرات پر فخر کیا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ میرا نکاح آسمان پر ہوا ہے۔

۲۲۶۴۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللهَ لَمَّا قَضَى الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهٗ فَوْقَ عَرْشِهٖ اِنَّ رَحْمَتِيْ سَبَقَتْ غَضَبِيْ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالٰی نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو عرش کے اوپر اپنے پاس لکھ کر رکھ دیا ہے بے شک میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی ہے۔

۲۲۶۵۔ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ هَاجَرَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان لایا اللہ اور اس کے رسول پر اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالٰی پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل کر دے؛ خواہ اس نے ہجرت کی یا اپنی اس جگہ میں بیٹھا رہا جہاں پیدا ہوا۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ کیا یہ بات ہم لوگوں کو بتا دیں؟ آپ نے فرمایا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ بِذٰلِكَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ كُلُّ دَرَجَتَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللهَ فَسَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ.

کہ جنت میں سو درجے ہیں، جو اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان۔ جب تم اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی اور سب سے اونچا حصہ ہے اور اس سے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں نکلتی ہیں۔

۲۲۷۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ هَلْ تَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ تَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا ثُمَّ قَرَأَ ذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا۔ اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ یہ کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کہ یہ جا کر سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے۔ گویا اس سے کہا جاتا ہے کہ جہاں سے آیا ہے وہاں چلا جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "یہ اس کی منزل ہے" حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت میں۔

۲۲۷۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ حَتَّى وَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ التَّوْبَةِ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ لَمْ أَجِدْهَا مَعَ أَحَدٍ غَيْرِهِ لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ حَتَّى خَاتِمَةِ بَرَاءَةَ.

موسیٰ، ابراہیم، ابن شہاب، عبید بن سباق نے حضرت زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ عبدالرحمٰن بن خالد، ابن شہاب، ابن سباق نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے انہیں بلا بھیجا، پس میں نے قرآن کریم کو تلاش کیا، یہاں تک کہ مجھے سورۃ التوبہ کی آخری آیت صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی اور ان کے سوا کسی دوسرے کے پاس میں نے اسے نہ پایا یعنی لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ سے آخر سورۃ التوبہ تک۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا وَقَالَ مَعَ أَبِي خُزَيْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ.

یحییٰ بن بکیر، لیث نے یونس سے اسی طرح روایت کرتے ہوئے کہا کہ صرف حضرت ابوخزیمہ انصاری کے پاس ملی۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢٢٦٨۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَلِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

ابو العالیہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تکلیف کے وقت یوں کہا کرتے تھے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو علم و حکمت والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں، زمین اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

٢٢٦٩۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ وَقَالَ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ بُعِثَ فَإِذَا مُوسٰى آخِذٌ بِالْعَرْشِ۔

یحییٰ بن عمارہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے روز سب بیہوش ہو جائیں گے۔ جب میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کے پایوں میں سے ایک پایہ پکڑے کھڑے ہوں گے۔ ماجشون، عبد اللہ بن فضل، ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے پہلے مجھے ہوش میں لا کر اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو پکڑے کھڑے ہیں۔

بَابٌ ١٢٥٣ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى تَعْرُجُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ

فرشتوں اور روح کا اسی کی طرف چڑھنا۔

إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَقَالَ أَبُو جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِأَخِيهِ اعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ يَأْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُ الْكَلِمَ الطَّيِّبَ يُقَالُ ذِي الْمَعَارِجِ الْمَلٰئِكَةُ تَعْرُجُ إِلَى اللهِ۔

ارشادِ ربانی ہے "اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام" (سورۂ فاطر، آیت ۱۰) ابو جمرہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت ابو ذر نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی خبر سنی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ اس شخص کے بارے میں مجھے معلومات تو لا کر دو جس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس کے پاس آسمان سے خبر آتی ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ نیک کام پاکیزہ کلمے کو اٹھا لیتا ہے۔ ذی المعارج کی بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے ہیں جو آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔

٢٢٧٠۔ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَوٰةِ الْعَصْرِ وَصَلَوٰةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ فَإِنَّ اللّٰهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ وَرَوَاهُ وَرْقَاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَصْعَدُ إِلَى اللّٰهِ إِلَّا الطَّيِّبُ.

۲۲۸۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

۲۲۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ أَوْ أَبِي نُعْمٍ شَكَّ قَبِيصَةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بُعِثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةٍ وَحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ

نماز فجر کے وقت اُن کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری ہوتی ہے وہ آسمان کی طرف چڑھتے ہیں تو وہ سب کچھ جانتے ہوئے اُن سے پوچھتا اور فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم اُن کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔ خالد بن مخلد، سلیمان، عبداللہ بن دینار، ابو صالح نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک کھجور کے برابر بھی پاک روزی خیرات کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے دائیں ہاتھ سے قبول فرماتا ہے اور پھر اُس نیکی کرنے والے کے لیے اُسکی پرورش کرتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ ورقاء، عبداللہ بن دینار، سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک نہیں پہنچتی مگر پاکیزہ روزی۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُکھ درد کے وقت یوں دعا کیا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عظمت اور حلم والا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو عرش عظیم کا رب ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ، جو آسمانوں اور عزت والے عرش کا رب ہے۔

قبیصہ، سفیان، اُن کے والد، ابن ابو نعیم یا ابو نعیم (راوی میں قبیصہ کو شک ہے) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف تھوڑا سا سونا بھیجا گیا تو آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ اسحاق بن نصر، عبدالرزاق، سفیان، اُن کے والد، ابو نعیم، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی نے یمن سے مٹی میں لتھڑا ہوا تھوڑا سا سونا بھیجا تو آپ نے اُسے

اقرع بن حابس حنظلی جو بنی مجاشع کا ایک فرد تھا اور عیینہ بن بدر فزاری،

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَتَغَضَّبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ فَقَالُوا يُعْطِيهِ صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُطِيعُ اللّٰهَ إِذَا عَصَيْتُهُ فَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ أُرَاهُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَمَنَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

اور علقمہ بن علاثہ عامری، جو بنی کلاب سے تھا اور زید الخیل طائی، جو بنی نبہان سے تھا۔ ان چاروں کے درمیان تقسیم فرمادیا۔ اس پر قریش اور انصار کو ناراضگی ہوئی اور انہوں نے کہا کہ اہل نجد کے سرداروں کو مال عطا کیا اور ہمیں نظر انداز فرمادیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تو ان کے دلوں کو مانوس کرتا ہوں۔ چنانچہ ایک شخص آیا جس کی آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں، پیشانی ابھری ہوئی، داڑھی گھنی، گال پھولے ہوئے اور سر منڈا ہوا تھا اور اس نے کہا، اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا کون ہے اگر میں اس کی نافرمانی کرتا ہوں حالانکہ اس نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم مجھے امین نہیں مانتے۔ پس قوم میں سے ایک آدمی نے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی۔ میرے خیال میں غالباً وہ حضرت خالد بن ولید تھے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع فرمادیا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی نسل سے ایسی قوم پیدا ہوگی کہ وہ لوگ قرآن مجید پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، وہ اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، وہ بت پرستوں کو چھوڑ کر مسلمانوں کو قتل کریں گے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو عاد قوم کی طرح انہیں قتل کردوں (اللہ تعالیٰ اس بدبخت فرقے کے شر سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے آمین)

۲۲۸۳۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا قَالَ مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ۔

ابراہیم تیمی نے اپنے والد ماجد سے روایت کی کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ربانی۔ اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے (سورۂ یٰسین، آیت ۳۸) کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کا ٹھہراؤ عرش کے نیچے ہے۔

بَاب ۱۲۵۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ۔

اس روز کتنے ہی چہرے تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

sunnahbooks-library.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

٢٢٨٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُشَيْمٌ عَنْ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَافْعَلُوا۔

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے چودھویں کے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا عنقریب تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چودھویں رات کے چاند کو دیکھتے ہو اور اس کے دیکھنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ اگر تم سورج طلوع ہونے سے پہلے اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے مجبور نہ کر دیئے جاؤ تو پڑھ لیا کرو۔

٢٢٨٥۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ الْيَرْبُوعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا۔

یوسف بن موسیٰ، عاصم بن یوسف یربوعی، ابو شہاب، اسماعیل بن ابو خالد، قیس بن ابو حازم نے حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عنقریب (قیامت میں) تم اپنے رب کو واضح طور پر دیکھو گے۔

٢٢٨٦۔ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا بَيَانُ ابْنُ بِشْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ

قیس بن ابو حازم کا بیان ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک چودھویں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ عنقریب تم قیامت میں اپنے رب کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اسے دیکھتے ہو اور تمہیں اس کے دیکھنے کے اندر کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔

٢٢٨٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرٰى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ

عطاء بن یزید لیثی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ لوگ عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم قیامت میں اپنے رب کو دیکھیں گے؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا چودھویں رات کو تمہیں چاند کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا کہ کیا تمہیں سورج کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے جبکہ اس کے اوپر بادل نہ ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! نہیں۔ فرمایا تو اسی طرح تم دیکھو گے۔ بے شک قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا اور کہے گا کہ جو جس کی عبادت کرتا تھا اس کے پیچھے ہو جائے چنانچہ جو سورج کی پوجا کرتا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا شَافِعُوهَا أَوْ مُنَافِقُوهَا شَكَّ إِبْرَاهِيمُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَنَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُهَا وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللّٰهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمُ الْمُوبَقُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ أَوِ الْمُوثَقُ بِعَمَلِهِ وَمِنْهُمُ الْمُخَرْدَلُ أَوِ الْمُجَازَى أَوْ نَحْوُهُ ثُمَّ يَتَجَلّٰى حَتّٰى إِذَا فَرَغَ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ بِأَثَرِ السُّجُودِ تَأْكُلُ النَّارُ ابْنَ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتُحِشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ تَحْتَهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللّٰهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ

تھا وہ سورج کے پیچھے ہو جائے گا اور جو چاند کی پوجا کرتا تھا وہ چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور جو بتوں کو پوجتا تھا وہ بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اور یہ امت باقی رہ جائے گی جس میں اِس کی شفاعت کرنے والے یا اِس کے منافق بھی ہوں گے (اس میں ابراہیم راوی کو شک ہے) پس اللہ تعالیٰ اُن کے پاس آکر فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ پس وہ کہیں گے کہ ہم اسی جگہ رہیں گے جب تک ہمارا رب نہ آجائے کیونکہ جب ہمارا رب آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے، چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ جانتے ہیں۔ پس فرمائے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ وہ عرض کریں گے کہ تو ہی ہمارا رب ہے اور اس کے پیچھے ہو جائیں گے پھر جہنم کی پشت پر پل رکھا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اُس کے اوپر سے گزریں گے اور اس روز رسولوں کے سوا کوئی کلام نہیں کر سکے گا اور رسولوں کا پکارنا بھی اُس روز یہی ہو گا۔ اے رب! بچا! بچا! اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں جیسے آنکڑے ہوں گے کیا تم نے سعدان دیکھا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہاں یا رسول اللہ! فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں جیسے ہوں گے جبکہ وہ کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ لوگوں کو اُن کے اعمال کے مطابق اُچک لیں گے۔ چنانچہ بعض اُن میں سے وہ ہوں گے جو ہلاک کر دیئے جائیں گے اور اپنے عمل کے ساتھ باقی رہیں گے یا فرمایا کہ اپنے عمل کے ساتھ بندھے ہوئے ہوں گے۔ بعض کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے یا جسم بدل جائیں گے یا اور کوئی ایسی ہی حالت ہو گی۔ پھر تجلی فرمائے گا یہاں تک کہ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور جہنم سے اپنی رحمت کے ساتھ جس کو نکالنا چاہے گا اُسے نکالے گا، چنانچہ فرشتوں سے فرمائے گا کہ اس شخص کو جہنم سے نکال لو جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا۔ یہ وہ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ رحم فرمانا چاہے گا اور یہ اُن سے ہوں گے جو یہ گواہی دیتے ہوں گے کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ پس وہ جہنم سے انہیں سجدے کی نشانیوں سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ سجدے کی جگہوں کو کھائے۔ پس وہ جہنم سے جلے بھنے ہوئے نکالے جائیں گے تو اُن پر آبِ حیات ڈالا جائے گا تو وہ اِس طرح تر و تازہ اُگ آئیں گے جیسے سیلابی جگہ میں دانے اُگتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور صرف

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَدْعُو اللَّهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُوَهُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَنِي غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ قَدِّمْنِي إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ أَبَدًا وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ وَيَدْعُو اللَّهَ حَتَّى يَقُولَ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ وَيُعْطِي مَا شَاءَ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا قَامَ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُورِ

فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ يَقُولُ أَيْ رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ أَلَسْتَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ فَيَقُولُ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ لَا أَكُونَنَّ أَشْقَى خَلْقِكَ فَلَا يَزَالُ يَدْعُو حَتَّى يَضْحَكَ اللَّهُ مِنْهُ فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ قَالَ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللَّهُ لَهُ تَمَنَّهْ فَسَأَلَ رَبَّهُ وَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللَّهَ لَيُذَكِّرُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا حَتَّى انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللَّهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ

ایک آدمی باقی رہ جائے گا۔ اُس کا منہ جہنم کی طرف ہوگا۔ وہ جہنم سے نکلنے اور جنت میں جانے کے لحاظ سے آخری ہوگا۔ وہ عرض کریگا کہ اے رب! میرا منہ جہنم کی طرف سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو نے مجھے تڑپا رکھا ہے اور اس کی تپش نے مجھے جھلس دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالیٰ سے جس طرح دعا کرنا چاہیے گا کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا اگر تجھے یہ چیز عطا فرما دی جائے تو اس کے سوا کچھ اور تو نہیں مانگے گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم! میں اور کچھ نہیں مانگوں گا۔ پس وہ جس طرح چاہے گا اللہ تعالیٰ سے پکے عہد و پیمان کریگا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کے منہ کو جہنم کی طرف سے پھیر دے گا۔ جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور اُسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر عرض کریگا کہ اے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تُو نے ہم سے پکا عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ اب اس کے سوا کبھی بھی کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا؟ وہ عرض کریگا کہ تیری عزت کی قسم! میں اس کے سوا کوئی اور چیز نہیں مانگوں گا اور جو چاہے گا عہد و پیمان کریگا۔ پس اسے جنت کے دروازے تک پہنچا دیا جائے گا۔

پس جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور اس کی طرف توجہ کریگا اور جو اُس کے اندر آسائش و مسرت ہے اُسے دیکھے گا تو اتنی دیر خاموش رہے گا جب تک اللہ چاہے اور پھر عرض کریگا۔ اے رب! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا تُو نے ہمارے ساتھ یہ پکا عہد و پیمان نہیں کیا ہے کہ جو کچھ تجھے دیا اُس کے سوا کچھ اور نہیں مانگے گا؟ پھر فرمائے گا کہ ابنِ آدم پر افسوس ہے، یہ کتنا عہد شکن ہے۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! میں تیری مخلوق میں سب سے بدبخت نہیں رہنا چاہتا۔ جب وہ برابر دعا کرتا رہے گا تو اللہ تعالیٰ ہنس پڑے گا جب وہ اُس کی بات پر ہنسے گا تو فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ داخل ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کچھ اور آرزو کر۔ پس وہ اپنے رب سے تمنا کرتا جائے گا یہاں تک کہ خود اللہ تعالیٰ اُسے یاد دلاتا جائے گا کہ فلاں اور فلاں۔ آخر کار اُس کی تمام آرزوئیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ عطاء بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری بھی حضرت ابو ہریرہ کے پاس بیٹھے تھے اور جب یہ حدیث بیان کر رہے تھے تو انہوں نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قَالَ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيدَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ مَا حَفِظْتُ إِلَّا قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

۲۲۸۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ إِذَا كَانَتْ صَحْوًا قُلْنَا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ يَوْمَئِذٍ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَتِهِمَا ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ لِيَذْهَبْ كُلُّ قَوْمٍ إِلَى مَا كَانُوا يَعْبُدُونَ فَيَذْهَبُ أَصْحَابُ الصَّلِيبِ مَعَ صَلِيبِهِمْ وَأَصْحَابُ الْأَوْثَانِ مَعَ أَوْثَانِهِمْ وَأَصْحَابُ كُلِّ آلِهَةٍ مَعَ آلِهَتِهِمْ حَتَّى يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ وَغُبَّرَاتٌ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ تُعْرَضُ كَأَنَّهَا سَرَابٌ فَيُقَالُ لِلْيَهُودِ مَا أَنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللَّهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ لَمْ يَكُنْ لِلَّهِ صَاحِبَةٌ وَلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيدُونَ قَالُوا نُرِيدُ أَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوا فَيَتَسَاقَطُونَ فِي جَهَنَّمَ ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّصَارَى مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ

کسی بات کا انکار نہیں کیا، یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور تو حضرت ابو سعید خدری نے کہا کہ اس کے ساتھ اور دس گنا، اے ابو ہریرہ! حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے تو یہی یاد ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہ دیا اور اتنا ہی اور۔ حضرت ابو سعید خدری نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اسی طرح یاد ہے کہ تجھے یہ دیا اور اس کا دس گنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ جنتیوں کے اندر یہ آدمی جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے آخری ہو گا۔

عطاء بن یسار کا بیان ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ! کیا قیامت میں ہم اپنے رب کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ جب مطلع صاف ہو تو کیا تمہیں سورج اور چاند کو دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا کہ اس کے دیکھنے میں تمہیں تکلیف محسوس نہیں ہو گی مگر جتنی آج ان دونوں کے دیکھنے میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا کہ ہر قوم اس کے پاس چلی جائے جس کی وہ عبادت کرتے تھے۔ پس صلیب کے پجاری صلیب کے پاس چلے جائیں گے اور بت پرست اپنے بتوں کے پاس چلے جائیں گے اور جو بھی جن کو معبود مانتے تھے وہ اپنے معبودوں کے پاس چلے جائیں گے یہاں تک کہ صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اور اہل کتاب کے باقی ماندہ لوگ۔ پھر جہنم ان کے سامنے پیش کر دی جائے گی جو سراب معلوم ہو گی۔ پس یہود سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ کے بیٹے حضرت عزیر کی عبادت کیا کرتے تھے۔ پس ان سے کہا جائے گا کہ تم نے جھوٹ بولا، اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ اچھا تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں۔ ان سے کہا جائے گا کہ پی لو، چنانچہ وہ جہنم میں جا گریں گے۔ پھر نصاریٰ سے کہا جائے گا کہ تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے حضرت مسیح کی عبادت کیا کرتے تھے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم نے غلط بیانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تو بیوی ہے نہ اولاد۔ خیر تم چاہتے کیا ہو؟ وہ کہیں گے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَيَقُوْلُوْنَ كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيْحَ ابْنَ اللّٰهِ فَيُقَالُ كَذَبْتُمْ
لَمْ يَكُنْ لِلّٰهِ صَاحِبَةٌ وَّلَا وَلَدٌ فَمَا تُرِيْدُوْنَ
فَيَقُوْلُوْنَ نُرِيْدُ اَنْ تَسْقِيَنَا فَيُقَالُ اشْرَبُوْا
فَيَتَسَاقَطُوْنَ حَتّٰى يَبْقٰى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ
مِنْ بَرٍّ اَوْ فَاجِرٍ فَيُقَالُ لَهُمْ مَا يَحْبِسُكُمْ وَقَدْ
ذَهَبَ النَّاسُ فَيَقُوْلُوْنَ فَارَقْنَاهُمْ وَنَحْنُ
اَحْوَجُ مِنَّا اِلَيْهِ الْيَوْمَ وَاِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا
يُنَادِيْ لِيَلْحَقْ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ
وَاِنَّمَا نَنْتَظِرُ رَبَّنَا قَالَ فَيَاْتِيْهِمُ الْجَبَّارُ فِيْ
صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهِ الَّتِيْ رَاَوْهُ فِيْهَا اَوَّلَ
مَرَّةٍ فَيَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا
فَلَا يُكَلِّمُهُ اِلَّا الْاَنْبِيَآءُ فَيَقُوْلُ هَلْ بَيْنَكُمْ
وَبَيْنَهُ اٰيَةٌ تَعْرِفُوْنَهُ فَيَقُوْلُوْنَ السَّاقُ
فَيَكْشِفُ عَنْ سَاقِهِ فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ
وَيَبْقٰى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ رِيَآءً وَّسُمْعَةً فَيَذْهَبُ
كَيْمَا يَسْجُدَ فَيَعُوْدُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَّاحِدًا ثُمَّ
يُؤْتٰى بِالْجَسْرِ فَيُجْعَلُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ قُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْجَسْرُ قَالَ مَدْحَضَةٌ مَّزِلَّةٌ
عَلَيْهِ خَطَاطِيْفُ وَكَلَالِيْبُ وَحَسَكَةٌ مُّسَلْطَحَةٌ
لَهَا شَوْكَةٌ عُقَيْفَآءُ تَكُوْنُ بِنَجْدٍ يُقَالُ لَهَا
السَّعْدَانُ الْمُؤْمِنُ عَلَيْهَا كَالطَّرْفِ وَكَالْبَرْقِ
وَكَالرِّيْحِ وَكَاَجَاوِيْدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ
مُّسَلَّمٌ وَّنَاجٍ مَّخْدُوْشٌ وَّمَكْدُوْسٌ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
حَتّٰى يَمُرَّ اٰخِرُهُمْ يُسْحَبُ سَحْبًا فَمَا اَنْتُمْ بِاَشَدَّ
لِيْ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ
يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ وَاِذَا رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا فِيْ
اِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ
مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا فَيَقُوْلُ
اللّٰهُ تَعَالٰى اذْهَبُوْا فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِيْ قَلْبِهِ

کہ ہم پانی پینا چاہتے ہیں۔ پس اُن سے کہا جائے گا کہ پی لو پس وہ بھی جہنم میں جا گریں گے، یہاں تک کہ صرف وہی باقی رہ جائیں گے جو اللہ کی عبادت کرتے تھے خواہ نیک ہوں یا بد چنانچہ اُن سے کہا جائے گا کہ جبکہ لوگ چلے گئے ہیں تو تمہیں کس چیز نے روک رکھا ہے؛ وہ کہیں گے کہ ہم تو ان سے اُس وقت جدا ہو گئے تھے جبکہ ہمیں اس بات کی آج سے زیادہ ضرورت تھی، اور ہم نے ایک ندا کرنے والے کی ندا سنی ہے کہ ہر قوم اُس سے جا ملے جس کی وہ عبادت کرتے تھے تو ہم اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں پس اُن کے پاس اللہ تعالیٰ ایسی صورت میں آئے گا جو انہوں نے پہلی مرتبہ دیکھی ہوگی اور کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں، پس وہ کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ پس اُس سے گفتگو نہیں کریں گے مگر انبیاء کرام۔ پھر فرمائے گا کہ تمہارے اور اُس کے درمیان کوئی نشانی ہے جس سے تم پہچان لو؟ وہ عرض کریں گے کہ پنڈلی ہے۔ وہ اپنی پنڈلی کھول دے گا تو ہر مومن اُس کے لئے سجدہ کریگا اور وہ باقی رہ جائیں گے جو اللہ کے لئے دکھاوے اور شہرت کی غرض سے سجدہ کرتے تھے کیونکہ ان کی پیٹھ تختوں کی طرح ہو جائیگی۔ پھر پل کو لا کر جہنم کی پشت پر رکھ دیا جائے گا۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ پل کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ پھسلنے اور گرنے کی جگہ ہے۔ اُس پر کانٹے، آنکڑے اور چوڑے گوکھرو ہیں جو نجد کے ٹیڑھے کانٹوں کی طرح ہیں جنہیں سعدان کہا جاتا ہے۔ مومن اُس کے اوپر سے آنکھ جھپکنے کی طرح، بجلی کی طرح، ہوا کی طرح، تیز رفتار گھوڑوں کی طرح اور سواریوں کی طرح گزر جائیں گے۔ چنانچہ بعض تو بخیر و عافیت گزر جائیں گے اور بعض کٹ کٹا کر بچ بچا کر جہنم میں گر جائیں گے۔ یہاں تک کہ آخری شخص گھسٹ گھسٹا کر نکلے گا۔ تم اپنا حق واضح ہونے کے بعد اتنی شدت کے ساتھ مجھ سے مطالبہ نہیں کرتے جتنی شدت کے ساتھ تمہارے لئے مومن اُس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کرینگے اور جب وہ دیکھیں گے کہ ہم نجات پا گئے تو اپنے بھائیوں کے متعلق عرض کرینگے۔ اے رب! ہمارے یہ بھائی ہمارے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ عمل کیا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ جاؤ اور جس کے دل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ تو اُسے نکال لو اور اللہ تعالیٰ اُنکی صورتوں کو آگ پر حرام کر دیگا پس وہ اُنکے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہونگے۔ چنانچہ جنکو وہ پہچانیں گے اُنہیں نکال لیں گے، پھر واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جس کے دل میں نصف دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ اُسے نکال لو۔ پس جس کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو فرمائے گا کہ جس کے دل میں ذرّے کے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ وَيُحَرِّمُ اللَّهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ فَيَأْتُونَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا ثُمَّ يَعُودُونَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ مَنْ عَرَفُوا قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي فَاقْرَءُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا فَيَشْفَعُ النَّبِيُّونَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُونَ فَيَقُولُ الْجَبَّارُ بَقِيَتْ شَفَاعَتِي فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ أَقْوَامًا قَدِ امْتُحِشُوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ بِأَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ فِي حَافَتَيْهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَدْ رَأَيْتُمُوهَا إِلَى جَانِبِ الصَّخْرَةِ إِلَى جَانِبِ الشَّجَرَةِ فَمَا كَانَ إِلَى الشَّمْسِ مِنْهَا كَانَ أَخْضَرَ وَمَا كَانَ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ كَانَ أَبْيَضَ فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ اللُّؤْلُؤُ فَيُجْعَلُ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِيمُ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمَنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْبَسُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُهِمُّوا بِذَلِكَ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَيُرِيحُنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ

برابر بھی ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو۔ چنانچہ جس کو پہچانیں گے اُسے نکال لیں گے حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ اگر تم مجھے سچا نہیں سمجھتے تو یہ آیت پڑھ لو۔ اللہ ایک ذرہ بھر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو تو اُسے دگنی کر دیتا ہے (سورۃ النساء، آیت ۴۰)۔ پھر انبیائے کرام، فرشتے اور مومن شفاعت کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اب میری شفاعت باقی رہ گئی ہے۔ چنانچہ جہنم سے ایک مٹھی بھر کر نکالے گا پس وہ ایسے لوگ نکلیں گے جو جل بھن کر کوئلہ ہو گئے ہوں گے تو وہ ایسی نہر میں ڈالے جائیں گے جو جنت کے قریب ہے۔ اُسے آبِ حیات کہتے ہیں چنانچہ وہ اس طرح تر و تازہ ہو کر نکلیں گے جیسے سیلابی جگہ سے دانے اُگتے ہیں جن کو تم نے کسی پتھر یا درخت کے پاس دیکھا ہوگا۔ پس جو اُن میں سے سورج کی طرف ہوتا ہے وہ سبز اور جو سائے میں ہوتا ہے وہ سفید رہتا ہے۔ گویا وہ چمکتے ہوئے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ پھر اُن کی گردنوں میں مہریں لگا دی جائیں گی تو وہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پس اہل جنت کہیں گے کہ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے آزاد کیا ہے بغیر کسی عمل کے اور بغیر کوئی نیکی آگے بھیجے۔ پس اُن سے کہا جائے گا کہ تمہارے لیے یہ ہے جو تم نے دیکھا اور اسی کے برابر اور۔ قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ قیامت کے روز مومن روک لیے جائیں گے تو اس کے باعث وہ غمگین ہوں گے تو کہیں گے کہ ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرنے والا تلاش کریں تاکہ وہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائے۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ آپ وہ حضرت آدم ہیں جو تمام انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا اور اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے سجدہ کروایا اور آپ کو ہر ایک چیز کا نام سکھایا تو آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں کہ ہمیں اس جگہ سے نجات دلائیں۔ وہ فرمائیں گے کہ میں تمہارے اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ پھر اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے سرزد ہوئی ہوگی کہ اُس درخت سے کھا بیٹھے جس سے اُنہیں منع فرمایا گیا تھا۔ بلکہ تم حضرت نوح کے پاس جاؤ کہ وہ پہلے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کے لیے مبعوث فرمایا۔ پس وہ حضرت نوح کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں ہو سکے گا اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو اُن سے ہوئی ہوگی کہ اپنے رب سے بغیر علم کے سوال کر بیٹھے۔ بلکہ تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا اور اپنے تین ایسے کلمات کا ذکر کریں گے جو بظاہر واقعات کے مطابق نہ تھے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أبو الناس خلقك الله بيده وأسكنك جنته وأسجد لك ملائكته وعلمك أسماء كل شيء لتشفع لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا قال فيقول لست هناكم قال ويذكر خطيئته التي أصاب أكله من الشجرة وقد نهي عنها ولكن ائتوا نوحا أول نبي بعثه الله إلى أهل الأرض فيأتون نوحا فيقول لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب سؤاله ربه بغير علم ولكن ائتوا إبراهيم خليل الرحمن قال فيأتون إبراهيم فيقول إني لست هناكم ويذكر ثلاث كلمات كذبهن ولكن ائتوا موسى عبدا آتاه الله التوراة وكلمه وقربه نجيا قال فيأتون موسى فيقول إني لست هناكم ويذكر خطيئته التي أصاب قتله النفس ولكن ائتوا عيسى عبد الله ورسوله وروح الله وكلمته قال فيأتون عيسى فيقول لست هناكم ولكن ائتوا محمدا صلى الله عليه وسلم عبدا غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فيأتوني فأستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فإذا رأيته وقعت ساجدا فيدعني ما شاء الله أن يدعني فيقول ارفع محمد وقل يسمع واشفع تشفع وسل تعط قال فأرفع رأسي فأثني على ربي بثناء وتحميد يعلمنيه فيحد لي حدا فأخرج فأدخلهم الجنة قال قتادة وسمعته أيضا يقول فأخرج فأخرجهم من النار وأدخلهم الجنة ثم أعود فأستأذن على ربي في داره فيؤذن لي عليه فإذا رأيته وقعت ساجدا

بلکہ تم حضرت موسیٰ کے پاس جاؤ کہ وہ ایسے بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے توریت دی اور کلام فرمایا اور اپنا خاص قرب مرحمت فرمایا چنانچہ وہ حضرت موسیٰؑ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تمہاری یہ بگڑی مجھ سے نہیں بنائے جائے گی اور اپنی ایک لغزش کا ذکر کریں گے جو ان سے سرزد ہوئی ہوگی کہ ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا بلکہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح اور اس کا ایک کلمہ ہیں، چنانچہ وہ حضرت عیسیٰ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے کہ تمہارا یہ مقصد میرے ذریعے پورا نہیں ہوگا بلکہ تم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایسے بندے ہیں کہ جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے تھے۔ پس وہ میرے پاس آئیں گے۔ پس میں اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت مل جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدے میں گر جاؤں گا۔ پس وہ مجھے جب تک چاہے گا سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ، کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پس میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر میں دوبارہ اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت عطا فرما دی جائے گی۔ جب میں اسے دیکھوں گا تو اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا مجھے سجدے میں رکھے گا۔ پھر فرمائے گا کہ اے محمد! سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنے رب کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی۔ پس میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے ان سے سنا کہ پھر میں نکالوں گا تو میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کروں گا۔ پھر میں تیسری مرتبہ لوٹوں گا اور اپنے رب سے اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت طلب کروں گا۔ پس مجھے اجازت دے دی جائے گی۔ چنانچہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ الثَّالِثَةَ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فِي دَارِهِ فَيُؤْذَنُ لِي عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَدَعَنِي ثُمَّ يَقُولُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ يُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأُثْنِي عَلَى رَبِّي بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ قَالَ ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا فَأَخْرُجُ فَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ قَالَ قَتَادَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فَأَخْرُجُ فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقَى فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ قَالَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا قَالَ هٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي وُعِدَهُ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جب میں اُسے دیکھوں گا تو اُس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو مجھے اللہ تعالےٰ سجدے ہی میں رکھے گا جب تک وہ چاہے گا، پھر فرمائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سُنی جائے گی۔ شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا۔ پس میں اپنا سر اٹھا کر اللہ تعالےٰ کی ایسی حمد و ثنا بیان کروں گا جو مجھے سکھائی جائے گی۔ پھر میں شفاعت کروں گا تو میرے لئے ایک حد مقرر فرما دی جائے گی تو میں لوگوں کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس (رضی اللہ تعالےٰ عنہ) کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نکالوں گا تو انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جن کو قرآن کریم نے روک رکھا ہو گا یعنی جن کا ہمیشہ جہنم میں رہنا واجب ہو گا۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی "قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری تعریف کریں" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۷۹) یہ وہ مقام ہے جس کا اللہ تعالےٰ نے تمہارے نبی سے وعدہ فرمایا ہوا ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔

۲۲۸۹ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي عَمِّي حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ وَقَالَ لَهُمُ اصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنِّي عَلَى الْحَوْضِ.

ابن شہاب نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور انہیں ایک خیمے میں جمع کر کے فرمایا کہ صبر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جا کر ملو کیونکہ میں تمہیں حوض پر ملوں گا۔

۲۲۹۰ - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

طاؤس نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے :— اے اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ خَاصَمْتُ وَبِكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَأَسْرَرْتُ وَأَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ وَأَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ قَيَّامٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقَيُّومُ الْقَائِمُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَأَ عُمَرُ الْقَيَّامُ وَكِلَاهُمَا مَدْحٌ.

ہمارے رب! سب تعریفیں تیرے لئے ہیں، تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے، سب کا رب ہے۔ تو سچا ہے، تیری بات سچی ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے تیرا دیدار حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکادی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری مدد کے ساتھ جھگڑا اور تیرے حکم سے میں نے فیصلہ کیا، پس جو میں نے پہلے کیا، بعد میں کروں، چھپا کر کیا یا علانیہ کیا اسے معاف فرمائے جو کہ تو مجھ سے بہتر جانتا ہے، نہیں ہے کوئی معبود مگر تو۔ ابوالزبیر نے طاؤس سے جو روایت کی اس میں قیّم کی جگہ قیّام ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ ہر چیز کو قائم رکھنے والے کو القیوم کہتے ہیں حضرت عمر نے القیّام پڑھا ہے اور دونوں لفظ ہی تعریف میں ہیں۔

۲۲۹۱- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا سَيُكَلِّمُهُ رَبُّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تُرْجُمَانٌ وَلَا حِجَابٌ يَحْجُبُهُ.

خیثمہ نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے گفتگو کرے گا جبکہ اس کے اور خدا کے درمیان میں کوئی ترجمان یا پردہ حائل نہیں ہوگا۔

۲۲۹۲- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ.

ابوبکر بن عبداللہ بن قیس نے اپنے والد ماجد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو جنتیں چاندی کی ہیں اور ان کے برتن اور ان کی ہر ایک چیز بھی جبکہ دو جنتیں سونے کی ہیں۔ ان کے برتن اور جو کچھ ان کے اندر ہے وہ بھی سونے کا ہے۔ ان لوگوں کے اور ان کے رب کے درمیان جنت عدن میں کبریائی کی چادر کے سوا اور کچھ نہ ہوگا جو اس کے چہرے پر ہوگی۔

۲۲۹۳- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

ابو وائل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حدثنا عبد الملك بن أعين وجامع بن أبي راشد عن أبي وائل عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقتطع مال امرئ مسلم بيمين كاذبة لقي الله وهو عليه غضبان قال عبد الله ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم مصداقه من كتاب الله جل ذكره إن الذين يشترون بعهد الله وأيمانهم ثمنا قليلا أولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله الآية.

سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے کسی مسلمان کا مال جھوٹی قسم کے ذریعے ہضم لیا تو اللہ تعالےٰ سے وہ اس حالت میں ملے گا کہ اس پر وہ غضبناک ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنے فرمان کی تائید میں قرآن مجید سے یہ آیت پڑھی۔ وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ ان سے بات نہیں کرے گا۔ (سورۂ آل عمران آیت ۷۷)

۲۲۹۴ - حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا سفين عن عمرو عن أبي صالح عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر إليهم رجل حلف على سلعة لقد أعطي بها أكثر مما أعطي وهو كاذب ورجل حلف على يمين كاذبة بعد العصر ليقتطع بها مال امرئ مسلم ورجل منع فضل ماء فيقول الله يوم القيمة اليوم أمنعك فضلي كما منعت فضل ما لم تعمل يداك.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا۔ ایک وہ آدمی جو اپنے سامان کے بارے میں قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی جو تم نے دی ہے اور ہو وہ جھوٹا۔ دوسرا وہ جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ کسی مسلمان کا مال ہڑپ کر سکے اور تیسرا وہ آدمی جو زائد پانی کو روک رکھے۔ پس اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس سے فرمائے گا کہ آج میں تجھ سے اپنے فضل کو روکتا ہوں جیسے تو نے زائد از ضرورت چیز کو روکا جو تیرے ہاتھوں کی بنائی ہوئی نہ تھی۔

۲۲۹۵ - حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبد الوهاب حدثنا أيوب عن محمد عن ابن أبي بكرة عن أبي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق الله السموت والأرض السنة اثنا عشر شهرا منها أربعة حرم ثلث متواليات ذو القعدة وذو الحجة والمحرم ورجب مضر الذي بين جمادى وشعبان أي شهر هذا قلنا الله ورسوله أعلم فسكت حتى ظننا أنه سيسميه بغير اسمه قال أليس ذا الحجة قلنا بلى قال أي بلد هذا

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اسی وقت سے زمانہ اسی حالت پر گھوم رہا ہے کہ سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں کہ ان میں سے چار حرمت والے ہیں یعنی تین متواتر ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم جبکہ مضر کا رجب ہے جو جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے بتاؤ یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے اور ہم یہ سمجھے کہ آپ اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا شہر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَّاَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ اَلَا فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُبَلِّغُهٗ اَنْ يَكُوْنَ اَوْعٰى مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ فَكَانَ مُحَمَّدٌ اِذَا ذَكَرَهٗ قَالَ صَدَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ.

ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم سمجھنے لگے کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کہ کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ یہ کونسا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ پس آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ عنقریب اس کا کوئی اور نام ارشاد فرمائیں گے۔ فرمایا کیا یہ عید الاضحیٰ کا دن نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کہ کیوں نہیں۔ فرمایا کہ تمہارے خون اور تمہارے مال۔ محمد بن سیرین کا بیان ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی، اس شہر میں اس مہینے کے اندر حرمت ہے اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھے گا۔ خبردار! میرے بعد گمراہی کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگو۔ چاہئے کہ حاضرین اس پیغام کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں۔ ممکن ہے جس تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہو۔ محمد بن سیرین جب اسے بیان کرتے تو کہتے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا۔ پھر فرمایا کیا میں نے یہ پیغام تمہارے تک پہنچا دیا، کیا میں نے پہنچا دیا؟

بَابٌ ۱۳۵۶ مَا جَاءَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ.

ارشاد ربانی ہے: ــــــ اللہ کی رحمت نیکی کرنے والوں سے قریب ہے۔

۲۲۹۶۔ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ اِسْمَاعِيْلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِبَعْضِ بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اَنْ يَّاْتِيَهَا فَاَرْسَلَ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ فَاَقْسَمَتْ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهٗ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَّاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَلَمَّا دَخَلْنَا نَاوَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

ابو عثمان کا بیان ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا لڑکا قریب المرگ تھا تو اس نے آپ کو بلانے کے لئے پیغام بھیجا۔ آپ نے یہ کہہ بھیجا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ جو اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر ایک کی ایک مدت مقرر ہے، لہٰذا صبر سے کام لو اور ثواب کی اُمید رکھو۔ اس نے آپ کی طرف دوبارہ پیغام بھیجا اور قسم دی۔ پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابی بن کعب اور حضرت عبادہ بن صامت بھی گئے تھے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّبِیُّ وَنَفْسُہٗ تَقَلْقَلُ فِیْ صَدْرِہٖ حَسِبْتُہٗ قَالَ کَاَنَّھَا شَنَّۃٌ فَبَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ اَتَبْکِیْ فَقَالَ اِنَّمَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مِنْ عِبَادِہِ الرُّحَمَآءَ۔

۲۲۹۷۔ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرٰھِیْمَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ کَیْسَانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اخْتَصَمَتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ اِلٰی رَبِّھِمَا فَقَالَتِ الْجَنَّۃُ یَا رَبِّ مَا لَھَا لَا یَدْخُلُھَا اِلَّا ضُعَفَآءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَقَالَتِ النَّارُ یَعْنِیْ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اَنْتِ رَحْمَتِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِیْ اُصِیْبُ بِکِ مَنْ اَشَآءُ وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْکُمَا مِلْؤُھَا قَالَ فَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَّاِنَّہٗ یُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ یَّشَآءُ فَیُلْقَوْنَ فِیْھَا فَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ثَلٰثًا حَتّٰی یَضَعَ فِیْھَا قَدَمَہٗ فَتَمْتَلِئُ وَیُرَدُّ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ وَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ

۲۲۹۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیُصِیْبَنَّ اَقْوَامًا سَفْعٌ مِّنَ النَّارِ بِذُنُوْبٍ اَصَابُوْھَا عُقُوْبَۃً ثُمَّ یُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ بِفَضْلِ رَحْمَتِہٖ یُقَالُ لَھُمُ الْجَھَنَّمِیُّوْنَ وَقَالَ ھَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَۃُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۲۵۷ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا

بچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دے دیا گیا اور اس کا سانس سینے میں پھڑ پھڑا رہا تھا میرا خیال ہے یہ فرمایا کہ جیسے پرانی مشک اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رونے لگے تو حضرت سعد بن عبادہ نے کہا کہ کیا آپ روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رحم دل بندوں پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے اپنے پروردگار کی بارگاہ جھگڑا کیا۔ جنت نے کہا کہ اے رب! مجھے کیا ہوا کہ میرے اندر کمزور اور گرے ہوئے لوگ ہی داخل ہوں گے اور جہنم نے کہا کہ مجھے تکبر کرنے والوں کے لئے ہی مخصوص کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت سے فرمائے گا کہ تو میری رحمت ہے اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو میرا عذاب ہے کہ تیرے ذریعے جس کو چاہوں عذاب دوں گا اور تم دونوں میں سے ہر ایک کو بھر دیا جائے گا۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور دوزخ کے لیے جس کو چاہے پیدا فرمائے گا تو وہ اس میں ڈالے جائیں گے جہنم کہے گی کہ مزید اور ہیں؟ تین مرتبہ کہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر اپنا قدم رکھے گا تو وہ بھر جائے گی اور اس کے بعض حصے دوسرے بعض سے مل جائیں گے تو پھر وہ کہے گی۔ بس، بس، بس۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کچھ لوگ اپنے کئے ہوئے گناہوں کے باعث جہنم میں عذاب پاتے ہوئے جھلس جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے فضل سے انہیں جنت میں داخل کر دے گا تو جنتی انہیں اہل جہنم کہیں گے ——— ہمام قتادہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

ارشاد ربانی ہے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو ٹلنے سے روکا ہوا ہے۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۷۲۹۹ - حدثنا موسى حدثنا ابو عوانة عن الاعمش عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله قال جاء حبر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد ان الله يضع السماء على اصبع والارض على اصبع والجبال على اصبع والشجر والانهر على اصبع وسائر الخلق على اصبع ثم يقول بيده انا الملك فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وما قدروا الله حق قدره۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ ایک یہودی عالم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا۔ اے محمد! اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر، زمین کو ایک انگلی پر، پہاڑوں کو ایک انگلی پر، درختوں اور دریاؤں کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھے گا۔ پھر اپنے ہاتھ سے فرمائے گا۔ کہ بادشاہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور فرمایا۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔ (سورہ الزمر، آیت ۶۷)

باب ۱۲۵۸ ما جاء في تخليق السموات والارض وغيرها من الخلائق وهو فعل الرب تبارك وتعالى وامره فالرب بصفاته وفعله وامره وهو الخالق هو المكون غير مخلوق وما كان بفعله وامره وتخليقه وتكوينه فهو مفعول مخلوق مكون

آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے بارے میں۔

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی ہے اور یہ اس کا فعل وامر ہے پس وہ رب اپنی صفات، فعل اور امر کے ساتھ بنانے والا اور غیر مخلوق ہے اور جو اس کے فعل، امر، پیدا کرنے اور بنانے سے معرض وجود میں آئے وہ مفعول، مخلوق اور بنایا ہوا ہے۔

۷۳۰۰ - حدثنا سعيد ابن ابي مريم حدثنا محمد بن جعفر اخبرني شريك بن عبد الله بن ابي نمر عن كريب عن ابن عباس قال بت في بيت ميمونة ليلة والنبي صلى الله عليه وسلم عندها لانظر كيف صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فتحدث رسول الله صلى الله عليه وسلم مع اهله ساعة ثم رقد فلما كان ثلث الليل الاخر او بعضه قعد فنظر الى السماء فقرا ان في خلق السموات والارض الى قوله لاولي الالباب ثم قام فتوضا واستن ثم صلى احدى عشرة ركعة ثم اذن بلال بالصلوة فصلى ركعتين ثم خرج فصلى للناس الصبح۔

کریب کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تھے میں نے سوچا کہ دیکھوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کو) کس طرح نماز پڑھتے ہیں چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اپنی زوجہ مطہرہ سے باتیں کیں، پھر سو گئے جب رات کا تہائی یا کچھ حصہ باقی رہا تو آپ نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر یہ آیت پڑھی۔ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں ...... (سورہ آل عمران آیت ۱۹۰) پھر کھڑے ہوئے، وضو کیا مسواک کی اور گیارہ رکعت نماز پڑھی۔ پھر حضرت بلال نے نماز کے لئے اذان پڑھ دی تو آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، پھر باہر نکلے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

باب ۱۲۵۹ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ .

۲۳۰۱ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللّٰهُ الْخَلْقَ كَتَبَ عِنْدَهُ فَوْقَ عَرْشِهِ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ غَضَبِي .

۲۳۰۲ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ أَنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَلَكُ فَيُؤْذَنُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ فَيَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُ النَّارَ وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا .

۲۳۰۳ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا جِبْرِيلُ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا فَنَزَلَتْ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَ هٰذَا كَانَ الْجَوَابَ لِمُحَمَّدٍ

بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لئے۔

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اپنے پاس عرش کے اوپر لکھا کہ بیشک میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو صادق و مصدوق ہیں فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کا نطفہ اس کی والدہ کے پیٹ میں چالیس دن تک رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دن وہ جما ہوا خون رہتا ہے۔ پھر اتنے ہی دنوں تک وہ گوشت کی بوٹی کی صورت میں رہتا ہے۔ پھر اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے تو اسے چار باتوں کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ اس کا رزق، موت، عمل اور بدبخت ہے یا نیک بخت، یہ لکھ دیتا ہے۔ پھر اس کے اندر روح پھونکی جاتی ہے۔ پس تم میں سے کوئی اہل جنت جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے تو اس پر لکھا ہوا غالب آتا ہے اور وہ اہل جہنم جیسے کام کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے اور کوئی تم میں سے اہل جہنم جیسے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف گز بھر فاصلہ رہ جاتا ہے لیکن اس پر لکھا ہوا غالب آ جاتا ہے اور وہ اہل جنت جیسے عمل کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جبرئیل! جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کون روکتا ہے؟ پس یہ آیت نازل ہوئی:۔ اور جبرئیل نے محبوب سے عرض کی کہ ہم فرشتے نہیں اترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے۔ اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے.... (سورہ مریم، آیت ۶۴) راوی کا بیان ہے کہ یہ محمد مصطفیٰ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کو جواب دیا گیا ہے۔

۲۳۰۴۔ حَدَّثَنَا يَحْيٰى حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَرْثٍ بِالْمَدِيْنَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيْبٍ فَمَرَّ بِقَوْمٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ عَنِ الرُّوْحِ فَسَاَلُوْهُ فَقَامَ مُتَوَكِّئًا عَلٰى عَسِيْبٍ وَاَنَا خَلْفَهٗ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يُوْحٰى اِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَدْ قُلْنَا لَكُمْ لَا تَسْاَلُوْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کا بیان ہے کہ میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک کھجور کی لکڑی کا سہارا لے رہے تھے بس یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے آپ کا گزر ہوا تو ان میں سے بعض ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو جبکہ دوسرے بعض نے کہا کہ ان سے روح کے بارے میں نہ پوچھو۔ پس انہوں نے سوال کر ہی دیا اور آپ اس وقت لکڑی پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور میں آپ کے پیچھے تھا بس میں جان گیا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ کہ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۵) چنانچہ دوسرے بعض ان سے کہنے لگے کہ کیا ہم نے

۲۳۰۵۔ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَاتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور نہیں نکالا ہو اس کو مگر اللہ کی راہ میں جہاد نے اور اس کے کلمات کی تصدیق نے تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے یا اسے اس کے اسی گھر واپس پہنچائے جس سے وہ راہ خدا میں نکلا تھا نیز اجر اور مال غنیمت ساتھ لئے ہوئے۔

۲۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَاَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ابووائل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ ایک آدمی اسلام کی طرفداری میں لڑتا ہے دوسرا اپنی بہادری دکھانے کے لئے اور تیسرا محض دکھاوے کے لئے لڑتا ہے پس ان میں سے اللہ کی راہ میں لڑنے والا کون ہے؟ فرمایا کہ جو اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لئے لڑتا ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑنے والا ہے۔

باب ۱۲۶۰ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّمَا قَوْلُنَا لِشَيْءٍ

ارشاد خداوندی۔ بیشک ہمارا کسی چیز سے فرمانا۔

۲۳۰۷۔ حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

قیس بن ابوحازم کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کا ایک گروہ لوگوں پر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي قَوْمٌ ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ.

۲۳۰۸ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ سَمِعْتُ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ وَهُمْ بِالشَّامِ.

۲۳۰۹ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ.

۲۳۱۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ حَرْثِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَرْنَا عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ أَنْ يَجِيءَ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقَالَ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي

ہمیشہ غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت کا روز) آ جائے گا۔

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ ان کا مخالف، یہاں تک کہ قیامت آ جائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے ___ مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

نافع بن جبیر رضی اللہ تعالے عنہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسیلمہ کے پاس کھڑے ہوئے جبکہ وہ اپنے اصحاب میں تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اگر تو مجھ سے یہ ٹکڑا (لکڑی کا) مانگے تو نہیں دوں گا اور تو زیادتی نہیں کرے گا مگر اللہ تیرے متعلق حکم جاری کرے گا اور اگر تو نے اسلام سے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کر دے گا۔

علقمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن مسعود نے فرمایا۔ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ایک لکڑی کا سہارا لے رہے تھے جو آپ کے پاس تھی۔ ہم یہودیوں کے کچھ افراد کے پاس سے گزرے تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان سے روح کے بارے میں پوچھو۔ بعض کہنے لگے کہ نہ پوچھو کہیں ایسا جواب دیں جو تمہیں ناپسند ہو۔ بعض نے کہا کہ ہم تو ان سے ضرور پوچھیں گے۔ پس ان میں سے ایک آدمی آپ کے سامنے آ کھڑا ہوا اور کہا۔ اے ابو القاسم! روح کیا چیز ہے؟ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے تو میں جان گیا کہ آپ پر وحی ہو رہی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "اور تم سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرما دو کہ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا قَالَ الْاَعْمَشُ هٰكَذَا فِيْ قِرَاءَتِنَا.

بَابُ ۱۲۶۱ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا وَاَنَّ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ يَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ.

۲۲۱۱ ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهٖ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ.

بَابُ ۱۲۶۲ فِي الْمَشِيْئَةِ وَالْاِرَادَةِ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَيْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ نَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ طَالِبٍ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ.

۲۲۱۲ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہیں ملا مگر تھوڑا" (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۸۵) اعمش نے کہا کہ ہماری قراءت میں اسی طرح ہے۔

خدا کے کلمے بیان نہیں ہو سکتے: تم فرما دو کہ اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لئے سیاہی ہو جائے تو ضرور سمندر ختم ہو جائے گا اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی اگرچہ ہم ویسا ہی اور اس کی مدد کو لے آئیں (سورۃ الکہف آیت ۱۰۹) نیز فرمایا "اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں سب قلمیں بن جائیں اور سمندر اس کی سیاہی ہو اس کے پیچھے سات سمندر اور تو اللہ کی باتیں ختم نہ ہوں گی (سورۃ لقمان آیت ۲۷) نیز فرمایا "بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء ہوا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں سن لو کہ اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا (سورۃ الاعراف، آیت ۵۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور نہیں نکالتی اسے کوئی چیز مگر راہِ خدا کا جہاد اور اس کے کلمے کی تصدیق تو اللہ تعالیٰ ضامن ہے کہ اسے جنت میں داخل کرے یا اجر اور مال غنیمت دے کر اسے اس کے گھر کی طرف لوٹائے۔

خدا کی مشیت اور ارادہ: ارشادِ باری ہے "اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ" (سورۃ التکویر آیت ۲۹) نیز فرمایا "تو جسے چاہے سلطنت دے" (سورۃ آل عمران آیت ۲۶) نیز فرمایا "اور ہرگز کسی بات کو نہ کہنا کہ میں کل یہ کروں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے (سورۃ الکہف آیت ۲۳، ۲۴) نیز فرمایا۔ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو، ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے (سورۃ القصص آیت ۵۶) سعید بن مسیب نے اپنے والد ماجد سے نقل کیا ہے کہ یہ آیت ابو طالب کے بارے میں نازل ہوئی۔ نیز "اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور دشواری نہیں چاہتا" (سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عن عبد العزيز عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دعوتم الله فاعزموا في الدعاء ولا يقولن أحدكم إن شئت فأعطني فإن الله لا مستكره له .

۲۳۱۳ - حدثنا أبو اليمان أخبرنا شعيب عن الزهري وحدثنا إسمعيل حدثني أخي عبد الحميد عن سليمان عن محمد بن أبي عتيق عن ابن شهاب عن علي بن حسين أن حسين بن علي عليهما السلام أخبره أن علي بن أبي طالب أخبره أن رسول الله صلى الله عليه وسلم طرقه وفاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فقال لهم ألا تصلون قال علي فقلت يا رسول الله إنما أنفسنا بيد الله فإذا شاء أن يبعثنا بعثنا فانصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قلت ذلك ولم يرجع إلي شيئا ثم سمعته وهو مدبر يضرب فخذه ويقول وكان الإنسان أكثر شيء جدلا .

۲۳۱۴ - حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح حدثنا هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل المؤمن كمثل خامة الزرع يفيء ورقه من حيث أتتها الريح تكفئها فإذا سكنت اعتدلت وكذلك المؤمن يكفأ بالبلاء ومثل الكافر كمثل الأرزة صماء معتدلة حتى يقصمها الله إذا شاء .

۲۳۱۵ - حدثنا الحكم بن نافع أخبرنا شعيب عن الزهري أخبرني سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو قائم على المنبر إنما

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ جب تم اللہ تعالے سے دعا کرو تو عزم کے ساتھ کرو اور تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے تو عطا فرمائے کیونکہ اللہ تعالے پر کوئی جبر کرنے والا نہیں ہے ۔

حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ انہیں حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے اور فاطمہ بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں عرض گزار ہوا :- یا رسول اللہ! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں ، جب وہ چاہے ہمیں اُٹھا دیتا ہے ۔ تو ہم اٹھ بیٹھتے ہیں ۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا ۔ پھر میں نے سنا جبکہ آپ پیٹھ پھیر کر جا رہے تھے کہ اپنی ران پر ہاتھ مار کر فرماتے ہیں کہ :- " اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے ۔" (سورہ الکہف ، آیت ۵۴)

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی مثال کھیتی کے نرم پودوں جیسی ہے کہ جب ہوا لگتی ہے تو اس کے پتوں کو ایک طرف جھکا دیتی ہے اور جب بند ہو جاتی ہے تو سیدھے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ اسی طرح مومن بلاؤں کے باوجود محفوظ رکھا جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے سخت اور سیدھے درخت جیسی ہے جسے جب اللہ تعالیٰ چاہتا ہے تو جڑ سے اکھاڑ پھینکتا ہے ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا جبکہ آپ منبر پر کھڑے تھے کہ پہلی امتوں کے مقابلے میں تمہاری زندگی ایسی ہے جیسے نماز عصر سے غروب

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتَّى صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ قَالَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ أَقَلُّ عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لَا فَقَالَ فَذَلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

آفتاب تک کا وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے دوپہر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے۔ پس انہیں ایک ایک قیراط دیا گیا۔ پھر انجیل والوں کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک اس پر عمل کیا اور تھک گئے پس انہیں بھی ایک ایک قیراط دیا گیا پھر تمہیں قرآن مجید عطا فرمایا گیا اور تم نے غروب آفتاب تک اس کے مطابق عمل کیا۔ پس تمہیں دو دو قیراط دے گئے۔ چنانچہ اہل توریت نے کہا کہ اے ہمارے رب! انہوں نے کام تو بہت تھوڑا کیا اور مزدوری بہت زیادہ پائی۔ فرمایا گیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کوئی کمی کی ہے۔ عرض گزار ہوئے کہ نہیں فرمایا تو یہ میرا فضل ہے کہ جس کو چاہوں دیتا ہوں۔

۲۲۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْمُسْنَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللَّهُ فَذَلِكَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

ابو ادریس کا بیان ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تو آپ نے فرمایا کہ میں اس بات پر تمہاری بیعت لیتا ہوں۔ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے اپنے دل سے بات بنا کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے اور نیک کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ جو تم میں یہ عہد پورا کرے گا اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان میں سے کوئی برائی کر بیٹھے پھر اس پر دنیا میں پکڑا جائے تو وہ اس کے لئے کفارہ اور پاکی ہے اور جس کی اللہ تعالیٰ پردہ پوشی فرمائے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کہ چاہے اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف فرما دے۔

۲۲۱۷ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً فَقَالَ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں انہوں نے فرمایا کہ آج رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا تو ان میں سے ہر ایک حاملہ ہو کر ایک ایک شہسوار جنے گی جو اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے۔ پس وہ اپنی بیویوں کے پاس گئے اور ان

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَطَافَ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَّلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنٰى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِّنْهُنَّ فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُّقَاتِلُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

میں سے کسی نے بھی بچہ نہ جنا سوائے ایک کے جس نے نامکمل بچہ جنا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت سلیمان اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تعالیٰ کہہ لیتے تو ان کی ہر بیوی ضرور حاملہ ہوتی اور لڑکا جنتی تاکہ وہ سارے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

۲۳۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى أَعْرَابِيٍّ يَّعُوْدُهٗ فَقَالَ لَا بَأْسَ عَلَيْكَ طَهُوْرٌ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ قَالَ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ طَهُوْرٌ بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعَمْ إِذَنْ

عکرمہ نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا۔ گھبرانے کی بات نہیں تمہارے گناہوں سے پاکی ہو رہی ہے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ راوی کا بیان ہے کہ اعرابی نے کہا:۔ گناہوں سے پاکی؟ بلکہ یہ تو بوڑھے آدمی پر تنا زور دکھا رہا ہے کہ اسے قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا تو ایسا ہی ہو جائے گا۔

۲۳۱۹۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْهِ حِيْنَ نَامُوْا عَنِ الصَّلٰوةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِيْنَ شَآءَ وَرَدَّهَا حِيْنَ شَآءَ فَقَضَوْا حَوَائِجَهُمْ وَتَوَضَّئُوْا إِلٰى أَنْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَضَّتْ فَقَامَ فَصَلّٰى۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے جبکہ سب کی نماز فجر قضا ہو گئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک جب چاہتا ہے اللہ تعالیٰ تمہاری روحوں کو قبض فرما لیتا ہے اور جب چاہتا ہے انہیں لوٹا دیتا ہے پھر جب لوگ اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو گئے تو وضو کئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر سفید ہو گیا تو آپ نے کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔

۲۳۲۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ وَالْأَعْرَجِ وَحَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ حَدَّثَنِيْ أَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ عَتِيْقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فِيْ قَسَمٍ يُقْسِمُ بِهٖ فَقَالَ الْيَهُوْدِيُّ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوْسٰى عَلَى الْعٰلَمِيْنَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهٗ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ الْيَهُوْدِيَّ فَذَهَبَ

یحییٰ بن قزعہ، ابراہیم، ابن شہاب، ابوسلمہ اور اعرج سے روایت کرتے ہیں —— اسمٰعیل ان کے بھائی، سلیمان، محمد ابوعتیق، ابن شہاب، ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سعید بن مسیب کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا:۔ ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان تو تو میں میں ہو گئی۔ پس مسلمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں سے ممتاز کیا اور قسم ہے اس کی جس کی قسم کھائی جاتی ہے۔ یہودی نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں سے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کو طمانچہ مار دیا۔ پس وہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الیهودی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره بالذی کان من امره وامر المسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون یوم القیمة فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی الله ۔

٢٢٢١۔ حدثنا اسحٰق بن ابی عیسٰی اخبرنا یزید بن هارون اخبرنا شعبة عن قتادة عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة یاتیها الدجال فیجد الملٰئکة یحرسونها فلا یقربها الدجال ولا الطاعون ان شاء الله ۔

٢٢٢٢۔ حدثنا ابو الیمان اخبرنا شعیب عن الزهری حدثنی ابو سلمة بن عبد الرحمٰن ان ابا هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لکل نبی دعوة فارید ان شاء الله ان اختبی دعوتی شفاعة لامتی یوم القیمة ۔

٢٢٢٣۔ حدثنا یسرة بن صفوان ابن جمیل اللخمی حدثنا ابراهیم بن سعد عن الزهری عن سعید بن المسیب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بینا انا نائم رایتنی علی قلیب فنزعت ماشاء الله ان انزع ثم اخذها ابن ابی قحافة فنزع ذنوبا او ذنوبین وفی نزعه ضعف والله یغفر له ثم اخذها عمر فاستحالت غربا فلم ار عبقریا من الناس یفری فریه حتی ضرب الناس حوله بعطن ۔

٢٢٢٤۔ حدثنا محمد ابن العلاء حدثنا

یہودی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا اور آپ کو بتایا کہ اس مسلمان نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے حضرت موسیٰ پر ترجیح نہ دو کیونکہ لوگ جب قیامت میں بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کا ایک کونہ پکڑے ہوئے ہوں گے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ بیہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا ایسے تھے جن کو اللہ نے مستثنےٰ فرما دیا۔

قتادہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ دجال میرے مدینہ منورہ کی طرف آئے گا تو فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ پس ان شاء اللہ تعالےٰ دجال اور طاعون اس کے نزدیک نہیں آنے پائیں گے۔

ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہر نبی کی ایک مقبول دعا ہوتی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ اپنی دعا کو محفوظ رکھ چھوڑوں تاکہ قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کروں۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ اپنے آپ کو ایک کنوئیں پر دیکھا۔ پس جتنا اللہ تعالےٰ نے چاہا اتنا میں نے اس سے پانی کھینچا۔ پھر وہ مجھ سے ابن ابو قحافہ نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے پانی نکالنے میں کمزوری تھی، اللہ تعالےٰ انہیں معاف فرمائے۔ پھر اسے عمر نے لے لیا تو وہ چرس بن گیا۔ چنانچہ میں نے لوگوں میں سے کوئی جوانمرد نہیں دیکھا جو اس طرح نکالتا ہو، یہاں تک کہ لوگ اپنے مویشیوں کو پانی پلا کر باندھنے کی جگہ لے گئے۔

ابو بردہ کا بیان ہے کہ ان کے والد ماجد حضرت ابو موسیٰ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ وَرُبَّمَا قَالَ جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ صَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

۲۳۲۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ ارْزُقْنِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ مَسْأَلَتَهُ إِنَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

۲۳۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌو حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ ابْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِي صَاحِبِ مُوسَى أَهُوَ خَضِرٌ فَمَرَّ بِهِمَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنِّي تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هٰذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ شَأْنَهُ قَالَ نَعَمْ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا مُوسَى فِي مَلَإٍ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ فَقَالَ مُوسَى لَا فَأُوحِيَ إِلَى مُوسَى بَلَى عَبْدُنَا خَضِرٌ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا فَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَكَانَ مُوسَى يَتْبَعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ فَتَى

اشعری نے فرمایا: نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی سائل آتا اور کبھی فرماتے کہ جب کوئی سائل آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا یا کوئی ضرورت مند آتا تو فرماتے کہ سفارش کرو کیونکہ تمہیں اجر ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی زبان پر جو چاہے جاری کرے گا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما۔ اگر تو چاہے تو مجھے روزی عطا فرما، بلکہ اس سے عزم کے ساتھ سوال کرے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اس پر جبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ اور حر بن قیس بن حصن فزاری اس بات میں اختلاف کر رہے تھے کہ کیا حضرت موسیٰ کے صاحب حضرت خضر تھے۔ پس ان کے پاس سے حضرت ابی بن کعب انصاری گزرے تو حضرت ابن عباس نے انہیں بلا کر کہا کہ میرا اور ان کا حضرت موسیٰ کے ساتھی کے بارے میں اختلاف ہے جس کے پاس جانے کا انہوں نے راستہ پوچھا تھا تو کیا آپ نے ان کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ فرمایا کہ ہاں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا کیا آپ کے علم میں کوئی ایسا بھی آدمی ہے جو آپ سے زیادہ علم والا ہو؟ انہوں نے کہا کہ نہیں پس حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی گئی کہ کیوں نہیں، ہمارا بندہ خضر ایسا ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ان سے ملنے کے لئے راستہ پوچھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مچھلی کو نشانی بنا دیا اور ان سے فرمایا کہ جب تم مچھلی کو گم کر دو تو واپس ہو جانا کیونکہ وہیں تم اس سے مل سکو گے۔ پس حضرت موسیٰ سمندر میں مچھلی کے نشان کو دیکھتے ہوئے لوٹے۔ پس حضرت

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مُوْسٰی یٰمُوْسٰی اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِیْ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِھِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا وَکَانَ مِنْ شَانِہِمَا مَا قَصَّ اللّٰہُ۔

۲۳۲۷۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَھْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِہَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بِخَیْفِ بَنِیْ کِنَانَۃَ حَیْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَی الْکُفْرِ یُرِیْدُ الْمُحَصَّبَ۔

۲۳۲۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَاصَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَھْلَ الطَّآئِفِ فَلَمْ یَفْتَحْہَا فَقَالَ اِنَّا قَافِلُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَقَالَ الْمُسْلِمُوْنَ نَقْفُلُ وَلَمْ نَفْتَحْ قَالَ فَاغْدُوْا عَلَی الْقِتَالِ فَغَدَوْا فَاَصَابَتْہُمْ جِرَاحَاتٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ فَکَاَنَّ ذٰلِکَ اَعْجَبَہُمْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

باب ۱۲۶۳ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَہٗ حَتّٰٓی اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِہِمْ قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَھُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ وَلَمْ یَقُلْ مَاذَا خَلَقَ رَبُّکُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَقَالَ مَسْرُوْقٌ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اِذَا تَکَلَّمَ اللّٰہُ بِالْوَحْیِ سَمِعَ

موسیٰ کے ساتھی نے ان سے کہا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ جب ہم پتھر کے پاس آئے تو میں مچھلی کو بھول گیا اور اسے یاد رکھنا مجھے شیطان ہی نے بھلایا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو ہمیں تلاش ہے پس وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات دیکھتے ہوئے واپس لوٹے اور انہوں نے حضرت خضر کو پالیا پھر ان دونوں کا وہی قصہ بیان ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم بنی کنانہ کے اس ٹیلے پر اتریں گے جہاں قریش مکہ نے کفر پر قائم رہنے کی قسم کھائی تھی۔ اس جگہ سے مراد ٹیلہ ہے۔

ابوالعباس کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن ان پر فتح حاصل نہ ہوئی۔ پس آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ کل ہم چلے جائیں گے۔ بعض مسلمانوں نے کہا کہ کیا ہم بغیر فتح کئے چلے جائیں۔ فرمایا تو کل جنگ کرو۔ چنانچہ اگلے روز بہت زخمی ہوئے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل انشاء اللہ تعالیٰ ہم چلے جائیں گے اس پر مسلمانوں کو بہت خوشی ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا۔

خدا کی اجازت کے بغیر کسی کی شفاعت نافع نہیں۔

"اس کے پاس شفاعت کام نہیں دیتی مگر جس کے لئے وہ اذن فرمائے یہاں تک کہ جب اذن دے کر ان کے دلوں کی گھبراہٹ دور فرما دی جاتی ہے تو ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا بات فرمائی وہ کہتے ہیں کہ جو فرمایا حق فرمایا اور وہی ہے بلند بڑائی والا (سورۃ السبا آیت ۲۳) اور یہ نہیں کہتے کہ تمہارے رب نے کیا پیدا فرمایا نیز ارشاد ربانی ہے "وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بغیر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَهْلُ السَّمٰوٰتِ شَيْئًا إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ وَسَكَنَ الصَّوْتُ عَرَفُوا أَنَّهُ الْحَقُّ وَنَادَوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُنَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَحْشُرُ اللّٰهُ الْعِبَادَ فَيُنَادِيهِمْ بِصَوْتٍ يَسْمَعُهُ مَنْ بَعُدَ كَمَا يَسْمَعُهُ مَنْ قَرُبَ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الدَّيَّانُ.

٢٢٢٩. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ قَالَ عَلِيٌّ وَقَالَ غَيْرُهُ صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ قَالَ عَلِيٌّ وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِيٌّ قُلْتُ لِسُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ لِسُفْيَانَ إِنَّ إِنْسَانًا رَوَى عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَّهُ قَرَأَ فُزِّعَ قَالَ سُفْيَانُ هٰكَذَا قَرَأَ عَمْرٌو فَلَا أَدْرِي سَمِعَهُ هٰكَذَا أَمْ لَا قَالَ سُفْيَانُ وَهِيَ قِرَاءَتُنَا.

٢٢٣٠. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے حکم‘‘ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۵۵) مسروق نے ابن مسعودؓ سے نقل کیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ وحی کے ذریعے کلام فرماتا ہے اور آسمانوں والے اس کو سنتے ہیں تو ان کے دلوں کا خوف دور ہو جاتا ہے اور آواز رک جاتی ہے۔ یہ جان کر کہ وہ حق ہے، وہ ندا کرتے ہیں کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ حضرت جابر بن عبداللہ بن انیس سے منقول ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ بندوں کو اکٹھا کرے گا پھر انہیں ایسی آواز سے پکارے گا کہ دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے نزدیک والے کہ میں بادشاہ ہوں، میں جزا و سزا دینے والا ہوں۔

حضرت ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہوئے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ فرماتا ہے تو فرشتے پروں کو مارنا شروع کر دیتے ہیں، عجز و نیاز سے۔ جیسا کہ فرمایا ہے کہ وہ پتھر پر زنجیریں ہیں۔ حضرت علی اور کئی دیگر حضرات نے صَفْوَانٍ کہا ہے پھر وہ اسے فرشتوں میں جاری کرتا ہے۔ چنانچہ جب ان کے دلوں کا خوف جاتا رہتا ہے تو کہتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے کہتے ہیں کہ حق فرمایا اور وہ بلند ہے بڑائی والا ــــ علی سفیان، عمرو، عکرمہ نے حضرت ابوہریرہؓ سے اسے روایت کیا ہے ــــ سفیان، عمرو، عکرمہ، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی ــــ علی نے سفیان سے کہا کہ کیا عکرمہ نے حضرت ابوہریرہ سے سنا ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ میں نے سفیان سے کہا کہ ایک آدمی یوں مرفوعاً روایت کرتا ہے کہ عمرو بن دینار، عکرمہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انہوں نے فُزِّعَ پڑھا ہے۔ سفیان کا بیان ہے کہ عمرو بن دینار نے بھی اسی طرح پڑھا ہے۔ لیکن یہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ انہوں نے اسی طرح سنا ہے یا نہیں۔ سفیان کا بیان ہے کہ ہماری قرأت تو یہی ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ــــ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے اور کسی چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کریم صلے اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَّا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْاٰنِ وَقَالَ صَاحِبٌ لَّهٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّجْهَرَ بِهٖ۔

۲۲۳۱۔ **حَدَّثَنَا** عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰهُ یَا اٰدَمُ فَیَقُوْلُ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ فَیُنَادٰی بِصَوْتٍ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكَ اَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّیَّتِكَ بَعْثًا اِلَی النَّارِ۔

۲۲۳۲۔ **حَدَّثَنَا** عُبَیْدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَةَ وَلَقَدْ اَمَرَهٗ رَبُّهٗ اَنْ یُّبَشِّرَهَا بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ۔

بَابُ ۱۲۶۳ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ جِبْرِیْلَ وَنِدَآءِ اللّٰهِ الْمَلٰٓئِكَةَ وَقَالَ مَعْمَرٌ وَاِنَّكَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ اَیْ یُلْقٰی عَلَیْكَ وَتَلَقَّاهُ اَنْتَ اَیْ تَاْخُذُهٗ عَنْهُمْ وَمِثْلُهٗ فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ۔

۲۲۳۳۔ **حَدَّثَنِیْ** اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِیْلَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ فَیُحِبُّهٗ جِبْرِیْلُ ثُمَّ یُنَادِیْ جِبْرِیْلُ فِی السَّمَآءِ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَیُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ وَیُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِیْ اَهْلِ الْاَرْضِ۔

۲۲۳۴۔ **حَدَّثَنَا** قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَّالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

تعالےٰ علیہ وسلم کے قرآن کریم پڑھنے کو سنتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ کے ایک ساتھی نے کہا کہ اس سے مراد آواز سے قرآن کریم پڑھنا ہے۔

ابوصالح نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے آدم! وہ عرض کریں گے کہ میں حاضر و مستعد ہوں۔ پھر انہیں ایک آواز آئے گی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد سے دوزخ میں بھیجنے کے لئے نکال دیجیے۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا کہ اتنا رشک مجھے کسی عورت پر نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ پر آیا کیونکہ ان کے رب نے حضور کو حکم فرمایا کہ انہیں جنت والے ایک گھر کی بشارت دی جائے۔

خدا کا کلام فرمانا حضرت جبرئیل سے اور فرشتوں کو ندا کرنا

معمر کا قول ہے کہ اِنَّكَ لَتُلَقَّی الْقُرْاٰنَ سے یہ مراد ہے کہ قرآن تم پر ڈالا جاتا ہے اور تَلَقَّاهُ اَنْتَ سے یہ مراد ہے کہ تم ان سے لیتے ہو اور یہ بھی اسی کی طرح ہے۔ پھر سیکھ لئے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے (سورۃ البقرہ، آیت ۳۷)

ابوصالح نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک جب اللہ تبارک و تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرئیل کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل آسمانوں میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے۔ پس تم بھی اس سے محبت کرو۔ چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَعَاقَبُوْنَ فِيْكُمْ مَلَآئِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَآئِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُوْنَ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَصَلٰوةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيْكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِيْ فَيَقُوْلُوْنَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ.

۲۲۳۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنِ الْمَعْرُوْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَبَشَّرَنِيْ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى قَالَ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى.

بَاب ۲۶۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ قَالَ مُجَاهِدٌ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ بَيْنَ السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ

۲۲۳۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فُلَانُ إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِيْ إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِيْ إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِيْ إِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِيْ أَرْسَلْتَ فَإِنَّكَ إِنْ مُتَّ فِيْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصَبْتَ أَجْرًا.

۲۲۳۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز عصر و نماز فجر کے وقت ان کا اجتماع ہوتا ہے۔ پھر وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی پس جانتے ہوئے وہ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کریں گے کہ ہم نے انہیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور جب ہم ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

معرور بن سوید کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوذر سے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ میرے پاس جبرئیل آئے اور مجھے بشارت دی کہ جو اس حال میں مرا کہ اللہ تعالے کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا تھا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔ میں نے کہا کہ خواہ اس نے چوری یا زنا کیا؟ کہا کہ خواہ اس نے چوری کی یا زنا کیا۔

اللہ تعالے اپنے علم سے نازل کرتا ہے۔ اور فرشتے گواہ ہیں۔

مجاہد کا قول ہے کہ يَتَنَزَّلُ الْأَمْرُ بَيْنَهُنَّ سے مراد ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں نازل کرتا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی نے حضرت براء بن عازب سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے فلاں! جب تم اپنے بستر پر جانے لگو تو یوں کہا کرو:۔ اے اللہ! میں نے اپنی جان تجھے سونپ دی ہے اور میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا اور اپنی پیٹھ تیرے فضل و کرم کے ساتھ لگا دی، تیرے شوق اور تیرے ڈر سے، کوئی ٹھکانا اور جائے نجات نہیں مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔" پس اگر تم اس رات میں مر جاؤ تو فطرت اسلام پر مرو گے اور اگر تم صبح کو اٹھے تو ثواب کے ساتھ اٹھو گے۔

اسمٰعیل بن ابو خالد نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی ہے کہ جنگ خندق کے روز رسول اللہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ وَزَلْزِلْ بِهِمْ زَادَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۲۳۳۸ ۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ أُنْزِلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ فَسَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ حَتَّى يَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا أَسْمِعْهُمْ وَلَا تَجْهَرْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنْكَ الْقُرْآنَ ۔

بَابُ ۱۲۶۶ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ لَقَوْلٌ فَصْلٌ حَقٌّ وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ بِاللَّعِبِ ۔

۲۳۳۹ ۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى يُؤْذِينِي ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي الْأَمْرُ أُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۔

۲۳۴۰ ۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ

صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں دعا کی :۔ اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے، جلد حساب لینے والے! لشکروں کو شکست دے اور ان کے قدم اکھاڑ دے ۔ اضافے کے ساتھ حمیدی، سفیان: ابن ابو خالد حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے اسے نبی کریم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے سنا ۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے آیت :۔ "اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو نہ بالکل آہستہ" (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰) کے بارے میں فرمایا کہ یہ اس وقت نازل ہوئی جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں پوشیدہ رہتے تھے تو جب آپ آواز بلند کرتے اور مشرکین سنتے تو قرآن کریم کو بُرا بھلا کہتے اور اس کے نازل کرنے والے تیز لانے والے کو بھی ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ "اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور بالکل آہستہ" یعنی نماز اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ مشرکین سنیں اور نہ اتنی آہستہ کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں اور اس کا درمیانی راستہ اختیار کرو ۔ ان کو سناؤ لیکن بلند آواز سے نہیں یہاں تک کہ یہ تم سے قرآن مجید سیکھ لیں ۔

قرآن مجید

" وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں" (سورۃ الفتح آیت ۱۵) لَقَوْلٌ فَصْلٌ سے مراد ہے حق اور وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ یعنی کھیل کود کی چیز نہیں ۔

سعید بن مسیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ ابن آدم مجھے تکلیف پہنچاتا ہے کہ وہ زمانے کو گالی دیتا ہے اور زمانہ میں ہوں ، معاملہ میرے ہاتھ میں ہے ، رات اور دن کو میں بدلتا ہوں ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ خود میں دوں گا ۔ وہ شہوت اور اپنے کھانے پینے کو میری وجہ سے چھوڑتا ہے اور

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

روزہ ڈھال ہے اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۲۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَى رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى يَا رَبِّ وَلَكِنْ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ایک دفعہ حضرت ایوب ننگے نہا رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں۔ وہ انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو ان کے رب نے آواز دی:۔ اے ایوب! جو چیز تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تجھے اس سے بے نیاز نہیں کر دیا ہے؟ عرض گزار ہوئے: اے رب! کیوں نہیں، لیکن میں تیری برکت سے بے نیاز نہیں ہوں۔

۲۲۴۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ.

ابو عبداللہ اعزّ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات میں پہلے آسمان کی طرف نزول فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہ جائے پھر فرماتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں اور ہے کوئی مجھ سے بخشش چاہنے والا کہ میں اسے بخش دوں۔

۲۲۴۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ اللَّهُ أَنْفِقْ أُنْفِقْ عَلَيْكَ.

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے سنا اور انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہم سب سے آخری ہیں اور قیامت کے روز سب پر سبقت لے جانے والے ہیں ـــ اور اسی سند کے ساتھ یہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم خرچ کرو میں تم پر خرچ کروں گا۔

۲۲۴۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ هَذِهِ خَدِيجَةُ أَتَتْكَ بِإِنَاءٍ فِيهِ طَعَامٌ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَأَقْرِئْهَا مِنْ رَبِّهَا السَّلَامَ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ.

ابو زرعہ کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ نے فرمایا: یہ حضرت خدیجہ جو آپ کی طرف برتن میں کھانے کی چیز یا پینے کی چیز لے کر آ رہی ہیں، انہیں ان کے رب کی طرف سے سلام کہہ دیجئے اور انہیں موتی کے ایک محل کی بشارت دیجئے جس میں نہ ذرا شور و غل ہوگا اور نہ کسی قسم کی کوئی تکلیف۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

۲۲۳۵ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ اَسَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصّٰلِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ ۔

ہمام بن منبہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی چیزیں تیار کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں اور نہ کسی کان نے سنیں اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا خیال آیا۔

۲۲۳۶ - حَدَّثَنَا مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاؤُسًا اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَهَجَّدَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ الْحَقُّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

طاؤس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد پڑھتے تو یوں عرض گزار ہوتے۔ اے اللہ! تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تو آسمانوں اور زمین کا قائم رکھنے والا ہے اور سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور اس کا کہ جو ان کے اندر ہے۔ تو سچا ہے، تیرا وعدہ سچا ہے اور تیری بات سچی ہے۔ تیرا دیدار حق ہے جنت حق ہے دوزخ حق ہے انبیا حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن جھکا دی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد کے سہارے جھگڑا اور تیرے حکم سے فیصلہ کیا بس بخش دے جو کام میں نے پہلے کئے یا بعد میں کروں یا جو چھپا کر کئے یا علانیہ کئے۔ تو میرا معبود ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر تو۔"

۲۲۳۷ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ الْاَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيْثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ لَهَا اَهْلُ الْاِفْكِ مَا قَالُوْا فَبَرَّاَهَا اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكُلٌّ حَدَّثَنِيْ طَائِفَةً مِّنَ الْحَدِيْثِ الَّذِيْ حَدَّثَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ

زہری کا بیان ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ سے حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس واقعے سے سنا جبکہ ان کے متعلق افترا پرداز لوگوں نے کچھ کہا اور ان کے الزام سے اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا تو ان چاروں نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ لیکن خدا کی قسم میں یہ گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میری برأت میں وحی نازل فرمائے گا جس کی تلاوت کی جائے گی کیونکہ اپنے دل کے اندر میں خود کو اس

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أحقر أن الله ينزل في براءتي وحيا يتلى و لشأني في نفسي كان أحقر من أن يتكلم الله في بأمر يتلى ولكني كنت أرجو أن يرى رسول الله صلى الله عليه وسلم في النوم رؤيا يبرئني الله بها فأنزل الله تعالى إن الذين جاءوا بالإفك العشر الآيات.

۲۳۴۸ - حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا المغيرة بن عبد الرحمن عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يقول الله إذا أراد عبدي أن يعمل سيئة فلا تكتبوها عليه حتى يعملها فإن عملها فاكتبوها بمثلها وإن تركها من أجلي فاكتبوها له حسنة وإذا أراد أن يعمل حسنة فلم يعملها فاكتبوها له حسنة فإن عملها فاكتبوها له بعشر أمثالها إلى سبعمائة.

۲۳۴۹ - حدثنا إسمعيل ابن عبد الله حدثني سليمن بن بلال عن معوية بن أبي مزرد عن سعيد بن يسار عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خلق الله الخلق فلما فرغ منه قامت الرحم فقال مه قالت هذا مقام العائذ بك من القطيعة فقال ألا ترضين أن أصل من وصلك وأقطع من قطعك قالت بلى يا رب قال فذلك لك ثم قال أبو هريرة فهل عسيتم إن توليتم أن تفسدوا في الأرض وتقطعوا أرحامكم.

۲۳۵۰ - حدثنا مسدد حدثنا سفين عن صالح عن عبيد الله عن زيد بن خالد قال مطر النبي صلى الله عليه وسلم

سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ میرے معاملے میں اللہ تعالیٰ کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ ہاں یہ مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نیند میں خواب دکھا کر اللہ تعالیٰ میری براءت ظاہر فرما دے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی "وہ کہ یہ بڑا بہتان لائے ہیں تو ...." (سورۂ النور: آیت ۱۱ تا ۲۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ بُرے کام کا ارادہ کرے تو اس کی برائی نہ لکھو جب تک اسے کر نہ لے اور جب اسے کرے تو اس کے برابر ہی لکھوا دو اور میری وجہ سے اسے ترک کر دے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی وہ کی نہ ہو تب بھی اس کے لئے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کرے تو اس کے لئے دس گنا سے سات سو گنا تک لکھو۔

سعید بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو صلہ رحمی سامنے آ کھڑی ہوئی۔ فرمان ہوا کہ ٹھہر۔ وہ عرض گزار ہوئی کہ یہ قطع رحمی سے تیری پناہ پکڑنے کا مقام ہے۔ فرمایا، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھے ملائے اور میں اس سے تعلق توڑ لوں جو تجھے توڑے۔ عرض گزار ہوئی کہ اے رب! کیوں نہیں۔ فرمایا تو تیرے لئے یہی ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے یہ آیت پڑھی۔ تو کیا تمہارے یہ لچھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو (سورۂ محمد: آیت ۲۲)

عبید اللہ کا بیان ہے کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بارش ہوئی تو آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

فَقَالَ قَالَ اللّٰهُ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِیْ کَافِرٌ بِیْ وَمُؤْمِنٌ بِیْ .

نے فرمایا ۔ میرے کتنے ہی بندے منکر اور کتنے ہی ماننے والے ہوگئے ۔

۲۳۵۱ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اِذَا اَحَبَّ عَبْدِیْ لِقَآئِیْ اَحْبَبْتُ لِقَآءَهٗ وَاِذَا كَرِهَ لِقَآئِیْ كَرِهْتُ لِقَآءَهٗ .

اعرج نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :- جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند کرتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملنا ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا ناپسند کرتا ہوں ۔

۲۳۵۲ - حَدَّثَنَا اَبُوْ الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ .

اعرج نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک رہتا ہوں جو وہ میرے متعلق رکھتا ہے ۔

۲۳۵۳ - حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ یَعْمَلْ خَیْرًا قَطُّ فَاِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوْهُ وَاذْرُوْا نِصْفَهٗ فِی الْبَرِّ وَنِصْفَهٗ فِی الْبَحْرِ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَدَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ لَیُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا لَا یُعَذِّبُهٗ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ فَاَمَرَ اللّٰهُ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ وَاَمَرَ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِیْهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ قَالَ مِنْ خَشْیَتِكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ لَهٗ .

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا جس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی کہ جب وہ مر جائے تو اسے جلا دیا جائے پھر اس کی آدھی راکھ خشکی میں اور آدھی سمندر میں بہا دی جائے ۔ کیونکہ خدا کی قسم ، اگر اللہ تعالےٰ نے اس پر قابو پایا تو ضرور اسے اتنا عذاب دے گا جتنا ساری دنیا میں کسی کو عذاب نہ دیا ہوگا ۔ پس اللہ تعالیٰ نے سمندر کو حکم دیا تو اس نے سارے اس کے ذرّے اکٹھے کر دئے اور خشکی کو حکم دیا تو جو اس کے اندر ذرّے تھے اس نے جمع کر دئے پھر فرمایا کہ تو نے ایسا کیوں کیا ؟ کہا کہ تو اچھی طرح جانتا ہے تجھ سے ڈرتے ہوئے ۔ پس اسے بخش دیا گیا ۔

۲۳۵۴ - حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ عَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا اَصَابَ ذَنْبًا وَرُبَّمَا قَالَ اَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ رَبِّ اَذْنَبْتُ وَرُبَّمَا قَالَ اَصَبْتُ فَاغْفِرْ لِیْ فَقَالَ رَبُّهٗ اَعَلِمَ عَبْدِیْ اَنَّ لَهٗ رَبًّا یَغْفِرُ الذَّنْبَ وَیَاْخُذُ بِهٖ

حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ ایک آدمی نے گناہ کیا (راوی نے کبھی کہا کہ اس سے گناہ سرزد ہوا) پس عرض گزار ہوا کہ اے رب ! میں گناہ کر بیٹھا (کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہوگیا) پس مجھے بخش دے ۔ چنانچہ اس کے رب نے فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہوں کو معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے ، لہٰذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا ۔ اس کے بعد جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ رکا رہا ، پھر اس نے گناہ کیا (یا اس سے گناہ سرزد ہوگیا) تو کہا ۔

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم أصاب ذنبا أو أذنب ذنبا فقال رب أذنبت أو أصبت آخر فاغفره فقال أعلم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثم مكث ما شاء الله ثم أذنب ذنبا وربما قال أصاب ذنبا قال قال رب أصبت أو أذنبت آخر فاغفره لي فقال أعلم عبدي أن له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثلاثا فليعمل ما شاء

۲۳۵۵ - حدثنا عبد الله بن أبي الأسود حدثنا معتمر سمعت أبي حدثنا قتادة عن عقبة بن عبد الغافر عن أبي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه ذكر رجلا فيمن سلف أو فيمن كان قبلكم قال كلمة يعني أعطاه الله مالا وولدا فلما حضرت الوفاة قال لبنيه أي أب كنت لكم قالوا خير أب قال فإنه لم يبتئر أو لم يبتئز عند الله خيرا وإن يقدر الله عليه يعذبه فانظروا إذا مت فأحرقوني حتى إذا صرت فحما فاسحقوني أو قال فاسهكوني فإذا كان يوم ريح عاصف فأذروني فيها فقال نبي الله صلى الله عليه وسلم فأخذ مواثيقهم على ذلك وربي ففعلوا ثم أذروه في يوم عاصف فقال الله عز وجل كن فإذا هو رجل قائم قال الله أي عبدي ما حملك على أن فعلت ما فعلت قال مخافتك أو فرق منك قال فما تلافاه أن رحمه عندها وقال مرة أخرى فما تلافاه غيرها فحدثت به أبا عثمان فقال سمعت هذا من سلمان غير أنه زاد فيه

اے رب! میں گناہ کر بیٹھا (یا مجھ سے گناہ ہو گیا) دوبارہ بھی پس مجھے بخش دے۔ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے باعث مواخذہ کرتا ہے۔ پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا۔ پھر وہ ٹھہرا رہا جب تک اللہ نے چاہا۔ پھر اس نے گناہ کیا (اور کبھی یہ کہا کہ مجھ سے گناہ ہو گیا) راوی کا بیان ہے کہ وہ عرض گزار ہوا۔ اے رب! مجھ سے گناہ ہو گیا یا میں پھر گناہ کر بیٹھا پس مجھے بخش دے چنانچہ فرمایا کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا اور ان کے سبب پکڑتا ہے۔ لہذا میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کا ذکر کیا اور ایک بات کہی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے مال و اولاد سے خوب نوازا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ میں تمہارا کیسا باپ ہوں؟ انہوں نے کہا کہ آپ اچھے باپ ہیں۔ کہا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی یا میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی جمع نہیں کرائی۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے اگر اس پر قدرت پائی تو عذاب دے گا پس دیکھو! جب میں مر جاؤں تو مجھے جلا دینا، یہاں تک کہ جب میرے کوئلے ہو جائیں تو انہیں پیس دینا اور جس روز تیز ہوا چلے تو مجھے اس میں اڑا دینا۔ نبی کریم نے فرمایا کہ اس نے اس بات کا ان سے پکا وعدہ لیا اور قسم ہے پروردگار کی، انہوں نے ایسا ہی کیا اور تیز ہوا کے روز اسے اڑا دیا۔ چنانچہ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ہو جا، تو وہ آدمی سامنے آکھڑا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے میرے بندے! تجھے ایسا کرنے پر کس بات نے آمادہ کیا؟ عرض کی کہ تیرے خوف اور ڈر نے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہی تلافی کی کہ اس پر رحم فرما دیا۔ راوی نے دوسری دفعہ کہا۔ فما تلافاہ غیرھا کہا میں (سلیمان) نے یہ حدیث ابو عثمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی طرح حضرت سلیمان فارسی سے سنی ہے ماسوائے اس کے کہ وہ اذرونی فی البحر

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَدْرُوْنِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ.

حَدَّثَنَا مُوْسٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِرْ وَقَالَ خَلِيْفَةُ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ وَقَالَ لَمْ يَبْتَئِزْ فَسَّرَهُ قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ.

بَابُ ۱۲۶۷ كَلَامِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ.

۲۳۵۶۔ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ ابْنُ رَاشِدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ شُفِّعْتُ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ فَيَدْخُلُوْنَ ثُمَّ أَقُوْلُ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى شَيْءٍ فَقَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى أَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۳۵۷۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ قَالَ اجْتَمَعْنَا نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ فَذَهَبْنَا إِلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَهَبْنَا مَعَنَا بِثَابِتٍ إِلَيْهِ يَسْأَلُهُ لَنَا عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَإِذَا هُوَ فِي قَصْرِهِ فَوَافَقْنَاهُ يُصَلِّي الضُّحٰى فَاسْتَأْذَنَّا فَأَذِنَ لَنَا وَهُوَ قَاعِدٌ عَلٰى فِرَاشِهِ فَقُلْنَا لِثَابِتٍ لَا تَسْأَلْهُ عَنْ شَيْءٍ أَوَّلَ مِنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَا أَبَا حَمْزَةَ هٰؤُلَاءِ إِخْوَانُكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ جَاءُوْكَ يَسْأَلُوْنَكَ عَنْ حَدِيْثِ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ لَنَا إِلٰى رَبِّكَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ

کا اضافہ کرتے تھے یا جو کچھ بیان فرمایا۔ موسیٰ نے معتمر سے نقل کیا کہ انہوں نے لم یبتئر کہا اور خلیفہ نے معتمر سے روایت کی کہ انہوں نے لم یبتئز کہا۔ قتادہ نے اس کی تفسیر میں کہا کہ جمع نہیں کروائی۔

قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کا انبیائے کرام وغیرہ سے کلام فرمانا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے روز میری شفاعت قبول فرمائی جائے گی۔ میں عرض کروں گا کہ اے رب! جس کے دل میں رائی کے برابر ایمان ہو اسے بھی جنت میں داخل فرما دے۔ پس وہ داخل ہو جائیں گے۔ پھر میں عرض کروں گا کہ اسے بھی جنت میں داخل کر جس کے دل میں ذرا بھی ایمان ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

حماد بن زید نے معبد بن ہلال عنزی سے روایت کی کہ اہل بصرہ سے ہم کچھ لوگ جمع ہو کر حضرت انس بن مالک کی خدمت میں گئے اور اپنے ساتھ ثابت کو بھی لے گئے تاکہ وہ ہمیں سنانے کے لئے حدیث شفاعت کا مطالبہ کریں۔ جب ہم ان کی خدمت میں گئے تو وہ اپنے مکان میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے پس ہم نے اجازت طلب کی تو ہمیں اجازت دے دی گئی اور وہ اپنے بستر پر بیٹھے تھے۔ ہم نے ثابت سے کہا کہ حدیث شفاعت سے پہلے ان سے کسی اور چیز کے بارے میں نہ پوچھنا۔ پس انہوں نے کہا کہ اے ابو حمزہ! اہل بصرہ سے آپ کے یہ بھائی آپ سے حدیث شفاعت پوچھنے آئے ہیں۔ فرمایا کہ ہمیں محمد مصطفیٰ نے بتاتے ہوئے فرمایا۔ قیامت کے روز لوگ دریا کی موجوں کے مانند بے قرار ہوں گے تو وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے۔ وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے لائق نہیں ہوں تمہیں چاہیے کہ حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ پس وہ حضرت ابراہیم کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

خَلِيلُ الرَّحْمٰنِ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ لَسْتُ
لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسٰى فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللّٰهِ
فَيَأْتُونَ مُوسٰى فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ
بِعِيسٰى فَإِنَّهُ رُوحُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهُ فَيَأْتُونَ عِيسٰى
فَيَقُولُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَأْتُونِي فَأَقُولُ أَنَا لَهَا فَأَسْتَأْذِنُ
عَلٰى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا
لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ
لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ
يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَقُولُ
يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مِنْهَا
مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ
ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ
وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ
فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ
مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ
مِنْ إِيمَانٍ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ ثُمَّ أَعُودُ فَأَحْمَدُهُ
بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ
ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ
تُشَفَّعْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي فَيَقُولُ انْطَلِقْ
فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنٰى أَدْنٰى أَدْنٰى مِثْقَالِ
حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ
فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ فَلَمَّا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ أَنَسٍ
قُلْتُ لِبَعْضِ أَصْحَابِنَا لَوْ مَرَرْنَا بِالْحَسَنِ وَهُوَ
مُتَوَارٍ فِي مَنْزِلِ أَبِي خَلِيفَةَ فَحَدَّثْنَاهُ بِمَا
حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَأَتَيْنَاهُ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ
فَأَذِنَ لَنَا فَقُلْنَا لَهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ جِئْنَاكَ
مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَلَمْ نَرَ مِثْلَ

نہیں ہوں تمہیں چاہئے کہ حضرت موسیٰ کے پاس چلے جاؤ کیونکہ وہ کلیم اللہ ہیں۔ پس وہ حضرت موسیٰ کی خدمت میں جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کا نہیں ہوں لیکن تمہیں حضرت عیسےٰ کے پاس جانا چاہئے کیونکہ وہ روح اللہ اور اس کا کلمہ ہیں۔ پس وہ حضرت عیسےٰ کے حضور جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں مگر تمہیں محمد مصطفےٰ کے پاس جانا چاہئے۔ پس وہ میری خدمت میں حاضر ہو جائیں گے تو میں کہوں گا کہ یہ تو میرا کام ہے پس میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور مجھے ایسی حمدوں کا الہام کیا جائے گا جن کے ساتھ میں حمد و ثنا کروں گا اور مجھے وہ اب یاد نہیں ہیں پس میں ان محامد کے ساتھ اس کی حمد کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا۔ پس مجھ سے کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی، مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا۔ کہ جاؤ اور جہنم سے اسے نکال لو جس کے دل میں جو کے برابر بھی ایمان ہو۔ پس میں جا کر یہی کروں گا پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس کہا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا کہ اے رب! میری امت میری امت۔ پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور جہنم سے اسے بھی نکال لو جس کے دل میں ذرے کے برابر یا رائی کے برابر بھی ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ پھر واپس آ کر ان محامد کے ساتھ اس کی حمد و ثنا بیان کروں گا اور پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمایا جائے گا کہ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گا اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گا میں عرض کروں گا۔ اے رب! میری امت میری امت پس فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے سے بھی بہت ہی کم ایمان ہو پس میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ جب ہم حضرت انس کے پاس سے باہر نکلے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کاش ہم امام حسن بصری کے پاس سے گزریں جو ابو خلیفہ کے مکان میں روپوش ہیں کیونکہ وہ ان سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں جو ہم سے حضرت انس بن مالک نے بیان کی ہے چنانچہ ہم

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ما حدثنا في الشفاعة فقال هيه فحدثناه بالحديث فانتهى إلى هذا الموضع فقال هيه فقلنا لم يزد لنا على هذا فقال لقد حدثني وهو جميع منذ عشرين سنة فلا أدري أنسي أم كره أن تتكلوا فقلنا يا أبا سعيد فحدثنا فضحك وقال خلق الإنسان عجولا ما ذكرته إلا وأنا أريد أن أحدثكم حدثني كما حدثكم به قال ثم أعود الرابعة فأحمده بتلك ثم أخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع رأسك وقل يسمع وسل تعطه واشفع تشفع فأقول يا رب ائذن لي فيمن قال لا إله إلا الله فيقول وعزتي وجلالي وكبريائي وعظمتي لأخرجن منها من قال لا إله إلا الله۔

ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب ہم نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے ہمیں اجازت دے دی ہم ان کی خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ اے ابو سعید! ہم آپ کی خدمت میں آپ کے بھائی حضرت انس بن مالک کے پاس سے آئے ہیں کیونکہ شفاعت کے بارے میں جو حدیث انہوں نے بیان کی کسی دوسرے کو ہم نے بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہوں نے فرمایا کہ بیان کرو پس ہم نے ان سے حدیث بیان کی اور اسی مقام پر آکر ختم کر دی۔ فرمایا کہ بیان کرو، ہم عرض گزار ہوئے کہ ہمیں اس سے زیادہ کچھ نہیں بتایا۔ فرمایا کہ بیس سال کا عرصہ ہوا جبکہ مجھ سے انہوں نے یہ حدیث بیان کی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ بھول گئے یا ناپسند فرمایا کہ لوگ بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ اے ابو سعید! بیان فرمائیے پس وہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ انسان جلد باز پیدا کیا گیا ہے۔ میں نے اس کا ذکر اسی لئے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ آپ لوگوں سے یہ حدیث بیان کروں جیسے انہوں نے مجھ سے بیان کی تھی حضور نے فرمایا کہ پھر میں چوتھی دفعہ واپس لوٹوں گا اور اسی طرح حمد و ثنا بیان کروں گا پھر اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پس فرمائے گا۔ اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے رب! مجھے ان کے بارے میں اجازت دے جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے، پس وہ فرمائے گا کہ مجھے اپنی عزت و جلال اور کبریائی و عظمت کی

۲۲۵۸۔ حدثنا محمد بن خالد حدثنا عبيد الله بن موسى عن إسرائيل عن منصور عن إبراهيم عن عبيدة عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن آخر أهل الجنة دخولا الجنة وآخر أهل النار خروجا من النار رجل يخرج حبوا فيقول له ربه ادخل الجنة فيقول رب الجنة ملأى فيقول له ذلك ثلث مرات فكل ذلك يعيد عليه الجنة ملأى فيقول إن لك مثل الدنيا عشر مرار۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جنتیوں میں سب سے آخری وہ ہوگا جو آخر میں جنت کے اندر داخل ہوگا اور جہنم سے نکلنے والوں میں سب سے آخری ہوگا جو گھسٹتا ہوا نکلے گا پس اس کا رب اس سے فرمائے گا کہ جنت میں داخل ہو جا۔ وہ عرض کرے گا کہ اے رب! جنت تو بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تین دفعہ اس سے یہی فرمائے گا اور وہ ہر دفعہ یہی جواب دے گا کہ جنت بھری ہوئی ہے پھر اس سے فرمایا جائے گا کہ تیرے لئے دنیا سے دس گنا جگہ ہے۔

۲۲۵۹۔ حدثنا علي بن حجر أخبرنا عيسى بن يونس عن الأعمش عن خيثمة عن عدي بن حاتم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم إلا سيكلمه ربه ليس بينه وبينه ترجمان فينظر أيمن منه فلا يرى إلا ما قدم من عمله وينظر أشأم منه فلا يرى إلا ما قدم

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے ایسا کوئی نہیں مگر عنقریب وہ اپنے رب سے کلام کرے گا جبکہ رب کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جب وہ دائیں جانب دیکھے گا تو نہیں کچھ نظر آئے گا مگر وہی عمل جو آگے بھیجے اور جب سامنے نظر کرے گا تو نہیں دیکھے گا مگر جہنم جو اس کے سامنے

ف: قسم ہے میں ضرور دوزخ سے انہیں بھی نکال دوں گا جنہوں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَيَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَا يَرٰى اِلَّا النَّارَ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِىْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ خَيْثَمَةَ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

۲۲۶۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ فَقَالَ اِنَّهٗ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ جَعَلَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْاَرْضِيْنَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَّالْخَلَائِقَ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَعَجُّبًا وَّتَصْدِيْقًا لِّقَوْلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ يُشْرِكُوْنَ۔

۲۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِى النَّجْوٰى قَالَ يَدْنُوْ اَحَدُكُمْ مِّنْ رَّبِّهٖ حَتّٰى يَضَعَ كَنَفَهٗ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُ اَعَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ وَيَقُوْلُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنِّىْ سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَاَنَا اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ وَقَالَ اٰدَمُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بَابُ ۱۲۶۰ قَوْلِهٖ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔

۲۲۶۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا

ہوگی۔ پس جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی خیرات ہو سکے ــــ اعمش، عمرو بن مرہ نے خیثمہ سے اسی طرح روایت کی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اگرچہ ایک اچھا لفظ کہہ کر۔

عبیدہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا یہودیوں کے ایک عالم نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر کہا۔ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر لے گا اور انہیں ہلا کر فرمائے گا:۔ بادشاہ میں ہوں، بادشاہ میں ہوں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستے ہوئے دیکھا، اس کی بات سے متعجب ہوتے اور تصدیق کرتے ہوئے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:۔ اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا۔ (سورۃ الزمر، آیت ۶۷)

صفوان بن محرز کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سرگوشی کے بارے میں کس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی اپنے رب کے قریب ہوگا، تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا پردہ ڈال دے گا اور فرمائے گا کہ کیا تو نے فلاں فلاں کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ پھر فرمائے گا کہ فلاں فلاں کام بھی تو نے کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں۔ اسی طرح اس سے اقرار کروانے کے بعد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے اوپر پردہ ڈالا اور آج میں تجھے بخش دیتا ہوں۔ آدم، شیبان، قتادہ، صفوان حضرت ابن عمر نے اسے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام فرمایا۔

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت آدم اور حضرت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حميد بن عبد الرحمن عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال احتج ادم وموسى فقال موسى انت ادم الذي اخرجت ذريتك من الجنة قال ادم انت موسى الذي اصطفاك الله برسالاته وكلامه ثم تلومني على امر قد قدر على قبل ان اخلق فحج ادم موسى.

۲۳۶۳۔ حدثنا مسلم بن ابراهيم حدثنا هشام حدثنا قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع المؤمنون يوم القيمة فيقولون لو استشفعنا الى ربنا فيريحنا من مكاننا هذا فياتون ادم فيقولون له انت ادم ابو البشر خلقك الله بيده واسجد لك الملائكة وعلمك اسماء كل شيء فاشفع لنا الى ربنا حتى يريحنا فيقول لهم لست هناكم فيذكر لهم خطيئته التي اصاب.

۲۳۶۴۔ حدثنا عبد العزيز بن عبد الله حدثني سليمن عن شريك بن عبد الله انه قال سمعت ابن مالك يقول ليلة اسرى برسول الله صلى الله عليه وسلم من مسجد الكعبة انه جاءه ثلثة نفر قبل ان يوحى اليه وهو نائم في المسجد الحرام فقال اولهم ايهم هو فقال اوسطهم هو خيرهم فقال اخرهم خذوا خيرهم فكانت تلك الليلة فلم يرهم حتى اتوه ليلة اخرى فيما يرى قلبه وتنام عينه ولا ينام قلبه وكذلك الانبياء تنام اعينهم ولا تنام قلوبهم فلم يكلموه حتى احتملوه فوضعوه عند بئر زمزم فتولاه منهم جبريل فشق جبريل ما بين نحره الى لبته حتى فرغ من صدره وجوفه فغسله من ماء زمزم

موسیٰ کے درمیان مباحثہ ہوا۔ پس حضرت موسیٰ نے کہا کہ آپ وہی حضرت آدم ہیں جنہوں نے اپنی اولاد کو جنت سے نکالا۔ حضرت آدم نے کہا کہ آپ وہی حضرت موسیٰ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور اپنے کلام کے لئے چنا۔ پھر آپ مجھے ایسے کام پر ملامت کرتے ہیں جو میری پیدائش سے بھی پہلے میرے لئے مقدر فرما دیا گیا تھا۔ پس حضرت آدم ہی حضرت موسیٰ پر غالب رہے۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اہل ایمان قیامت کے روز جمع ہو کر کہیں گے کہ کاش! ہم اپنے رب کی بارگاہ میں شفاعت کرواتے تاکہ اس جگہ سے ہمیں نجات ملتی۔ پس وہ حضرت آدم کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ تمام انسانوں کے باپ حضرت آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور فرشتوں سے آپ کے لئے سجدہ کروایا اور آپ کو تمام چیزوں کے نام سکھائے۔ پس آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرما دیں تاکہ ہمیں نجات ملے۔ وہ فرمائیں گے کہ مجھ سے تمہارا یہ کام نہیں نکلے گا۔ پھر ان سے اپنی ایک لغزش کا

شریک بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس رات رسول اللہ کو خانہ کعبہ سے معراج کروائی گئی تو آپ کی طرف وحی آنے سے پہلے تین افراد حاضر بارگاہ ہوئے اور آپ مسجد حرام میں سوئے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ وہ کونسے ہیں؟ درمیان والے نے کہا کہ وہ ان میں بہتر ہیں۔ آخری نے کہا کہ ان کے بہتر فرد کو لے لو۔ اس رات یہی کچھ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ دوسری رات آئے جس کے اندر کہ دل ان کو دیکھ رہا تھا اور آنکھیں سو رہی تھیں اور آپ کا دل نہیں سو رہا تھا اور اسی طرح تمام انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی تھیں لیکن دل نہیں سوتا تھا۔ ان فرشتوں نے آپ سے کوئی بات نہیں کی یہاں تک کہ آپ کو اٹھا کر چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں رکھ دیا۔ ان میں سے حضرت جبرئیل نے یہ کام سنبھالا کہ گلے سے دل کے نیچے تک سینہ مبارک کو چاک کر دیا۔ یہاں تک کہ سینہ مبارک اور شکم اطہر کو خالی کر دیا۔ پھر اپنے ہاتھ سے آب زمزم کے ساتھ اسے دھویا یہاں تک کہ شکم مبارک کو صاف کر دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لایا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

بِيَدِهِ حَتَّى أَنْقَى جَوْفَهُ ثُمَّ أُتِيَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهِ تَوْرٌ مِنْ ذَهَبٍ مَحْشُوًّا إِيمَانًا وَحِكْمَةً فَحَشَا بِهِ صَدْرَهُ وَلَغَادِيدَهُ يَعْنِي عُرُوقَ حَلْقِهِ ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَضَرَبَ بَابًا مِنْ أَبْوَابِهَا فَنَادَاهُ أَهْلُ السَّمَاءِ مَنْ هَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مَعِيَ مُحَمَّدٌ قَالَ وَقَدْ بُعِثَ قَالَ نَعَمْ قَالُوا فَمَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا فَيَسْتَبْشِرُ بِهِ أَهْلُ السَّمَاءِ لَا يَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاءِ بِمَا يُرِيدُ اللَّهُ بِهِ فِي الْأَرْضِ حَتَّى يُعْلِمَهُمْ فَوَجَدَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا آدَمَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَرَدَّ عَلَيْهِ آدَمُ وَقَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا بُنَيَّ نِعْمَ الِابْنُ أَنْتَ فَإِذَا هُوَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِنَهَرَيْنِ يَطَّرِدَانِ فَقَالَ مَا هَذَانِ النَّهَرَانِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَانِ النِّيلُ وَالْفُرَاتُ عُنْصُرُهُمَا ثُمَّ مَضَى بِهِ فِي السَّمَاءِ فَإِذَا هُوَ بِنَهَرٍ آخَرَ عَلَيْهِ قَصْرٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ فَضَرَبَ يَدَهُ فَإِذَا هُوَ مِسْكٌ قَالَ مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي خَبَأَ لَكَ رَبُّكَ ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتْ لَهُ الْأُولَى مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ قَالُوا وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا مَرْحَبًا بِهِ وَأَهْلًا ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ وَقَالُوا لَهُ مِثْلَ مَا قَالَتِ الْأُولَى وَالثَّانِيَةُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى الرَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَقَالُوا مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّادِسَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَقَالُوا لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ كُلُّ سَمَاءٍ فِيهَا

گیا اس میں سنہری نور تھا جو ایمان و حکمت سے بھرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ سینہ مبارک اور حلق کی رگوں کو بھر دیا اور پھر برابر کر دیا۔ پھر آپ کو لے کر آسمان دنیا کی طرف چڑھے۔ پس اس کا ایک دروازہ کھٹکھٹایا۔ آسمان والے پکارے کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میرے ساتھ محمد مصطفےٰ ہیں۔ پوچھا گیا یہ بلائے گئے ہیں۔ کہا ہاں! انہوں نے کہا کہ خوب آئے خوش آمدید۔ آسمان والوں نے اس کی خوشی منائی اور آسمان والوں کو کسی بات کا علم نہیں ہوتا جو اللہ تعالیٰ زمین میں کرنا چاہتا جب تک انہیں بتایا نہ جائے۔ پس پہلے آسمان پر آپ نے حضرت آدم کو پایا تو حضرت جبرئیل نے آپ سے کہا کہ یہ آپ کے باپ ہیں، انہیں سلام کر لیجئے۔ پس حضرت آدم نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ آپ کا آنا مبارک ہو، اے میرے بیٹے۔ آپ اچھے بیٹے ہیں۔ آسمان دنیا پر دو نہریں بہتی ہیں۔ آپ نے فرمایا اے جبرئیل! یہ نہریں کیسی ہیں۔ جواب دیا کہ یہ نیل اور فرات کا منبع ہے۔ پھر آگے چلے تو آسمان میں ایک اور نہر تھی جس پر موتی اور زبرجد کے مکانات بنے ہوئے تھے۔ اس پر ہاتھ مارا تو وہ مشک تھی۔ فرمایا کہ اے جبرئیل! یہ کیا ہے؟ جواب دیا کہ یہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ پھر دوسرے آسمان کی طرف چڑھے، فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے آسمان پر کہا تھا کہ کون ہے؟ کہا کہ جبرئیل ہے۔ پوچھا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا کہ محمد مصطفےٰ ہیں۔ انہوں نے پوچھا۔ کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں! انہوں نے کہا۔ خوش آمدید۔ پھر تیسرے آسمان کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا جیسے پہلے اور دوسرے آسمان پر کہا تھا۔ پھر چوتھے کی طرف چڑھے اور فرشتوں نے اسی طرح کہا۔ پھر پانچویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ پھر چھٹے آسمان کی طرف چڑھے اور یہاں بھی حسب سابق سوال جواب ہوئے۔ پھر ساتویں آسمان کی طرف چڑھے اور وہاں بھی اسی طرح کہا گیا۔ ہر آسمان پر انبیائے کرام سے ملاقات ہوئی جن کے نام بتائے اور مجھے ان میں سے یہ نام یاد ہے کہ حضرت ادریس دوسرے آسمان میں، حضرت ہارون چوتھے میں، پانچویں آسمان والے کا مجھے نام یاد نہیں رہا۔ چھٹے پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ ساتویں میں ملے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کی فضیلت کے باعث۔ حضرت موسیٰ عرض گزار ہوئے کہ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أنبياء قد سماهم فأوعيت منهم إدريس في
الثانية وهارون في الرابعة وآخر في الخامسة
لم أحفظ اسمه وإبراهيم في السادسة وموسى
في السابعة بتفضيل كلام الله فقال موسى رب
لم أظن أن يرفع علي أحد ثم علا به فوق
ذلك بما لا يعلمه إلا الله حتى جاء سدرة
المنتهى ودنا الجبار رب العزة فتدلى حتى
كان منه قاب قوسين أو أدنى فأوحى الله
فيما أوحى إليه خمسين صلاة على أمتك
كل يوم وليلة ثم هبط حتى بلغ موسى
فاحتبسه موسى فقال يا محمد ماذا عهد
إليك ربك قال عهد إلي خمسين صلاة
كل يوم وليلة قال إن أمتك لا تستطيع
ذلك فارجع فليخفف عنك ربك وعنهم
فالتفت النبي صلى الله عليه وسلم إلى
جبريل كأنه يستشيره في ذلك فأشار
إليه جبريل أن نعم إن شئت فعلا به إلى
الجبار فقال وهو مكانه يا رب خفف عنا
فإن أمتي لا تستطيع هذا فوضع عنه عشر
صلوات ثم رجع إلى موسى فاحتبسه فلم يزل
يردده موسى إلى ربه حتى صارت إلى خمس
صلوات ثم احتبسه موسى عند الخمس فقال
يا محمد والله لقد راودت بني إسرائيل قومي
على أدنى من هذا فضعفوا فتركوه فأمتك
أضعف أجسادا وقلوبا وأبدانا وأبصارا و
أسماعا فارجع فليخفف عنك ربك كل ذلك
يلتفت النبي صلى الله عليه وسلم إلى جبريل
ليشير عليه ولا يكره ذلك جبريل فرفعه
عند الخامسة فقال يا رب إن أمتي ضعفاء

اے رب! مجھے گمان نہ تھا کہ مجھ سے اوپر کسی کو پہنچایا جائے گا۔ پھر مجھے اس سے آگے اوپر لے جایا گیا جس کے بارے میں خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا، یہاں تک کہ سدرۃ المنتہیٰ کا مقام آ گیا۔ پھر حضور رب العزت سے نزدیک ہوا پھر اور قریب ہوئے یہاں تک کہ اس سے دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو چاہی وحی فرمائی اور اس میں آپ کی امت پر رات دن میں روزانہ پچاس نمازوں کی وحی فرمائی گئی پھر نیچے اترے یہاں تک کہ حضرت موسیٰ تک پہنچے تو حضرت موسےٰ نے آپ کو روک کر کہا، اے محمد! آپ کے رب نے آپ سے کیا عہد لیا ہے؟ فرمایا کہ مجھ سے روزانہ پچاس نمازوں کا عہد لیا گیا ہے۔ کہا کہ آپ کی امت سے یہ نہیں ہو سکے گا، لہٰذا واپس جائیے اور اس میں اپنے رب سے کمی کروائیے۔ پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل کی طرف دیکھا گویا آپ ان سے مشورہ فرما رہے تھے حضرت جبریل نے اشارہ کیا کہ اگر آپ چاہیں تو ضرور ایسا ہی کریں۔ پھر آپ کو اوپر لے گئے یعنی پہلی جگہ پر اور عرض گزار ہوئے کہ اے رب! کمی فرما کیونکہ میری امت اتنی طاقت نہیں رکھتی۔ پس دس نمازوں کی کمی فرمادی گئی۔ پھر حضرت موسےٰ کے پاس واپس لوٹے تو انہوں نے آپ کو روک لیا۔ پس برابر حضرت موسیٰ آپ کو بارگاہ الٰہیہ کی طرف لوٹاتے رہے یہاں تک کہ تعداد پانچ نمازوں تک آ پہنچی۔ پانچ نمازوں پر بھی حضرت موسیٰ نے آپ کو روکا اور کہا کہ اے محمد! میں اپنی قوم بنی اسرائیل کو اس سے کم نمازوں پر آزما چکا ہوں تو وہ کمزور پڑ گئے اور چھوڑ بیٹھے تھے، جبکہ آپ کی امت تو جسمانی ذہنی، بدنی، نظری اور سمعی لحاظ سے بہت کمزور ہے لہٰذا واپس جا کر اپنے رب سے اور کمی کروائیے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ حضرت جبرئیل کی طرف مشورے کی غرض سے دیکھتے تھے اور حضرت جبرئیل اس کو ناپسند نہیں فرماتے تھے۔ پس پانچویں دفعہ بھی آپ کو اوپر لے گئے۔ عرض گزار ہوئے کہ اے رب! میری امت جسمانی، قلبی، سمعی اور بدنی لحاظ سے کمزور ہے، لہٰذا ہمارے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَجْسَادُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ وَأَسْمَاعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ فَخَفِّفْ عَنَّا فَقَالَ الْجَبَّارُ يَا مُحَمَّدُ قَالَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ كَمَا فَرَضْتُ عَلَيْكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ قَالَ فَكُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا فَهِيَ خَمْسُونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ وَهِيَ خَمْسٌ عَلَيْكَ فَرَجَعَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ كَيْفَ فَعَلْتَ فَقَالَ خَفَّفَ عَنَّا أَعْطَانَا بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا قَالَ مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ رَاوَدْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَدْنَى مِنْ ذَلِكَ فَتَرَكُوهُ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَلْيُخَفِّفْ عَنْكَ أَيْضًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُوسَى قَدْ وَاللَّهِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي مِمَّا اخْتَلَفْتُ إِلَيْهِ قَالَ فَاهْبِطْ بِاسْمِ اللَّهِ قَالَ وَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ.

بَابُ ۱۲۶۹ كَلَامِ الرَّبِّ مَعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

۲۳۶۵ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا.

۲۳۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ حَدَّثَنَا هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

لئے اور کمی فرما ۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ۔ اے محمد! عرض گزار ہوئے کہ میں حاضر و مستعد ہوں ۔ فرمایا کہ میرے نزدیک بات بدلا نہیں کرتی جیسا کہ میں نے تم پر ام الکتاب میں فرض فرمایا پس یہ ثواب کے لحاظ سے لوح محفوظ میں پچاس ہیں اور پڑھنے کے لئے تم پر پانچ فرض ہیں ۔ پس آپ حضرت موسےٰ کی طرف لوٹے ۔ کہا کہ آپ نے کیا کیا ؟ کہا کہ ہمارے لئے یہ کمی فرمائی گئی کہ ہمیں ہر نیکی کا ثواب دس گنا عطا فرمایا گیا ۔ حضرت موسیٰ نے کہا کہ خدا کی قسم ، میں اس سے کم نمازوں پر بنی اسرائیل کو آزما چکا ہوں پھر بھی وہ چھوڑ بیٹھے تھے لہٰذا اپنے رب کی طرف جائیے اور مزید کمی کروائیے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے موسیٰ ! خدا کی قسم ، مجھے اپنے رب کے حضور بار بار جانے کے باعث اب شرم آتی ہے ۔ کہا تو اللہ کا نام لے کر اتر جائیے ۔ راوی کا بیان ہے کہ جب آپ بیدار ہوئے تو مسجد حرام میں تھے ۔

اللہ تعالیٰ کا اہل جنت سے کلام فرمانا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے ۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا کہ اے اہل جنت ! وہ عرض کریں گے کہ ہم اپنے رب کے لئے حاضر و مستعد ہیں اور ہر بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے ۔ وہ فرمائے گا کہ کیا تم راضی ہو ؟ وہ عرض کریں گے کہ اے رب ! ہمیں کیا ہوا ہے جو ہم راضی نہ ہوں حالانکہ ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا ۔ فرمائے گا کہ کیا میں تمہیں اس سے زیادہ نہ دوں ؟ عرض کریں گے کہ اے رب ! وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہے ؟ فرمائے گا کہ میں نے اپنی رضا مندی تمہارے لئے حلال کی ۔ لہٰذا اس کے بعد اب کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا ۔

عطاء بن یسار نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز گفتگو فرما رہے تھے تو اس وقت آپ کی خدمت میں ایک دیہاتی بھی موجود تھا کہ اہل جنت میں سے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يومًا يحدث وعنده رجل من أهل البادية أن رجلًا من أهل الجنة استأذن ربه في الزرع فقال له أولست فيما شئت قال بلى ولكني أحب أن أزرع فأسرع وبذر فتبادر الطرف نباته واستواؤه واستحصاده وتكويره أمثال الجبال فيقول الله تعالى دونك يا ابن آدم فإنه لا يشبعك شيء فقال الأعرابي يا رسول الله لا تجد هذا إلا قرشيًا أو أنصاريًا فإنهم أصحاب زرع فأما نحن فلسنا بأصحاب زرع فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم.

ایک دن اپنے رب سے کھیتی باڑی کرنے کی اجازت مانگے گا اس سے فرمایا جائے گا کہ کیا میں نے تجھے تیری مرضی کی ہر چیز نہیں دی! عرض کرے گا کہ کیوں نہیں، لیکن میں کھیتی باڑی کرنا پسند کرتا ہوں پس وہ جلد ہی کام کرنا شروع کر دے گا اور چشم زدن میں کھیتی کا اُگنا، سبز ہونا اور کٹنا شروع ہو جائے گا اور غلے کے پہاڑوں کی طرح انبار لگ جائیں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اے ابن آدم! اسے لے کیونکہ کوئی چیز تجھے شکم سیر نہیں کرتی دیہاتی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! ہم تو ایسا کسی کو نہیں پاتے سوائے قریشیوں اور انصاریوں کے کیونکہ یہی کھیتی باڑی کرتے ہیں جبکہ ہم زراعت پیشہ نہیں ہیں۔ پس اس بات پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔

باب ۱۲۰ ذكر الله بالأمر وذكر العباد بالدعاء والتضرع والرسالة والإبلاغ

لقوله تعالى فاذكروني أذكركم واتل عليهم نبأ نوح إذ قال لقومه يا قوم إن كان كبر عليكم مقامي وتذكيري بآيات الله فعلى الله توكلت فأجمعوا أمركم وشركاءكم ثم لا يكن أمركم عليكم غمة ثم اقضوا إلي ولا تنظرون فإن توليتم فما سألتكم من أجر إن أجري إلا على الله وأمرت أن أكون من المسلمين. غمة هم وضيق قال مجاهد اقضوا إلى ما في أنفسكم يقال افرق اقض وقال مجاهد وإن أحد من المشركين استجارك فأجره حتى يسمع كلام الله إنسان يأتيه فيستمع ما يقول وما أنزل عليه فهو آمن حتى يأتيه فيسمع كلام الله وحتى يبلغ مأمنه حيث جاءه النبأ العظيم القرآن صوابًا حقًا في الدنيا وعمل به.

اللہ تعالیٰ حکم کے ذریعے بندوں کو یاد کرتا ہے اور بندے اسے دعا، عاجزی اور اس کے احکام کی تبلیغ کر کے یاد کرتے ہیں! ارشاد ربانی۔

"تم مجھے یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا" (سورہ البقرہ، آیت ۱۵۲) نیز فرمایا۔ "اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے اپنی قوم سے کہا، اے میری قوم! اگر تم پر شاق گزرا ہے میرا کھڑا ہونا اور اللہ تعالیٰ کی نشانیاں یاد دلانا تو میں نے اللہ پر بھروسہ کیا تو مل کر کام کرو اور اپنے جھوٹے معبودوں سمیت اپنا کام پکا کر لو پھر تمہارے کام میں تمہارے لئے کوئی الجھن نہ رہے پھر جو ہو سکے میرا کر لو اور مہلت نہ دو پھر اگر تم منہ پھیر دو تو میں تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا میرا اجر تو نہیں مگر اللہ پر اور مجھے حکم ہے کہ میں مسلمانوں سے ہوں (سورہ یونس آیت ۷۱،۷۲) غُمَّۃً سے تکلیف اور تنگی مراد ہے مجاہد کا قول ہے۔ اقضوا الیّ جو تمہارے دلوں میں ہو۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ جو چاہے کرے۔ مجاہد کا قول ہے کہ اے محبوب! اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے تو اسے پناہ دو کہ وہ اللہ کا کلام سنے" (سورۃ التوبہ، آیت ۶) اگر کوئی آدمی آنے والے سے جو تم فرماتے ہو اور جو تم پر اتارا گیا ہے سنے تو وہ امن میں ہے یہاں تک کہ اللہ کا کلام سنے اور اپنی رہائش گاہ پر پہنچ جائے جہاں سے آیا تھا۔ النبأ العظیم سے قرآن مجید مراد ہے صواباً دنیا میں حق پر چلنا اور اس کے مطابق عمل۔

باب ۱۲۱ قول الله تعالى فلا تجعلوا لله أندادًا

وقوله جل ذكره وتجعلون له أندادًا ذلك رب العالمين وقوله والذين

ارشاد الٰہی ہے۔ خدا کا شریک نہ ٹھہراؤ۔

ارشاد ربانی ہے: "اور اس کے ہمسر ٹھہراتے ہو وہ ہے سارے جہان کا رب" (سورہ حم سجدہ آیت ۹) نیز ارشاد فرمایا۔ "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ
وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ
عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ
وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ وَقَالَ عِكْرِمَةُ وَمَا يُؤْمِنُ
اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
مَّنْ خَلَقَهُمْ وَمَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ
اللّٰهُ فَذٰلِكَ اِيْمَانُهُمْ وَهُمْ يَعْبُدُوْنَ غَيْرَهٗ وَمَا
ذُكِرَ فِيْ خَلْقِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ وَاَكْسَابِهِمْ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى
وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا وَقَالَ مُجَاهِدٌ
مَا تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ بِالرِّسَالَةِ وَالْعَذَابِ
لِيَسْاَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ الْمُبَلِّغِيْنَ
الْمُؤَدِّيْنَ مِنَ الرُّسُلِ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ عِنْدَنَا
وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ الْقُرْاٰنُ وَصَدَّقَ بِهٖ
الْمُؤْمِنُ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا الَّذِيْ
اَعْطَيْتَنِيْ عَمِلْتُ بِمَا فِيْهِ۔

۲۳۶۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا
جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ
اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ اِنَّ ذٰلِكَ
لَعَظِيْمٌ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ
تَخَافُ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ ثُمَّ
اَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيْلَةِ جَارِكَ۔

بَابُ ۱۲۷۲ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا كُنْتُمْ
تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا
اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ
لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ

۲۳۶۸۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ
حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ

دوسرے معبود کو نہیں پوجتے" (سورۃ الفرقان آیت ۶۸) نیز ارشاد ہوا: "اور بیشک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلے لوگوں کی طرف کہ اے سننے والے اگر تو نے اللہ کا شریک کیا تو ضرور تیرا سب کیا دھرا اکارت جائے گا اور ضرور تو نقصان میں رہے گا۔ بلکہ اللہ ہی کی عبادت کرو اور شکر کرنے والوں سے ہو (سورۃ الزمر ۶۶-۶۵)۔ عکرمہ کا قول ہے "اور ان میں اکثر وہ ہیں کہ اللہ پر یقین نہیں لاتے مگر شرک کرتے ہوئے" (سورۃ یوسف آیت ۱۰۶) اگر ان سے پوچھیے کہ انہیں کس نے پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا تو ضرور کہیں گے کہ اللہ نے یہ ان کا عقیدہ ہے لیکن دوسروں کی پوجا کرتے ہیں۔ بندوں کے افعال اور کسب کا مخلوق ہونا جو مذکور ہے وہ اس ارشاد الٰہی کے باعث ہے: "اور اس نے ہر چیز پیدا کر کے ٹھیک اندازے پر رکھی" (سورۃ الفرقان آیت ۲) مجاہد کا قول ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ اِلَّا بِالْحَقِّ رسالت اور عذاب کے۔ لِيَسْاَلَ الصّٰدِقِيْنَ عَنْ صِدْقِهِمْ احکام پہنچانے والے رسولوں سے وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ہمارے پاس۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ قرآن مجید لے کر۔ وَصَدَّقَ بِهٖ ایمان لانے والا قیامت کے روز کہے گا کہ یہ مجھے عطا فرمایا گیا جس کے مطابق میں نے عمل کیا۔

عمرو بن شرحبیل نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا: کہ تو خدا کی برابری کرنے والا کسی کو ٹھہرائے حالانکہ تجھے پیدا کیا ہے میں عرض گزار ہوا کہ یہ گناہ تو واقعی بہت بڑا ہے لیکن پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا پھر یہ کہ تو اپنے ہمسائے کی بیوی سے بدکاری کرے۔

کافروں کا خدا کے متعلق گمان

"اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں لیکن تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام نہیں جانتا" (سورۃ حٰم سجدہ، آیت ۲۲)

ابو معمر کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ دو ثقفی اور ایک قرشی یا دو قرشی اور ایک ثقفی بیت اللہ کے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَقَفِيَّانِ وَ ٨
قُرَشِيٌّ أَوْ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ كَثِيرَةٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ
قَلِيلَةٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَتَرَوْنَ
أَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ قَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ
جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ
إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَإِنَّهُ يَسْمَعُ إِذَا أَخْفَيْنَا
فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ الْآيَةَ.

بَابُ ١٢٤٣ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شَأْنٍ وَمَا يَأْتِيهِمْ مِنْ ذِكْرٍ مِنْ رَبِّهِمْ
مُحْدَثٍ وَقَوْلِهِ تَعَالَى لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ
بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا وَأَنَّ حَدَثَهُ لَا يُشْبِهُ حَدَثَ
الْمَخْلُوقِينَ لِقَوْلِهِ تَعَالَى لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَ
هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ
مِنْ أَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَإِنَّ مِمَّا أَحْدَثَ أَنْ لَا
تَكَلَّمُوا فِي الصَّلٰوةِ.

٢٣٦٩۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا
حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ
كُتُبِهِمْ وَعِنْدَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ أَقْرَبُ الْكُتُبِ عَهْدًا
بِاللّٰهِ تَقْرَءُونَهُ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ.

٢٣٧٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ
عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ
أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
كَيْفَ تَسْأَلُونَ أَهْلَ الْكِتَابِ عَنْ شَيْءٍ وَكِتَابُكُمُ
الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَحْدَثُ الْأَخْبَارِ بِاللّٰهِ مَحْضًا لَمْ يُشَبْ وَقَدْ
حَدَّثَكُمُ اللّٰهُ أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ بَدَّلُوا مِنْ

پاس جمع ہوئے، جن میں سے ہر ایک کے پیٹ پر چربی
چڑھی ہوئی تھی اور دل میں سوجھ بوجھ کی قلت تھی
ان میں سے ایک نے کہا کہ تمہارے خیال میں
کیا اللہ تعالےٰ ہماری باتوں کو سنتا ہے؟
دوسرے نے کہا کہ اگر ہم بلند آواز سے باتیں کریں تو سنتا
ہے اور آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ پس یہ آیت نازل ہوئی
"اور تم اس سے کہاں چھپ کر جاتے کہ تم پر گواہی دیں تمہارے کان
اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں" (سورہ حٰم سجدہ آیت ۲۲)

اللہ تعالیٰ ہر روز اپنی شان کا اظہار فرماتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے "جب ان کے رب کے پاس سے انہیں کوئی نئی
نصیحت آتی ہے۔ (سورۃ الانبیاء، آیت ۲) نیز فرمایا "شاید
اس کے بعد اللہ کوئی نیا حکم بھیجے"۔ (سورۃ الطلاق، آیت پہلی)
اس کی نئی بات مخلوق کی نئی بات کے مشابہ نہیں جیسا کہ فرمایا
"اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سنتا دیکھتا ہے" (سورۃ
الشوریٰ آیت ۱۱) ابن مسعود نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے
روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جو چاہے نیا حکم دیتا ہے اور اس کے
نئے حکموں میں سے ایک یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کیا کرو۔

عکرمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
نے فرمایا: تم اہل کتاب سے ان کی کتابوں کے بارے
میں کیسے پوچھتے ہو جبکہ تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے
جو اللہ کی تمام کتابوں سے بلحاظ زمانہ نئی ہے جس کو تم پڑھتے
ہو، یہ خالص اور ملاوٹ سے پاک ہے۔

عبید اللہ بن عبد اللہ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اے مسلمانو! تم اہل کتاب
سے ان کی کتاب کی کوئی بات کیسے پوچھتے ہو، حالانکہ تمہاری
کتاب جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی پر نازل فرمائی، وہ
اللہ کی خبروں میں سب سے نئی ہے۔ خالص اور ملاوٹ سے
پاک ہے، اور اللہ تعالےٰ نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اہل کتاب
نے اللہ کی کتابوں میں تبدیلی کر دی۔ ان میں تغیر و تبدل کر

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

كُتُبَ اللّٰهِ وَغَيَّرُوْا فَكَتَبُوْا بِاَيْدِيْهِمْ قَالُوْا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِذٰلِكَ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَوَلَا يَنْهَاكُمْ مَا جَاءَكُمْ مِنَ الْعِلْمِ عَنْ مَسْاَلَتِهِمْ فَلَا وَاللّٰهِ مَا رَاَيْنَا رَجُلًا مِنْهُمْ يَسْاَلُكُمْ عَنِ الَّذِيْ اُنْزِلَ عَلَيْكُمْ۔

بَابُ ۱۲۴۳ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ وَفِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ

وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا مَعَ عَبْدِيْ حَيْثُمَا ذَكَرَنِيْ وَتَحَرَّكَتْ بِيْ شَفَتَاهُ۔

۲۳۷۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيْلِ شِدَّةً وَكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ لِيَ ابْنُ عَبَّاسٍ اُحَرِّكُهُمَا لَكَ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا اُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ قَالَ جَمْعُهٗ فِيْ صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَؤُهٗ فَاِذَا قَرَاْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهٗ وَاَنْصِتْ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا اَنْ تَقْرَاَهٗ قَالَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَمَعَ فَاِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيْلُ قَرَاَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَقْرَاَهٗ۔

بَابُ ۱۲۷۵ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

کے پھر اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کہتے کہ یہ اللہ کے پاس سے ہے تاکہ اس کے ذریعے ذلیل قیمت کمائیں۔ کیا تمہیں اس سے منع نہیں فرمایا ان باتوں کو ان سے پوچھنے سے جن کا تمہارے پاس علم آ گیا۔ حالانکہ خدا کی قسم ہم نے ان میں سے نہیں دیکھا کہ تم سے اس کے متعلق کسی نے پوچھا ہو جو تم پر نازل ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ساتھ ہے۔

"تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" (سورۃ القیمۃ آیت ۱۶) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نزول وحی کے وقت ایسا کرنا۔ ابوہریرہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب تک وہ مجھے یاد کرے اور اس کے ہونٹ میری یاد میں حرکت کریں۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس سے ارشاد ربانی "تم اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کے بارے میں روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نزول وحی سے سخت بوجھ محسوس ہوتا اور آپ اپنے لب ہائے مبارک کو حرکت دیا کرتے۔ حضرت ابن عباس نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاؤں جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حرکت دیا کرتے تھے۔ سعید بن جبیر نے فرمایا کہ میں تمہیں اسی طرح حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے حضرت ابن عباس نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمے ہے" فرمایا کہ تمہارے سینے میں جمع کرنا۔ اسے پھر پڑھنا جبکہ ہم پڑھ لیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرنا۔ فرمایا کہ تم غور سے سنو اور خاموش رہو۔ پھر تمہارا پڑھنا ہمارے ذمے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت جبرئیل آتے تو آپ غور سے سنتے اور جب حضرت جبرئیل چلے جاتے تو نبی کریم پڑھتے جیسا کہ آپ کو پڑھایا ہوتا۔

اللہ تعالیٰ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے۔

"اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا آواز سے، وہ تو دلوں کی بات بھی

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ يَتَخَافَتُونَ يَتَسَارُّونَ.

۲۳۷۲۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ عَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ أَيْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسْمِعُهُمْ وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا.

۲۳۷۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا فِي الدُّعَاءِ.

۲۳۷۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ وَزَادَ غَيْرُهُ يَجْهَرُ بِهِ.

بَابُ ۱۲۷ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَرَجُلٌ يَقُولُ لَوْ أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ هَذَا فَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ فَبَيَّنَ اللَّهُ أَنَّ قِيَامَهُ بِالْكِتَابِ هُوَ فِعْلُهُ وَقَالَ وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ

جانتا ہے۔ کیا وہ نہ جانے جس نے پیدا کیا اور وہی ہے باریکی کو جاننے والا خبردار۔ (سورۃ الملک آیت ۱۴) یَتَخَافَتُونَ آہستہ باتیں کرنا۔

سعید بن جبیر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ارشاد ربانی "نہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" کے بارے میں فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپے رہتے تھے تو جب آپ اپنے اصحاب کے ساتھ بلند آواز سے قرآن کریم پڑھتے اور مشرکین اسے سنتے تو قرآن مجید کو برا بھلا کہتے اور جس نے اسے نازل کیا اور جو لے کر آیا تو اللہ تعالے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز زیادہ آواز سے نہ پڑھو یعنی اپنی قرأت کہ مشرکین سنیں اور قرآن مجید کو برا بھلا کہیں اور اتنا آہستہ بھی نہ پڑھو کہ تمہارے اصحاب بھی نہ سن سکیں بلکہ اس کے درمیان میں راستہ تلاش کرو۔

عروہ بن زبیر کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ آیت "اور اپنی نماز نہ بہت بلند آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ" دعا کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

ابوسلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن مجید کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ دوسرے نے اتنا اضافہ کیا ہے کہ جو آواز سے نہیں پڑھتا۔

نیکی کی توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو قرآن مجید دیا گیا تو وہ شب و روز اس کے ساتھ قیام کرتا ہے۔ دوسرا شخص اسے دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے یہ چیز دی جاتی تو میں بھی ایسا کرتا جیسا وہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ اس کا کتاب کے ساتھ قیام کرنا اس کا فعل ہے اور فرمایا "اور اس کی نشانیوں سے ہے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور تمہاری بولیوں اور رنگوں کا اختلاف"

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَاَلْوَانِكُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهٗ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

۲۳۷۵ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسُدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ هٰذَا لَفَعَلْتُ كَمَا يَفْعَلُ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ فِيْ حَقِّهٖ فَيَقُوْلُ لَوْ اُوْتِيْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِيَ عَمِلْتُ فِيْهِ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ.

۲۳۷۶ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهٗ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ سَمِعْتُ سُفْيٰنَ مِرَارًا لَمْ اَسْمَعْهُ يَذْكُرُ الْخَبَرَ وَهُوَ مِنْ صَحِيْحِ حَدِيْثِهٖ.

بَابُ ۱۲۷۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ مِنَ اللّٰهِ الرِّسَالَةُ

وَعَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَلَاغُ وَعَلَيْنَا التَّسْلِيْمُ وَقَالَ لِيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَقَالَ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَقَالَتْ عَائِشَةُ اِذَا اَعْجَبَكَ حُسْنُ عَمَلِ امْرِئٍ فَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ اَحَدٌ وَقَالَ مَعْمَرٌ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ هٰذَا الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بَيَانٌ وَّدَلَالَةٌ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ

(سورہ الروم آیت ۲۲) نیز فرمایا اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ملے۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد نہیں مگر دو شخصوں پر ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم دیا اور وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا کہتا ہے کہ اگر مجھے بھی یہ سعادت ملتی جو اسے ملی تو میں بھی اسی طرح کرتا جیسے یہ کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ ان مقامات پر خرچ کرتا ہے جہاں خرچ کرنے کا حق ہے تو دوسرا آدمی دیکھ کر کہتا ہے اگر مجھے بھی اسی طرح مال دیا جاتا جیسے اسے دیا گیا ہے تو میں بھی اسے اسی طرح خرچ کرتا جیسے یہ کرتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حسد نہیں مگر دو شخصوں میں۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید دیا پس وہ شب و روز اس کی تلاوت کرتا ہے دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور وہ شب و روز اسے راہ خدا میں خرچ کرے۔ میں نے سفیان سے کئی دفعہ سنا لیکن انہوں نے "الخبر" کے لفظ کا ذکر نہیں کیا حالانکہ یہ ان کی صحیح حدیثوں سے ہے۔

حضور نے اللہ تعالےٰ کے احکام پہنچا دیئے تھے۔

"اے رسول پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا" (سورہ المائدہ آیت ۶۷)

زہری کا قول ہے اللہ تعالیٰ پر پیغام کا بھیجنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر پہنچانا اور ہم پر تسلیم کرنا ہے۔ نیز فرمایا "کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغام پہنچا دیئے" (سورہ الجن، آیت ۲۸) یہ بھی فرمایا "تمہیں اپنے رب کی رسالتیں پہنچاتا ہوں" (سورہ الاعراف آیت ۶۲) کعب بن مالک نے کہا جبکہ وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اور اللہ اور رسول تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں" حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب تمہیں کسی کا عمل اچھا لگے تو کہو کہ عمل کئے جاؤ اللہ اور اس کا رسول اور مسلمان تمہارے عمل کو دیکھتے ہیں اور کوئی تمہیں دھوکا نہ دے جائے معمر کا قول ہے کہ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ سے یہ قرآن مجید مراد ہے۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ بیان اور دلالت کے لحاظ سے جیسے اللہ تعالےٰ نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ لَا رَيْبَ لَا شَكَّ تِلْكَ اٰيَاتُ يَعْنِي هٰذِهِ أَعْلَامُ الْقُرْاٰنِ وَمِثْلُهُ حَتّٰى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِمْ يَعْنِي بِكُمْ وَقَالَ أَنَسٌ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَهُ حَرَامًا إِلٰى قَوْمِهِ وَقَالَ أَتُؤْمِنُونِي أُبَلِّغُ رِسَالَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ.

٢٣٧٧ - حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ وَزِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ.

٢٣٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ فَلَا تُصَدِّقْهُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُولُ يٰأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ.

٢٣٧٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ قَالَ أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ

فرمایا۔ ذٰلِکُمْ حُکْمُ اللّٰہِ یہ اللہ کا حکم ہے۔ لَا رَیْبَ کوئی شک نہیں۔ تِلْکَ اٰیٰتُ قرآن مجید کی یہ نشانیاں۔ اور اسی طرح حَتّٰی اِذَا کُنْتُمْ فِی الْفُلْکِ وَجَرَیْنَ بِہِمْ یہاں بِکُمْ کے معنی میں ہے۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ماموں حرام بن ملحان کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ کیا مجھے امان دیتے ہو کہ میں رسول اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دوں۔ پس یہ ان سے گفتگو کرنے لگے۔

فضل بن یعقوب، عبداللہ بن جعفر رقی، معتمر بن سلیمان، سعید بن عبیداللہ ثقفی، بکر بن عبداللہ مزنی اور زیاد بن جبیر بن حیہ جبیر بن حیہ سے روایت کی کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے رب کی رسالت کے متعلق بتایا کہ ہم میں سے جو قتل کیا گیا وہ جنت میں گیا۔

مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے فرمایا جو تم سے یہ کہے کہ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز کو چھپایا ___ مسروق کا بیان ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جو تمہیں بتائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی میں سے کچھ چھپایا تو اس کی تصدیق نہ کرو کیونکہ اللہ تعالٰے فرماتا ہے: "اے رسول! پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تم پر تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ کیا تو تم نے اس کا کوئی پیغام نہیں پہنچایا۔"

(سورۃ المائدہ۔ آیت ۶۷)

عمرو بن شرحبیل کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا ایک آدمی عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ! کونسا گناہ اللہ تعالٰے کے نزدیک سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عرض کی کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض گزار ہوا کہ پھر کونسا ہے؟ فرمایا کہ تو

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَهَا وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَةَ.

بَابٌ ۱۳۷ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أُعْطِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا وَأُعْطِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ وَأُعْطِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ وَقَالَ أَبُو رَزِينٍ يَتْلُونَهُ يَتَّبِعُونَهُ وَيَعْمَلُونَ بِهِ حَقَّ عَمَلِهِ يُقَالُ يُتْلَى يُقْرَأُ حَسَنُ التِّلَاوَةِ حَسَنُ الْقِرَاءَةِ لِلْقُرْآنِ لَا يَمَسُّهُ لَا يَجِدُ طَعْمَهُ وَنَفْعَهُ إِلَّا مَنْ آمَنَ بِالْقُرْآنِ وَلَا يَحْمِلُهُ بِحَقِّهِ إِلَّا الْمُوقِنُ لِقَوْلِهِ تَعَالٰى مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْلَامَ وَالْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ أَخْبِرْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَتَطَهَّرْ إِلَّا صَلَّيْتُ وَسُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ الْجِهَادُ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ.

۲۳۸۰. حَدَّثَنَا عَبْدَانُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَنْ سَلَفَ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا بِهَا حَتّٰى انْتَصَفَ النَّهَارُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا بِهِ حَتّٰى صُلِّيَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا

اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ وحی نازل فرمائی "اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے"۔

کلامِ الٰہی کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

"تم فرماؤ کہ توریت لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو" (سورہ آلِ عمران آیت ۹۳)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہلِ توریت کو توریت عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس کے مطابق عمل کیا۔ اہلِ انجیل کو انجیل عطا فرمائی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا اور تمہیں قرآن مجید دیا گیا ہے تو تم اس کے مطابق عمل کرو۔ ابو رزین کا قول ہے کہ "یَتْلُوْنَہٗ" سے یہ مراد ہے کہ اس کی اتباع کرو اور اس کے مطابق عمل کرو جیسے عمل کرنے کا حق ہے۔ کہا گیا ہے کہ "یُتْلٰی" سے اچھی طرح پڑھنا مراد ہے یعنی قرآن کریم کو حسن قرأت کے ساتھ "یَمَسُّہٗ" سے مراد ہے کہ اس کا ذائقہ اور نفع وہی پائیں گے جو اس پر ایمان لائے اور اسے حق کے ساتھ نہیں اٹھائے گا مگر اس پر یقین رکھنے والا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "ان کی مثال جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر انہوں نے اس کی حکم برداری نہ کی گدھے جیسی مثال ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے۔ کیا ہی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو راہ نہیں دیتا" (سورہ الجمعۃ آیت ۵) اور نبی کریم نے اسلام اور ایمان کو عمل کا نام دیا۔ حضرت ابوہریرہ کا بیان ہے کہ نبی کریم نے حضرت بلال سے فرمایا کہ مجھے وہ امید افزا عمل بتاؤ جو تم نے حالتِ اسلام میں کیا ہو، عرض گزار ہوئے کہ میرے نزدیک تو میں نے ایسا کوئی عمل نہیں کیا جو امید افزا ہو ہاں میں نے ...

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گزشتہ امتوں کے مقابلے میں تمہارا دور ایسا ہے جیسے نمازِ عصر سے غروبِ آفتاب تک۔ اہلِ توریت کو توریت دی گئی تو انہوں نے اس پر عمل کیا، یہاں تک کہ نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے پس انہیں ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر اہلِ انجیل کو انجیل دی گئی تو انہوں نے نمازِ عصر تک اس کے مطابق عمل کیا اور عاجز آ گئے۔ پس انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا فرمایا گیا۔ پھر تمہیں قرآن مجید دیا گیا تو تم نے اس کے مطابق عمل کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا پس تمہیں دو دو

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

ثُمَّ أُوتِيتُمُ الْقُرْآنَ فَعَمِلْتُمْ بِهِ حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأُعْطِيتُمْ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابِ هَؤُلَاءِ أَقَلُّ مِنَّا عَمَلًا وَأَكْثَرُ أَجْرًا قَالَ اللَّهُ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ.

بَابُ ١٢٧٩ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ عَمَلًا وَقَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ.

٢٣٨١ - حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ وَحَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَسَدِيُّ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ الْعَيْزَارِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

بَابُ ١٢٨٠ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا هَلُوعًا ضَجُورًا

٢٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالٌ فَأَعْطَى قَوْمًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَبَلَغَهُ أَنَّهُمْ عَتَبُوا فَقَالَ إِنِّي أُعْطِي الرَّجُلَ وَأَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ مِنْهُمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَقَالَ عَمْرٌو مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمْرَ النَّعَمِ.

بَابُ ١٢٨١ ذِكْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

دو دو قیراط عطا فرمائے گئے۔ اس پر اہل کتاب نے کہا۔ کہ انہوں نے کام تو ہم سے بہت کم کیا ہے۔ اور مزدوری بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے حق میں کوئی کمی کی ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ نہیں۔ فرمایا تو یہ میرا فضل ہے جس کو چاہوں دوں۔

حضور نے نماز کو عمل فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے۔
سلیمان، شعبہ، ولید، عباد بن یعقوب اسدی، عباد بن عوام، شیبانی، ولید بن عیزار، ابوعمرو شیبانی نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا والدین کے ساتھ نیکی کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

انسان کی سرشت: بیشک آدمی بنایا گیا ہے بڑا بے صبرا حریص، جب اسے برائی پہنچے تو سخت گھبرانے والا اور جب بھلائی پہنچے تو روک رکھنے والا۔ سورہ المعارج آیت ١٩ تا ٢١

امام حسن بصری کا بیان ہے کہ حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مال آیا تو بعض لوگوں کو آپ نے عطا فرمایا اور بعض لوگوں کو نہ دیا۔ چنانچہ آپ کو یہ خبر پہنچی کہ انہیں یہ ناگوار گزری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو دیا اور دوسرے کو نہ دیا تو جس کو مال نہ دیا وہ مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے جس کو مال دیا ہے۔ میں نے ان لوگوں کو مال دیا جن کے دلوں میں بے چینی اور اضطراب ہے اور بعض لوگوں کو نظر انداز کرتا ہوں تو ان کی بے نیازی اور بھلائی کے باعث جو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں ڈال دی ہے اور ان میں سے عمرو بن تغلب بھی ہیں۔ حضرت عمرو فرماتے ہیں، رسول اللہ کے اس کلمے کی نسبت مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس سرخ اونٹ ہوتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنے رب سے

sunnahschool.blogspot.com
sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَرِوَايَتِهِ عَنْ رَبِّهِ

٢٣٨٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِذَا أَتَانِي مَشْيًا أَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً.

٢٣٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رُبَّمَا ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَقَرَّبَ الْعَبْدُ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوعًا وَقَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

٢٣٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّكُمْ قَالَ لِكُلِّ عَمَلٍ كَفَّارَةٌ وَالصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ.

٢٣٨٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ إِنَّهُ خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

٢٣٨٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ أَخْبَرَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعْوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ

ذکر اور روایت کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی کہ اُن کے رب نے فرمایا جب بندہ بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک گز اُس کی طرف بڑھ جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک آتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

حضرت انس بن مالک کا بیان ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد بار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ جب بندہ بالشت بھر مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں گز بھر اُس کے قریب ہو جاتا ہوں اور جب وہ گز بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھوں کے پھیلاؤ کے برابر نزدیک ہو جاتا ہوں۔ معتمر کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد سے سُنا، انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب تعالیٰ سے روایت کرتے ہیں۔

محمد بن زیاد کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے روایت کرتے کہ اُس نے فرمایا۔ ہر عمل کے لئے کفارہ ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور اُس کا بدلہ میں خود دوں گا اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابو العالیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا۔ کسی شخص کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں حضرت یونس بن متیٰ سے بہتر ہوں اور انہیں اُن کے والد ماجد کی طرف منسوب کیا۔

معاویہ بن قرہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے روز دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر سورۃ الفتح کی تلاوت کر رہے تھے یا سورۃ الفتح سے پڑھ رہے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ بار بار الفاظ کی

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْفَتْحِ أَوْ مِنْ سُوْرَةِ الْفَتْحِ قَالَ فَرَجَّعَ فِيْهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ مُعٰوِيَةُ يَحْكِيْ قِرَاءَةَ ابْنِ مُغَفَّلٍ وَقَالَ لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيْكُمْ لَرَجَّعْتُ كَمَا رَجَّعَ ابْنُ مُغَفَّلٍ يَحْكِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لِمُعٰوِيَةَ كَيْفَ كَانَ تَرْجِيْعُهُ قَالَ آآآ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

٨ باب ١٢٨٢ مَا يَجُوْزُ مِنْ تَفْسِيْرِ التَّوْرٰىةِ وَغَيْرِهَا مِنْ كُتُبِ اللّٰهِ بِالْعَرَبِيَّةِ وَغَيْرِهَا

لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ أَنَّ هِرَقْلَ دَعَا تَرْجُمَانَهُ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلٰى هِرَقْلَ وَيٰا أَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ الْآيَةَ۔

٢٣٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَءُوْنَ التَّوْرٰىةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ وَيُفَسِّرُوْنَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ وَقُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ الْآيَةَ۔

٢٣٨٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَامْرَأَةٍ مِنَ الْيَهُوْدِ قَدْ زَنَيَا فَقَالَ لِلْيَهُوْدِ مَا تَصْنَعُوْنَ بِهِمَا قَالُوْا نُسَخِّمُ وُجُوْهَهُمَا وَنُخْزِيْهِمَا قَالَ فَأْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَا إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَجَآءُوْا فَقَالُوْا لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَرْضَوْنَ يَا أَعْوَرُ اقْرَأْ فَقَرَأَ حَتّٰى انْتَهٰى إِلٰى

تکرار کرتے تھے۔ شعبہ کا بیان ہے کہ پھر معاویہ نے حضرت ابن مغفل کی قرأت میں تلاوت کر کے سنائی، پھر فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تمہارے پاس لوگ جمع ہو جائیں گے تو میں اسی طرح پڑھ کر سناتا جیسے حضرت ابن مغفل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنایا تھا۔ میں نے معاویہ سے کہا کہ وہ کس طرح تکرار کرتے تھے؟ فرمایا کہ ا ا ا تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

توریت اور اللہ کی دوسری کتابوں کی عربی وغیرہ میں تفسیر کا جواز۔

ارشاد ربانی ہے "توریت لا کر پڑھو اگر تم سچے ہو"۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ مجھے حضرت ابو سفیان بن حرب نے بتایا کہ ہرقل نے اپنے ترجمان کو بلایا، پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گرامی نامہ منگوا کر پڑھا "اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی جانب سے ہرقل کے لئے ہے۔ اور اے اہل کتاب! ایک بات کی طرف آجاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔"

ابو سلمہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اہل کتاب توریت کو عبرانی زبان میں پڑھا کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے اس کی عربی میں تفسیر بیان کیا کرتے تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق کرو اور نہ تکذیب، بلکہ یوں کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو اس نے نازل فرمایا۔

نافع کا بیان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہودیوں کے ایک مرد اور ایک عورت کو لایا گیا جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ نے یہودیوں سے فرمایا کہ تم ان کے ساتھ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ایسے لوگوں کا منہ کالا کرتے اور انہیں ذلیل کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ توریت لا کر پڑھو اگر سچے ہو۔ وہ لے آئے اور ایک شخص سے جسے وہ پسند کرتے تھے کہا کہ اے اعور! تم پڑھو۔ وہ پڑھنے لگا اور اصل مقام پر گزر گیا، بلکہ اس پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ آپ نے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

مَوْضِعٍ مِنْهَا فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ قَالَ ارْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهِ آيَةُ الرَّجْمِ تَلُوحُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ عَلَيْهِمَا الرَّجْمَ وَلَكِنَّا نُكَاتِمُهُ بَيْنَنَا فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا فَرَأَيْتُهُ يُجَانِئُ عَلَيْهَا الْحِجَارَةَ.

فرمایا کہ اپنا ہاتھ اٹھاؤ جب اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو اس کے نیچے آیت رجم تھی واضح چمکتی ہوئی۔ پس کہا، اے محمد ان دونوں کے لئے رجم کا حکم ہے جبکہ ہم اس حکم کو آپس میں چھپاتے تھے۔ پس آپ نے حکم فرمایا تو ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ مرد اس عورت پر جھک جاتا تھا۔

باب ۱۲۸۳ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَزَيِّنُوا الْقُرْآنَ بِأَصْوَاتِكُمْ.

حضور کا ارشاد ہے کہ قرآن کا ماہر نیک بزرگوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن مجید کو اپنی آواز سے زینت دو۔

۲۳۹۰ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَذِنَ اللَّهُ لِشَيْءٍ مَا أَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ بِالْقُرْآنِ يَجْهَرُ بِهِ.

ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ اتنی توجہ سے کسی اور چیز کو نہیں سنتا جتنی توجہ سے اپنے نبی کے خوش الحانی اور بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنے کو سنتا ہے۔

۲۳۹۱ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا وَكُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ قَالَتْ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي وَأَنَا حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ وَأَنَّ اللَّهَ يُبَرِّئُنِي وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ اللَّهَ يُنْزِلُ فِي شَأْنِي وَحْيًا يُتْلَى وَلَشَأْنِي فِي نَفْسِي كَانَ أَحْقَرَ مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ فِيَّ بِأَمْرٍ يُتْلَى وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ الْعَشْرَ الْآيَاتِ كُلَّهَا.

ابن شہاب کا بیان ہے کہ مجھے عروہ بن زبیر، سعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ نے حدیث عائشہ کے بارے میں بتایا کہ ان پر افترا پردازوں نے جو الزام لگایا تھا اور ہر ایک نے حدیث کا ایک حصہ بیان کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے بستر پر لیٹ گئی اور میں اچھی طرح جانتی تھی کہ میں اس الزام سے بری ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے بری فرما دے گا۔ لیکن خدا کی قسم یہ تو میں گمان بھی نہیں کر سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی جس کی میری شان میں تلاوت کی جائے گی۔ کیونکہ میں اپنے آپ کو اس سے بہت گھٹیا سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ میرے معاملے میں ایسا کلام فرمائے جس کی تلاوت کی جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اِنَّ الَّذِیْنَ جَاءُوْا بِالْاِفْکِ۔ وحی نازل فرمائی، یعنی سورۃ النور کی آیت ۱۱ تا ۲۰۔

۲۳۹۲ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ أُرَاهُ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا أَوْ قِرَاءَةً مِنْهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز عشاء میں سورۃ والتین والزیتون پڑھ رہے تھے۔ پس میں نے قرآن کریم پڑھنے میں کوئی آواز آپ سے بہتر نہیں سنی۔

۲۳۹۳ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

سعید بن جبیر کا بیان ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چھپ کر رہا کرتے تھے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَارِيًا بِمَكَّةَ وَكَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَإِذَا سَمِعَ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا.

اور جب آپ بلند آواز سے قرأت پڑھتے اور مشرکین سنتے تو وہ قرآن مجید کو اور اس کے لانے والے کو برا بھلا کہا کرتے تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرمایا کہ اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ۔

۴۲۳۹ - حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ أَوْ بَادِيَتِكَ فَأَذَّنْتَ بِالصَّلٰوةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَآءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عبدالرحمٰن بن ابو صعصعہ کو اُن کے والد ماجد نے بتایا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمہیں بکریاں اور جنگل بہت پسند ہیں۔ پس جب تم اپنی بکریوں کے ساتھ ہو یا کسی جنگل میں ہو اور نماز کے لئے اذان کہو تو خوب بلند آواز سے کہو کیونکہ مؤذن کی آواز کو کوئی جن یا انسان نہیں سنے گا مگر قیامت کے روز اُس کی گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔

ف: رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تلقین فرمائی ہے کہ مؤذن خوب بلند آواز سے اذان کہے اور اس کا فائدہ یہ بتایا ہے کہ جہاں تک اس کی آواز جائے گی وہاں تک کے جن و انس قیامت کے روز اس بات کی گواہی دیں گے۔ دوسری احادیث میں یہ بھی ہے کہ وہاں تک کی ہر چیز گواہی دے گی معلوم ہوا کہ جو ذکر اذکار بلند آواز سے کیے جاتے ہیں اُن کا یہ بھی فائدہ ہے کہ اس کے ذریعے گواہوں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوتا ہے جو قیامت کے روز ذاکر کے بارے میں شہادت دیں گے۔ دوسری جانب یہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ جہری ذکر دکھاوے کے لیے نہ ہو اور اس کے باعث کسی کی نماز میں خلل نہ آئے۔ غرضیکہ موقع و محل کو دیکھ لینا چاہیے جن کے لحاظ سے بعض اوقات بلند آواز سے ذکر کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور بعض مواقع پر ذکر کرنے میں زیادہ فضیلت ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کلمات سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔ کے بارے میں رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں جملے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، ادا کرنے میں زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں اجر و ثواب کے لحاظ سے بہت بھاری ہوں گے۔ یہ ترغیب دی ہے تاکہ اہلِ اسلام انہیں کثرت سے پڑھا کریں۔

معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کے لیے سب سے ضروری عقائد کی اصلاح ہے جیسا کہ قرآن و حدیث کے تحت اکابر اہلِ سنت نے بیان فرمائے۔ اس کے بعد فرائض و واجبات اور سنن کی پابندی کرنا نیز حرام و مکروہ کاموں سے بچنا ضروری ہے اور بدعتوں سے دُور رہنا چاہیے۔ ان تمام باتوں کا اکابر اہلِ سنت کی تصانیف سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد جہاں تک ہو سکے قرآن مجید کی تلاوت، کلمہ طیبہ اور درود شریف کا ورد ہونا چاہیے نیز مسنون اوراد و وظائف سے جتنا ہو سکے کرے کہ محنت کم اور اجر بہت زیادہ ہے لیکن اگر ایک بھی عقیدہ غلط اپنایا ہوا ہو یا فرائض و واجبات کی پابندی نہ کی یا حرام کاموں سے اجتناب نہ کیا تو اوراد و وظائف

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

کا کما حقہٗ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔

٢٣٩٥۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ۔

منصور نے اپنی والدہ ماجدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید پڑھا کرتے تو آپ کا سر مبارک میری گود میں ہوتا اور میں حائضہ ہوتی تھی۔

بَابُ ١٢٨٤ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ قرآن مجید سے جتنا تمھیں آسان ہو پڑھو۔

٢٣٩٦۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هٰذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ قَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ كَذَبْتَ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتَ فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا فَقَالَ أَرْسِلْهُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ الَّتِي أَقْرَأَنِي فَقَالَ كَذٰلِكَ أُنْزِلَتْ إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔

عروہ بن زبیر نے حضرت مسور بن مخرمہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے روایت کی کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں سورۃ الفرقان پڑھتے ہوئے سنا جب میں نے ان کی قرأت سنی تو وہ کتنے ہی ایسے حروف کے ساتھ پڑھ رہے تھے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں پڑھائے تھے قریب تھا کہ میں نماز میں ہی ان پر حملہ کر دیتا لیکن میں نے صبر کیا، یہاں تک کہ انھوں نے سلام پھیر دیا۔ میں نے ان کی چادر ان کے گلے میں ڈال کر کہا کہ جو سورت میں نے آپ کو پڑھتے ہوئے سنا یہ آپ نے کس سے پڑھی ہے؟ کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھائی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جھوٹ بولتے ہیں جس طرح آپ پڑھ رہے ہیں مجھے تو اس سے الگ انداز پر پڑھائی ہے پس میں انھیں کھینچتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے چلا۔ میں عرض گزار ہوا کہ میں نے انھیں سورۃ الفرقان ایسے انداز پر پڑھتے ہوئے سنا ہے جس طرح آپ نے مجھے نہیں پڑھائی۔ ارشاد فرمایا کہ انھیں چھوڑ دو۔ اے ہشام! پڑھو۔ چنانچہ انھوں نے اسی طرح پڑھی جیسے میں نے ان سے سنی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر! تم پڑھو۔ پس میں نے اسی طرح پڑھی جیسے مجھے پڑھائی تھی۔ فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بیشک یہ قرآن مجید سات طریقوں پر نازل ہوا ہے پس اسی طریقے سے پڑھو جس کے لیے جو طریقہ آسان ہو۔

بَابُ ١٢٨٥ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَلَقَدْ يَسَّرْنَا

ارشاد ربانی ہے۔ بیشک ہم نے نصیحت حاصل

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ يُقَالُ مُيَسَّرٌ مُهَيَّأٌ وَقَالَ مُجَاهِدٌ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ بِلِسَانِكَ هَوَّنَّا قِرَاءَتَهُ عَلَيْكَ وَقَالَ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ قَالَ هَلْ مِنْ طَالِبِ عِلْمٍ فَيُعَانَ عَلَيْهِ۔

٢٣٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ يَزِيدُ حَدَّثَنِي مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِيمَا يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

٢٣٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ عُودًا فَجَعَلَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوا أَلَا نَتَّكِلُ قَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى الْآيَةَ۔

بَابٌ ١٢٨٦ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ وَالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

قَالَ قَتَادَةُ مَكْتُوبٌ يَسْطُرُونَ يَخُطُّونَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ جُمْلَةِ الْكِتَابِ وَأَصْلِهِ مَا يَلْفِظُ مَا يَتَكَلَّمُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا كُتِبَ عَلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ يُحَرِّفُونَ يُزِيلُونَ وَلَيْسَ أَحَدٌ يُزِيلُ لَفْظَ كِتَابٍ مِنْ كُتُبِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ يَتَأَوَّلُونَهُ عَلَى غَيْرِ تَأْوِيلِهِ دِرَاسَتُهُمْ تِلَاوَتُهُمْ وَاعِيَةٌ حَافِظَةٌ وَتَعِيَهَا تَحْفَظُهَا وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ يَعْنِي أَهْلَ مَكَّةَ وَمَنْ بَلَغَ هَذَا الْقُرْآنُ فَهُوَ لَهُ نَذِيرٌ وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ بْنُ خَيَّاطٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

کرنے کے لئے قرآن کریم کو آسان کر دیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے۔ میسر، آسانی مہیا کرنا۔ یسرنا القرآن، تمہاری زبان میں اس کا پڑھنا تم پر آسان کر دیا۔ مطر الوراق کا قول ہے کہ ولقد یسرنا القرآن للذکر فهل من مدکر۔ کیا کوئی علم کا طلب کرنے والا ہے کہ اس کی مدد فرمائی جائے؟

مطرف بن عبداللہ کا بیان ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا جاتا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔

ابو عبدالرحمن نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنازے میں شریک تھے تو آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کے ساتھ زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک بھی نہیں مگر اس کا ٹھکانا دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ ہم اسی پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں؟ فرمایا کہ عمل کرو، کیونکہ ہر ایک کے لئے وہ کام آسان کر دیا گیا ہے جس کے لئے اسے پیدا فرمایا گیا ہے۔ "جس نے دیا اور پرہیزگاری کی" (سورۃ اللیل، آیت ۵)۔

ارشادِ خداوندی ہے۔ بلکہ وہ بزرگی والا قرآن لوحِ محفوظ میں ہے۔

ارشادِ ربانی ہے۔ طور کی قسم اور نوشتہ کی (سورۃ الطور، آیت ۲۱)۔ قتادہ کا قول ہے کہ لکھی ہوئی۔ یسطرون، لکھتے ہیں۔ ام الکتاب، تمام کتابوں کا مجموعہ یا اصل۔ ما یلفظ، جو بات کرے گا وہ نوٹ کر لی جائے گی۔ ابن عباس کا قول ہے، بھلائی اور برائی لکھ لی جاتی ہے۔ یحرفون، دور کرتے ہیں اور ایسا کوئی بھی نہیں جو اللہ کی کسی کتاب کا ایک لفظ بھی زائل کر دے بلکہ وہ اس میں ایسی تاویلیں کرتے ہیں کہ معنا بدل دیتے ہیں۔ دراستہم، ان کا تلاوت کرنا۔ واعیۃ، حفاظت کرنے والی۔ تعیہا، اس کی حفاظت کرتی ہے۔ اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں اہل مکہ کو اس کے ذریعے ڈرسناؤں اور جن تک پہنچے تو ان کے لئے ڈرانے والا ہے۔ اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط، معتمر، ان کے والد، قتادہ، ابو رافع، حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ كِتَابًا عِنْدَهُ غَلَبَتْ أَوْ قَالَ سَبَقَتْ رَحْمَتِي
غَضَبِي فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

۲۳۹۹ . حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ
حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَبَا رَافِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
اللهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ إِنَّ رَحْمَتِي سَبَقَتْ
غَضَبِي فَهُوَ مَكْتُوبٌ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ .

بَابٌ ۱۲۸ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَاللهُ خَلَقَكُمْ وَ مَا تَعْمَلُونَ

إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ وَيُقَالُ
لِلْمُصَوِّرِينَ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ إِنَّ رَبَّكُمُ اللهُ الَّذِي
خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى
عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثًا وَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلَا لَهُ
الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعٰلَمِينَ قَالَ ابْنُ
عُيَيْنَةَ بَيَّنَ اللهُ الْخَلْقَ مِنَ الْأَمْرِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ وَسَمَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْإِيمَانَ عَمَلًا قَالَ أَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ سُئِلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ
قَالَ إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَقَالَ جَزَاءً
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ لِلنَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ الْأَمْرِ إِنْ
عَمِلْنَا بِهَا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ فَأَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ وَ
الشَّهَادَةِ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ فَجَعَلَ
ذٰلِكَ كُلَّهُ عَمَلًا .

۲۳۰۰ . حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ
التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ

فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمالیا تو اپنے پاس ایک تحریر لکھ لی کہ غالب ہوئی یا فرمایا کہ سبقت لے گئی میری رحمت میرے غضب پر۔ پس وہ عرش کے اوپر اس کے پاس ہے۔

ابو رافع نے حضرت ابو ہریرہ سے سُنا اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ مخلوق کو پیدا فرمانے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے ایک تحریر لکھی کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے۔ پس وہ لکھی ہوئی تحریر اس کے پاس عرش کے اوپر ہے۔

ارشادِ الٰہی ہے ، اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو بھی۔

ارشادِ الٰہی ہے "بیشک ہم نے ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی" (سورۃ القمر آیت ۴۹)۔ اور تصویریں بنانے والوں سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان میں جان ڈالو۔ نیز فرمایا "بیشک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان و زمین چھ دن میں بنائے پھر عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے۔ رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپتا ہے کہ جلد اس کے پیچھے لگا آتا ہے اور سورج اور چاند اور تاروں کو بنایا سب اس کے حکم کے دبے ہوئے ہیں۔ سُن لو اسی کے ہاتھ میں ہے پیدا کرنا اور حکم دینا۔ بڑی برکت والا ہے اللہ رب سارے جہان کا" (سورۃ الاعراف آیت ۵۴)۔ ابن عیینہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خلق اور امر کو جدا جدا بیان فرمایا جیسا کہ ارشاد ہے "سن لو پیدا کرنا اور حکم دینا اسی کے لیے ہے"۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کو عمل کا نام دیا ہے حضرت ابو ذر اور حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا کہ اللہ پر ایمان لانا اور راہِ خدا میں جہاد کرنا اور فرمایا ہے کہ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے۔ عبد القیس کے وفد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گزارش کی کہ ہمیں چند جامع امور بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں۔ پس آپ نے انہیں ایمان، شہادت، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا۔

ابو قلابہ اور قاسم تیمی نے زہدم سے روایت کی ہے کہ ہمارے قبیلے اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ پس ہم حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس تھے کہ ان کے حضور کھانا پیش کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى
الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ
وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي
فَدَعَاهُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ
فَحَلَفْتُ لَا آكُلُهُ فَقَالَ هَلُمَّ فَلْأُحَدِّثْكَ عَنْ
ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ قَالَ وَاللَّهِ لَا
أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ عَنَّا فَقَالَ أَيْنَ النَّفَرُ
الْأَشْعَرِيُّونَ فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى ثُمَّ
انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا
ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ
فَقَالَ لَسْتُ أَنَا أَحْمِلُكُمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللَّهِ
لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا
أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ وَتَحَلَّلْتُهَا.

۲۳۰۱ . حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو
عَاصِمٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ
الضُّبَعِيُّ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ
عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ مُضَرَ وَإِنَّا لَا
نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرٍ حُرُمٍ فَمُرْنَا بِجُمَلٍ مِنَ
الْأَمْرِ إِنْ عَمِلْنَا بِهِ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَنَدْعُو إِلَيْهَا
مَنْ وَرَاءَنَا قَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ
آمُرُكُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَهَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ
بِاللَّهِ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَ
إِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَتُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَأَنْهَاكُمْ
عَنْ أَرْبَعٍ لَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالظُّرُوفِ

بھی تھا۔ اُن کے پاس بنی تیم اللہ کا ایک آدمی بھی تھا جو آزاد کردہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ انھوں نے اُسے بھی بلایا تو اُس نے کہا کہ میں نے اسے کچھ کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھے اس سے نفرت ہو گئی ہے۔ پس میں نے اسے نہ کھانے کی قسم کھائی آپ نے فرمایا کہ آؤ میں تمہیں اس کے بارے میں حدیث سناتا ہوں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اشعریوں کی ایک جماعت کے ساتھ سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں سواریاں نہیں دوں گا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں غنیمت کے اونٹ پیش کئے گئے تو فرمایا کہ اشعری حضرات کہاں ہیں؟ پس آپ نے ہمیں پانچ موٹے تازے اور عمدہ اونٹ دینے کا حکم فرمایا۔ جب ہم چلے گئے تو ہم نے کہا کہ ہم نے اچھا نہیں کیا جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو قسم کھا بیٹھے تھے کہ ہمیں سواریاں نہیں دیں گے اور دینے کے لئے آپ کے پاس سواریاں تھیں بھی نہیں پھر آپ نے ہمیں سواریاں عطا فرما دیں۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُن کی قسم بھلا دی ہے خدا کی قسم یوں تو ہم کبھی فلاح نہیں پائیں گے۔ پس ہم آپ کی خدمت میں واپس لوٹے اور عرض گزار ہوئے تو فرمایا میں نے تمہیں سواریاں نہیں دیں بلکہ اللہ نے دی ہیں۔ خدا کی قسم میں کوئی قسم نہیں کھاتا مگر جب بھلائی اس کے علاوہ دوسری صورت میں دیکھتا ہوں تو بھلائی والے پہلو کو اختیار کر کے قسم کا کفارہ ادا کر دیتا ہوں۔

ابو جمرہ ضبعی کا بیان ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں عرض گزار ہوا تو انھوں نے فرمایا کہ عبد القیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا ہوا تھا۔ وہ عرض گزار ہوئے کہ ہمارے اور آپ کے درمیان قبیلہ مضر کے مشرکین حائل ہیں اور ہم صرف حرمت والے مہینوں ہی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ پس ہمیں ایسے جامع کلام بتا دیجئے جن پر عمل کر کے ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور جو ہمارے پیچھے ہیں انہیں بھی اُن کاموں کی دعوت دیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تمہیں اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہوں اور کیا تم جانتے ہو کہ ایمان کیا ہے؟ اللہ کی گواہی دینا کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ دینا اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا نیز چار چیزوں سے منع کرتا ہوں کہ کدو کے تونبے میں، لکڑی کے کریدے ہوئے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

الْمُزَفَّتَةِ وَالْحَنْتَمَةِ

برتن میں نبیذ روغنی اور سبز رنگی برتن ہیں۔

۲۴۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنایا ہے ان میں جان ڈالو۔

۲۴۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان تصویریں بنانے والوں کو قیامت کے روز عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو تم نے بنائی ہیں ان کے اندر جان ڈالو۔

۲۴۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً أَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ شَعِيرَةً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو میرے پیدا کرنے کی طرح پیدا کرنے چل پڑے بھلا وہ ایک ذرہ تو بنائیں۔ وہ کوئی ایک دانہ یا جو کا دانہ ہی بنا کر دکھا دیں۔

بَابٌ ۱۳۹۸ قِرَاءَةِ الْفَاجِرِ وَالْمُنَافِقِ وَأَصْوَاتُهُمْ وَتِلَاوَتُهُمْ لَا تُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ

بدکار اور منافق کی قرأت نیز ان کی آواز اور ان کی تلاوت ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔

۲۴۰۵۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِيحَ لَهَا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس مومن کی مثال جو قرآن کریم پڑھے نارنگی جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے اور جو قرآن مجید نہ پڑھے اس کی مثال کھجور جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ تو اچھا لیکن خوشبو نہیں ہوتی۔ فاجر کی مثال جو قرآن کریم پڑھے ریحان جیسی ہے کہ اس کی خوشبو اچھی لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن مجید نہ پڑھے اندرائن (تُنبہ) جیسی ہے کہ ذائقہ کڑوا اور خوشبو بھی نہیں۔

۲۴۰۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

یحییٰ بن عروہ بن زبیر نے عروہ بن زبیر سے سنا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ کچھ آدمیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْکُهَّانِ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَیْسُوْا بِشَیْءٍ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّهُمْ یُحَدِّثُوْنَ بِالشَّیْءِ یَکُوْنُ حَقًّا قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تِلْکَ الْکَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ یَخْطَفُهَا الْجِنِّیُّ فَیُقَرْقِرُهَا فِیْ اُذُنِ وَلِیِّهٖ کَقَرْقَرَةِ الدَّجَاجَةِ فَیَخْلِطُوْنَ فِیْهِ اَکْثَرَ مِنْ مِّائَةِ کَذْبَةٍ۔

٢٣٠٧۔ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَیْمُوْنٍ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِیْرِیْنَ یُحَدِّثُ عَنْ مَّعْبَدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَخْرُجُ نَاسٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ ثُمَّ لَا یَعُوْدُوْنَ فِیْهِ حَتّٰی یَعُوْدَ السَّهْمُ اِلٰی فُوْقِهٖ قِیْلَ مَا سِیْمَاهُمْ قَالَ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ اَوْ قَالَ التَّسْبِیْدُ۔

بَابُ ۱۳۹ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ وَاَنَّ اَعْمَالَ بَنِیْ اٰدَمَ وَقَوْلَهُمْ یُوْزَنُ وَقَالَ مُجَاهِدٌ الْقِسْطَاسُ الْعَدْلُ بِالرُّوْمِیَّةِ وَیُقَالُ الْقِسْطُ مَصْدَرُ الْمُقْسِطِ وَهُوَ الْعَادِلُ وَاَمَّا الْقَاسِطُ فَهُوَ الْجَائِرُ۔

٢٣٠٨۔ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ اِشْکَابٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلِمَتَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! وہ بعض ایسی باتیں بتاتے ہیں کہ سچ ثابت ہوتی ہیں۔ پس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بات جو سچ ثابت ہوتی ہے اُسے جنات نے اُچکا ہوتا ہے اور پھر وہ کاہن کے کان میں یوں ڈالتا ہے جیسے مرغی کٹ کٹ کرتی ہے اور پھر وہ سو سے زیادہ جھوٹ اُس کے ساتھ ملا لیتا ہے۔

معبد بن سیرین نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے کہ وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ اُن کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا کہ اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا کہ اُن کی نشانی سر منڈانا ہے یا فرمایا کہ سر منڈائے رکھنا۔

ارشادِ ربانی ہے۔ اور ہم قیامت کے روز عدل کی ترازو رکھیں گے۔

جس میں انسانوں کے اعمال و اقوال تولے جائیں گے مجاہد کا قول ہے۔ اَلْقِسْطَاسُ رومی زبان میں عدل کو کہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اَلْقِسْطُ اَلْمُقْسِطُ کا مصدر ہے یعنی عادل اور اَلْقَاسِطُ ظالم کو کہتے ہیں۔

ابو زرعہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دو کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے، زبان پر بہت ہلکے اور میزان میں بہت بھاری ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ اللہ پاک ہے اور اپنی حمد کے ساتھ۔ اللہ پاک ہے عظمت والا۔

تَمَّ الْجُزْءُ الثَّلٰثُوْنَ وَبِهٖ کَمُلَ الْکِتَابُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

اس ناچیز نے ۲۳ شوال المعظم سنہ ۱۴۰۰ھ بمطابق ۵ ستمبر سنہ ۱۹۸۰ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بخاری شریف کا ترجمہ شروع کیا تھا اور ۲۶ ذی الحجہ سنہ ۱۴۰۱ھ بمطابق ۲۵ اکتوبر سنہ ۱۹۸۱ء کو بروز یک شنبہ صبح نو بجے اس سے فارغ ہو گیا تھا۔ احقر کے ترجمے کے ساتھ بخاری شریف پہلی دفعہ سنہ ۱۴۰۳ھ / سنہ ۱۹۸۳ء میں فرید بک سٹال لاہور کی معرفت منظر عام پر آئی۔ اس ترجمے کے اندر کچھ پیوند بھی لگا ہوا تھا یعنی ابتدائی چند پاروں کا ترجمہ راقم الحروف کا نہیں تھا۔ وہ ترجمہ اب نکال دیا گیا ہے اور بخاری شریف کا موجودہ ایڈیشن مع حواشی کے ساتھ منظر عام پر آ رہا ہے، اس میں اب کوئی پیوند نہیں بلکہ اول سے آخر تک سارا ترجمہ اسی ناچیز کا ہے۔ شدید علالت اور بے حد مجبوری کے باوجود بعض احادیث پر حواشی لکھنے کی سعادت بھی حاصل ہو گئی ہے۔ خدائے ذوالمنن اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ اسے میرے لیے [illegible] سیئات، توشۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے۔

گدائے در اولیاء — عبدالحکیم خاں اختر

مجددی مظہری شاہجہان پوری

لاہور چھاؤنی

۱۹ شعبان المعظم سنہ ۱۴۱۱ھ

بمطابق ۵ مارچ سنہ ۱۹۹۱ء

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

جدول ۔ بخاری شریف مترجم، جلد سوم!

(پاروں کے لحاظ سے)

نمبر پارہ	تفصیل ابواب	میزان ابواب	تفصیل احادیث	میزان احادیث
پارہ ۲۱	۱ تا ۱۵۰	۱۵۰	۱ تا ۲۲۸	۲۲۸
" ۲۲	۱۵۱ تا ۲۸۸	۱۳۸	۲۲۹ تا ۴۳۸	۲۱۰
" ۲۳	۲۸۹ تا ۴۳۲	۱۴۴	۴۳۹ تا ۶۹۲	۲۵۴
" ۲۴	۴۳۳ تا ۵۹۲	۱۶۰	۶۹۳ تا ۹۶۴	۲۷۲
" ۲۵	۵۹۳ تا ۷۱۲	۱۲۰	۹۶۵ تا ۱۱۹۴	۲۳۰
" ۲۶	۷۱۳ تا ۸۴۸	۱۳۶	۱۱۹۵ تا ۱۴۳۶	۲۴۲
" ۲۷	۸۴۹ تا ۹۸۲	۱۳۴	۱۴۳۷ تا ۱۷۰۶	۲۷۰
" ۲۸	۹۸۳ تا ۱۱۰۵	۱۲۳	۱۷۰۷ تا ۱۹۳۰	۲۲۴
" ۲۹	۱۱۰۶ تا ۱۲۱۸	۱۱۳	۱۹۳۱ تا ۲۱۸۰	۲۵۰
" ۳۰	۱۲۱۹ تا ۱۲۸۹	۷۱	۲۱۸۱ تا ۲۴۰۸	۲۲۸
میزان		۱۲۸۹		۲۴۰۸

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com

sunnahschool.blogspot.com

قطعہ تاریخِ طباعت

از پیر سید غلام مصطفےٰ صاحب قدسی، آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ، والٹن، لاہور چھاؤنی

کیسے درِ محبوب کے بنتے ہیں گدا دیکھ
اس بلبلِ گلزارِ مدینہ کی نوا دیکھ

الفاظ نور بیز تو کوثر میں ڈھلے ہیں
فقروں میں کہکشاں کی گہربار ضیا دیکھ

ایمان کے ہے نور سے یہ ترجمہ روشن
دنیا میں ہی چلتی ہوئی جنت کی ہوا دیکھ

عشقِ نبی کی چاندنی سے ہے یہ منوّر!
اندازِ بیاں میں ہے بھرا لطفِ خدا دیکھ

اس دشت میں رہوارِ قلم گر ہے چلانا
اے رہروِ راہِ حرم یہ قبلہ نما دیکھ

اللہ غنی کتنے مبارک تھے اہتمام
ہوتا رہا یہ ساتھ جن کے فرض ادا دیکھ

دربارِ مصطفےٰ میں رہا باوضو ہو کر
رُخ سوئے حرم کر کے ہی ہر لفظ لکھا دیکھو!

یہ حفظِ مراتب کا سلیقہ ہے دیدنی
اِس ترجمے سے آج معطّر ہے فضا دیکھ

ہے شربتِ آداب میں ایماں کی چاشنی
ہر لفظ محبت کے ہے سانچے میں ڈھلا دیکھ

تاریخِ طباعت کے لیے میرے اُٹھے ہاتھ
ہاتف نے کہا ہو گئی مقبول دعا دیکھ

ڈوبا ہوا جو عشقِ نبی میں ہے حرف حرف
قدسی ہر ایک لفظ میں عرفانِ رضا دیکھ

۱۴۰۲ھ

sunnahschool.blogspot.com

sunnahbookslibrary.blogspot.com